

اضافہ و ترمیم شدہ ایڈیشن

سلسلہ احیاء العلوم و حفظہ المکتوبات

اجراء نحو و صرف

مع

اصطلاحات نحویہ

عربی عبارت پر عبور حاصل کرنے کے لیے بے حد مفید

متون معتبرہ سے ماخوذ تقریباً (۲۲۵) تعریفات نحویہ

www.KitaboSunnat.com

محمد الیاس بن عبد اللہ گڈھوی (ہمت نگری)

مدرسہ: مدرسہ دعوت الایمان مانک پور گولی، نوساری، گجرات (الہند)



ادارة الصديق، بی اہیل گجرات

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس
پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

سلسلہ احياء العلوم وحفظ المتون

اضافہ دن تہذیبیہ ایڈیشن

اجراء نحو و صرف مع اصطلاحات نحویہ

- ✽ عربی عبارت پر عبور حاصل کرنے کے لیے بے حد مفید
- ✽ متون معتبرہ سے ماخوذ تقریباً (۲۲۵) تعریفات نحویہ

مرتب

محمد الیاس بن عبداللہ گڈھوی (ہمت نگرہی)
مدرسہ دعوت الایمان مانک پور ٹکولی، نوساری، گجرات (الہند)

ناشر

ادارہ صدیق، ڈابھیل، گجرات

تفصیلات

اسم کتاب:..... اجراء نحو و صرف مع اصطلاحات نحویہ

مؤلف:..... مولانا محمد الیاس گڈھوی (ہمت نگری)

فون: 98259,14758

بہ اہتمام:..... مفتی ابو بکر صاحب پٹنی

نظر ثانی:..... مولانا محمد علی صاحب بجنوری (مدرس دارالعلوم دیوبند)

مولانا اشرف صاحب تاجپوری (مدرس جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل)

معاون:..... مولانا احمد صاحب ایلولی (ہمت نگری)

طباعت بار اول..... ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء

طباعت بار دوم..... ۱۴۳۱ھ ۲۰۱۰ء

تعداد:..... ۱۱۰۰

ناشر:..... ادارہ صدیق، ڈابھیل، گجرات

PUBLISHER

IDARA-E-SIDDIQ

DABHEL SIMLAK-396,415

DIST. NAVSARI (GUJARAT)

99133,19190 / 99048,86188

اجراءِ نكحو و صرف

فہرست

صفحہ	عناوین	نمبر شمار
۸	تقریظ حضرت مولانا عبداللہ صاحب کا پودروی دامت برکاتہم	
۹	تقریض حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری مدظلہ	
۱۱	تقریظ حضرت مفتی ابوبکر صاحب پٹنی مدظلہ	
۱۳	پیش لفظ	
۱۷	اس کتاب سے فائدہ کیسے اٹھائیں؟	
	مرحلہ اولیٰ (کلمہ کے اسم، فعل اور حرف اور ان کے متعلقات کی تعیین)	
۲۰	اسم کے اہم سوالات	
۲۱	اسم کی علامات	
۲۱	معرب و مبنی	
۲۲	منصرف و غیر منصرف	
۲۳	اسم غیر متمکن کی قسمیں	
۲۷	معرفہ و نکرہ	
۲۸	مذکر مؤنث	
۲۹	واحد، تشنیہ و جمع	
۲۹	جمع قلت و جمع کثرت؛ جمع سالم، جمع مکسر	
۳۱	اسم متمکن کی سولہ قسمیں	
۳۲	اسماء عاملہ	
۳۵	توابع	

۳۸	فعل کے اہم سوالات	
۳۹	علامات فعل	
۳۹	معرب و مبنی	
۴۰	معروف مجہول؛ لازم و متعدی	
۴۰	فعل متعدی کے اقسام	
۴۱	حروف ناصبہ و جازمہ؛ اعراب فعل مضارع	
۴۲	افعالِ ناسخہ	
۴۳	افعال مدح و ذم؛ افعال تعجب	
۴۳	افعالِ ثلاثی و رباعی؛ مجرد و مزید فیہ	
۴۴	ملحق بر رباعی، مجرد و مزید فیہ	
۴۵	ہفت اقسام	
۴۶	حرف کے اہم سوالات	
۴۷	علامات حرف	
۴۷	حروف عاملہ	
۴۸	حروف عاملہ در اسم	
۴۹	حروف عاملہ در فعل؛ حروف غیر عاملہ	
۵۰	حروف معانی	
	مرحلہ ثانیہ (کلمے کے مرفوع، منصوب اور مجرور کی تعیین)	
۶۳	مرفوعات	
۶۴	منصوبات	
۶۵	مجرورات	

	مرحلہ ثالثہ (کلمے کے ماقبل و مابعد سے تعلق کی وضاحت)	
۶۹	اجزاء جملہ اسمیہ و فعلیہ کی پہچان	
۷۰	اسم اشارہ و مشارالہ	
۷۰	فعل، فاعل	
۷۱	مبتداء، خبر	
۷۲	موصوف، صفت؛ مضاف، مضاف الیہ	
۷۳	حال، ذوالحال	
۷۳	مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ و اقسام اعراب مستثنیٰ	
۷۴	متمیز، تمیز	
۷۵	عامل، معمول	
۷۶	عوامل قیاسیہ و سماعیہ	
	مرحلہ رابعہ (جملہ اور اس کے اقسام)	
۸۳	مرکب مفید	
۸۳	جملہ کے اقسام بہ اعتبار ذات؛ جملہ کے اقسام بہ اعتبار مفہوم	
۸۳	جملہ انشائیہ کی قسمیں	
۸۵	مرکب غیر مفید اور اس کے اقسام	
۸۶	جملہ کے اقسام بہ اعتبار صفت	
۸۷	اجراء کیسے کریں؟	
۹۱	مراحل اربعہ کی دل چسپ مثال	
۹۳	اصطلاحات نحویہ	

تقریظ

حضرت مولانا عبداللہ صاحب کا پودروی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز مولوی محمد الیاس صاحب! زلواکم اللہ علما وفضلا

بعد سلام مسنون!

آپ کی مرتب کردہ کتاب ”إجراء النحو والصرف“ اور
”الاصطلاحات النحویة“ کو دیکھا، دونوں حصے بہت پسند آئے، طلباء اگر قواعد کا
اجراء کر سکیں اور جملوں میں تطبیق کرنے لگیں تو نحو پختہ ہو سکتا ہے، مجرد قواعد کا یاد کر لینا
قطعاً کافی نہیں۔

آپ نے آسان انداز میں تعریفات لکھ کر بہت مفید کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ
آپ کو اجرِ عظیم عطا فرماوے اور اس کتاب کے نفع کو عام کر دے۔ آمین
اس دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

احقر: عبداللہ غفرلہ کا پودروی

۳۰ اپریل ۲۰۰۹ء

تقریظ

حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری مدظلہ العالی

(مدرس دارالعلوم دیوبند)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

حامداً ومصلياً. أما بعد:

عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن و حدیث کے مفہوم و معانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو، صرف) کو جو کلیدی حیثیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں؛ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں عربی مدارس کے طلبہ گونا گوں وجوہات کی بنا پر اس فن کے تعلق سے تہی دامن نہی تو کم مایہ ضرور ہیں۔

اس کی ایک اہم وجہ ”فنی اصطلاحات“ کا یاد نہ ہونا یا غلط یاد ہونا، نیز ”تمرین و اجراء“ کا نہ ہونا ہے، حالاں کہ کسی بھی فن میں مہارت کے لیے اس فن کی ابتدائی اصطلاحات کی صحیح تعریفات یاد کرنی اور یاد کرانی ضروری ہیں۔

اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے جناب مولانا محمد الیاس صاحب مدظلہ کو انہوں نے اس کی فکری اور کمزوریوں کے اسباب و عوامل پر غور کر کے ”تعریفات نحویہ“ اردو، ”اصطلاحات نحویہ“ عربی دو کتابیں تالیف فرمائی، نیز تمرین و اجراء کا طریقہ بھی بیان کیا جو انشاء اللہ طلبہ کی صلاحیت سازی میں معاون و مددگار ہوگا۔ طلبہ کی چلی آرہی کمزوریاں فرو ہو جائے گی۔

کتاب اس قابل ہے کہ اربابِ مدارس اگر اس کو سالِ اول سے پہلے
درجہ اعدادیہ میں اپنے نصاب کا جز بنالیں تو اس کا فائدہ چشمِ خود دیکھیں گے، اللہ
تعالیٰ موصوف کی مخلصانہ جد جہد کو شرف قبولیت سے نواز کر کتاب کی افادیت کو عام
وتمام فرمائیں۔ (آمین)

والسلام

(حضرت مولانا) محمد علی قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند

۷/جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حضرت مفتی ابوبکر صاحب پٹنی مدظلہ

(استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

لما بعد! عربی زبان سے ہماری وابستگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن و حدیث کی زبان ہے، اور ہمارا علمی اثاثہ تقریباً اسی زبان میں محفوظ و مدون ہے، اور ہمارے مدارس اسلامیہ عربیہ کے نصاب میں مروجہ اکثر و بیشتر کتب بھی اسی زبان میں ہیں۔

مدارس میں اس وقت رائج درس نظامی کی کتابیں دو طرح کی ہیں: بعض کتب کا تعلق علوم عالیہ سے ہیں اور بعض کا تعلق علوم عالیہ سے۔ علوم عالیہ کی تعلیم کے ذریعے طلبہ میں صلاحیت و استعداد پختہ کر کے علوم عالیہ کی تعلیم سے طلبہ کو سنوارا جاتا ہے۔

علوم عالیہ کے حوالے سے جس قدر فنون پڑھائے جاتے ہیں تقریباً سب ہی اپنی جگہ اہم ہیں؛ لیکن ان میں فن نحو و صرف کی حیثیت جسم کے لیے روح کی سی ہے؛ لیکن ان کی تعلیم کا عمومی رواج یہ ہے کہ قواعد حفظ کروانے پر بہ نسبت اجراء و تمرین کے زیادہ زور دیا جاتا ہے؛ اسی سلسلہ میں مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندویؒ کا ارشاد ملاحظہ ہو: ”در اصل قواعد کی تعلیم کا فطری طریقہ یہ ہے کہ ان کو مجرد قواعد و مسائل کی صورت میں طلبہ کو صرف سمجھا اور رٹانہ دیا جائے؛ بلکہ جملوں اور عملی مثالوں کے ساتھ ان کو ذہن نشین کیا جائے، اور طلبہ سے عملی طور پر ان کا اجراء کیا

جائے، قواعد کو زبان سے الگ کر کے نظری طور پر سکھانا صرف متاخرین اہل عجم کی خصوصیت ہے، اہل زبان اس سے نا آشنا ہے، [مقدمہ، معلم الانشاء اول]۔

بنابریں اجرائی خلاء کو پُر کرنے کے لیے رفیق محترم مولانا الیاس صاحب گڈھوی زید مجدہ ”اجراء النحو والصرف“ نامی کتاب ترتیب دی ہے، اور اس کے ساتھ ہی بہ زبان عربی ”اصطلاحات نحویہ“ کے نام سے نحوی اصطلاحات بھی اس کے ساتھ شامل کر لی گئی ہے؛ تاکہ اہل ذوق کے لیے اس کو یاد کرنا آسان ہو، کہ جو جامعیت عربی زبان میں ہے یقیناً دیگر زبانیں اُس سے خالی ہیں؛ چنانچہ اُس کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتابچہ میں یہ تعریفات جس قدر صفحات کو گھیرے ہوئے ہیں کوئی اور زبان ہوتی تو اس سے کافی زیادہ صفحات درکار ہوتے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ کے لیے بے حد نافع بنائے، اور موصوف کے لیے اپنی رضامندی کا ذریعہ بنائے، آمین۔

ابوبکر بن مصطفیٰ پٹنی عفی عنہ
مدرس جامعہ اسلامیہ ڈابھیل
۵/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على أفصح العرب
وعلى آله وأصحابه وأتباعه الذين بذلوا جهودهم في سبيل حفظ القرآن
وعلمه، وفي طريق إشاعة السنة النبوية وما يتعلق بها من الفنون.

اما بعد! قرآن و حدیث اور ان کے متعلقہ علوم ایک بحرِ ناپیدا کنار اور اتھاہ
سمندر ہے، اس میں بے شمار صاحب بصیرت علما و فضلا نے غوطہ زنی کی؛ لیکن
ہر ایک نے یہی کہا: ”ما علمنا كما كان حقه“.

اس کا کونسا پہلو ہے کہ جس کے متعلق دعویٰ کیا جاسکے کہ اب کشتی ساحل پر
لگ گئی ہے، کسی بھی زاویہ کے متعلق تکمیل کا دعویٰ یقیناً خلاف حقیقت ثابت ہوگا۔
ان بے شمار اور مختلف النوع علوم میں بعض کی حیثیت کلیدی و اساسی ہے، کہ ان کے
بغیر چارہ کار نہیں، اور وہ ”نحو و صرف“ ہیں۔ بحمد اللہ یوم تدوین سے تا ایں دم دیگر
فنون کی طرح ان دونوں فنون میں بھی متقدمین و متاخرین نے اس قدر خدمات
انجام دی ہے کہ آگے کچھ سوچنا اور اس سلسلے میں قلم اٹھانا کبھی بے معنی سا معلوم
ہونے لگتا ہے؛ مگر

ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہے

یہ ممکن ہے کام کرنے والے کے لیے کوئی خالی گوشہ نکل آئے۔

چنانچہ اس بے بضاعت نے عرب ممالک کی کتبِ نحو و صرف کا مطالعہ
کیا، اور ان کے اسلوب کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ جس طرح ہمارے ملک میں

ریاضی وانگریزی فنون سکھانے کا اسلوب اجراء وتمرین پر مشتمل ہے، اُن ممالک میں نحو و صرف سکھانے کا اسلوب بھی اسی طرح اجراء وتمرین پر مشتمل ہے۔

اور حقیقت بھی یہ ہے۔ جیسا کہ اربابِ تعلیم و تعلم جانتے ہیں۔ کہ فنون میں اجراء وتمرین کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے، اور تجرّبی العلوم کا زینہ ہے؛ اس کی اہمیت اور آسان صورت بہ قول حکیم الامت حضرت تھانویؒ ملاحظہ فرمائیں:

تجرّبی العلوم کی آسان تدبیر

ایک صاحب نے عرض کیا کہ: حضرت نے آج کل کے غالب حالات پر نظر کر کے تجرّبی العلوم (علوم میں مہارت) کو فرض عین فرمایا تھا، جس سے مجھ کو تو ضرور ہی تجرّبی کا بے حد شوق ہو گیا ہے، کیا سہولت کے ساتھ کوئی صورت پیدا ہو سکتی ہے؟ کہ وقت بھی زائد صرف نہ ہو اور قابلیت بھی بہ قدر ضرورت پیدا ہو جائے۔

فرمایا: کون سا مشکل ہے؟ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شفیق استاذ توجہ کرے، اول ایک کتاب ادب کی پڑھادے خواہ ”مفید الطالبین“ ہی ہو؛ مگر اس طرح کہ اس میں صرف و نحو کے قواعد بھی ساتھ ساتھ جاری کراتا جائے، اور ایسے قواعد کچھ زائد نہیں ہیں، پندرہ بیس ہوں گے، جن سے صرف اتنا معلوم ہو جائے کہ اس پر زبر کیوں آیا؟ زیر کیوں ہے؟ اس کے بعد قرآن شریف کا ترجمہ اس طرح ہو کہ اُس میں بھی قواعد جاری کرائے جائیں، اور ایک کتاب حدیث کی پڑھادی جائے مثلاً: مشارق الانوار، جو بہت بڑی بھی

نہیں، اور ایک کتاب فقہ کی جیسے: قدوری، اس کے بعد یا ساتھ ساتھ دو تین کتابیں صرف ونحو کی بھی پڑھادی جائیں، اس سے مناسبت پیدا ہو کر ضروری کتابوں کا مطالعہ بہت سہل اور آسان ہو جائے گا۔

(حضرت تھانویؒ کے اصول وضوابط ص: ۹۹)

اسی اجراء کی حیثیت حضرت قاری صدیق صاحب باندوئیؒ کی نظر میں
ملاحظہ فرمائیں:

فرمایا: جن طلبا کی استعداد نہیں ہے اگر وہ تھوڑی سے محنت پابندی سے کر لیں تو بہت جلد ہی ان کی استعداد بن سکتی ہے، روزانہ ایک سطر کسی کو پڑھ کر سنایا کریں، اور ہر لفظ میں صرفی ونحوی اعتبار سے غور کریں کہ: ثلاثی ہے یا رباعی؟ کس باب سے ہے؟ ہفت اقسام میں سے کونسی قسم ہے؟ تعلیل ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر نحوی اعتبار سے دیکھیں کہ: عامل ہے یا معمول؟ معمول ہے تو کس کا؟ وغیرہ؛ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ ایک ماہ میں عبارت پڑھنا آجائے گی، اور رفتہ رفتہ استعداد بھی بن جائے گی۔ (افادات صدیق ص: ۱۲۲)

چوں کہ اجراء و تمرین کے بغیر محض قوانین وضوابط سے فن پائیدار نہیں رہتا، بہ ایں وجہ مجھ بے بضاعت کے دل میں بار بار یہ خیال آتا رہا کہ نحو صرف میں اجراء کی ترتیب و طریقے کو کتابچہ کی صورت میں پیش کیا جائے، اور جس ترتیب سے اس رسالے میں طریقہ ذکر کیا گیا ہے کم از کم میری نظر سے نہیں گزرا؛ بنا بریں اپنے بڑوں کے ایما اور رُفقا کے مشورے سے بہ توفیق الہی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

تنبیہ: اسم، فعل اور حرف کے متعلق عموماً پیدا ہونے والے سوالات دے کر اُس کا طریقہ بروئے کار لایا گیا ہے؛ اس لیے کم از کم قرآن کریم کے کسی ایک پارے میں یا شرح مائۃ عامل میں اس کتابچے میں دی گئی ترتیب کے مطابق اجراء کی کوشش کی جائے، تو امید کی جاسکتی ہے کہ **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** فنِ نحو و صرف کی وحشت بہت جلد دور ہو جائے گی، اور ایسی مناسبت پیدا ہوگی کہ ہر کلمے کے پڑھنے کے وقت ہی اُس کی بناوٹ و حقیقت کھل جائے گی، ساتھ ہی ساتھ اُس کے اعراب، وجہ اعراب تک رسائی بہ آسانی ہوگی، نیز ہر کلمے کے ماقبل و مابعد سے ارتباط بھی سمجھ میں آجائے گا، انشاء اللہ اور بہ مشورہ حضرت تھانویؒ ”تجرب فی العلوم“ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

بہ غرض اتمام فائدہ اس ”اجراء نحو و صرف“ کے ساتھ نحوی اصطلاحات بہ زبانِ عربی ”الاصطلاحات النحویة“ کے نام سے شامل اشاعت کی جا رہی ہیں، ان تعریفات میں کئی اصطلاحات کی تعریفات وہ ہیں جو ہمارے رائج متون میں نہیں، فن کی دیگر کتب سے تلاش کر کے اس میں لاحق کی گئی ہیں؛ تاکہ اُن کا حفظ کرنا سہل ہو جائے۔ متون کے حفظ کرنے کی اہمیت بہ قول حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی۔ رئیس المجلۃ ”الداعی“۔ ملاحظہ فرمائیں:

اکابر کے زمانے میں ہر علم و فن میں کوئی نہ کوئی متن طلبہ کو ضرور یاد کرایا جاتا تھا؛ اسی لیے علما ذی استعداد پیدا ہوتے تھے، عالمِ عرب میں اب تک متون اور مختصرات کے یاد کرانے کا رواج باقی ہے، نہ صرف و نحو؛ بلکہ تاریخ و سیر اور لسانیات میں بھی مختصرات کی تحفیظ پر بڑی توجہ دی جاتی ہے۔ (مقدمہ مصطلحات النحو)

اس اجراء سے فائدہ کیسے اٹھائیں؟

اس کتابچے میں اجراء کو چار مرحلوں پر تقسیم کیا گیا ہے:
اس اجراء کے مسائل جیسے جیسے ازبر ہوتے جائیں، شرح ماۃ عامل، قصص النبیین، مفید الطالبین یا قرآن کریم میں اس کا اجراء ضرور کر لیا کریں، جس قدر مضامین بڑھتے جائیں سوالات کو بھی بڑھاتے رہیں، اور طریقہ یہ اختیار کریں۔

(۱) پہلا مرحلہ، کلمات ثلاثہ کی شناخت: روزانہ کسی مضمون میں سے اہم دو اسم، دو فعل اور دو حرف پر ان کے سوالات کا جواب دیں؛ کیوں کہ ہر کلمے میں یہ معلوم کرنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟ معرب ہے یا مبنی؟ منصرف ہے یا غیر منصرف؟ وغیرہ، اور اس کے بعد ان کے متعلقات کا علم ضروری ہے، جس کے بغیر تعمیر خالی رہے گی؛ چنانچہ اس کی تفصیل کے لیے مرحلہ اولیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) دوسرا مرحلہ اعراب اور وجوہ اعراب کا ہے، یعنی ہر کلمہ معرب کا اعراب کیا ہے؟ اس کا عامل کون ہے؟ اور کلمہ مبنی کی وجہ بنا کیا ہے؟ اس کی معلومات کے بغیر حل عبارت کے بیابان کو پار کرنا بہت مشکل ہے؛ لہذا یہ رنگ و ڈھنگ آپ مرحلہ ثانیہ میں دیکھ لیں گے۔

(۳) تیسرا مرحلہ ترکیبی اجزاء یعنی کلمہ کے سیاق و سباق سے تعلق کا ہے، یعنی ہر کلمے کا اپنے ما قبل و ما بعد سے کیا ربط ہے؟ یعنی ہر دو کلموں کے مابین مبتدا خبر کا ربط ہے، یا موصوف صفت کا تعلق ہے، یا مضاف مضاف الیہ کا جوڑ ہے یا پھر عامل و معمول کا؟

اس کے معلوم کرنے کی آسان صورت یہ ہے، غور کرو کہ: یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ اگر جملہ اسمیہ ہے تو جملہ اسمیہ میں واقع ہونے والے اجزاء: مبتدا، خبر، موصوف صفت، مضاف مضاف الیہ، ممیز، تمیز، موصول صلہ، تابع، متبوع، عامل معمول یا فعل مفعول

میں سے کیا ہے؟ اور اگر جملہ فعلیہ ہے تو اُس فعل کا صیغہ معلوم کرنے کے بعد اُس کے فاعل، مفعول بہ، مفعول مطلق وغیرہ کو معلوم کریں۔ یہ تمرین سونے پر سہاگہ کا کام دے گی۔

(۴) چوتھا مرحلہ: اب تو صرف آخری ایک منزل رہ گئی ہے، کہ اب جملہ بن گیا ہے، اُس کے ہر کلمے کی بناوٹ اور جملے کے اجزاء کی ترکیبی حیثیت سامنے آگئی ہے، تو اخیر میں اُس جملے کے تمام اجزاء کو جوڑ لیں، اور یہ بتائیں کہ یہ جملے کی کونسی قسم ہے؟ کیا یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ شرط و جزاء، ندا و منادی وغیرہ میں سے کیا ہے؟ اور اس کا محل اعراب کیا ہے؟۔

پورا اسلوب و طریقہ تو مکمل کتاب اور بالخصوص کتاب میں ذکر کردہ ”اجراء کیسے کریں، اجراء کی دل چسپ مثال“ کو جب ملاحظہ فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اجراء کے تعلق سے کوئی مفید مشورہ ہو تو ضرور اس سے باخبر کریں گے، تاکہ اس پر غور کر کے آئندہ اس کو شامل اشاعت کیا جاسکے۔

میں جملہ معاونین کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے بندہ کا کسی بھی طرح کا تعاون کیا، اللہ رب العزت ہم تمام کے لیے دارین کی سعادت مقدر فرمائے، اور اس سعی حقیر کو ہم تمام کے لیے علوم میں ترقی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا بِقَبُولِ حَسَنِ وَأَنْبِئْهَا نَبَاتًا حَسَنًا.

محمد الیاس گڈھوی

(مدرسہ مدرسہ دعوت الایمان مانک پور ٹکولی)

مؤرخہ: ۲۳/رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

مرحلہ اولیٰ

کلمہ کے اسم، فعل اور حرف

اور

ان کے متعلقات کی تعیین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم کے اہم سوالات

- ۱- اگر اسم ہے تو علامت اسم کیا ہے؟
- ۲- معرب ہے یا مبنی؟
- ۳- معرب ہے تو منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟
- ۴- اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ کونسی قسم میں سے ہے؟
- ۵- معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر معرفہ ہے تو معرفہ کی کون سی قسم؟
- ۶- مذکر ہے یا مؤنث؟
- ۷- واحد، تثنیہ، جمع میں سے کیا ہے؟
- ۸- اگر جمع ہے، تو جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ سالم ہے یا مکسر؟
- ۹- اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اعراب کیا ہے؟
- ۱۰- اسمائے عاملہ کتنے ہیں اور یہ کونسی قسم ہے؟
- ۱۱- توابع کتنے ہیں، اور یہ کونسی قسم ہے؟

(۱) اسم کی علامات

اسم کی علامتیں گیارہ ہیں:

- ۱- الف لام اس کے شروع میں ہو، جیسے: الْحَمْدُ۔
- ۲- حرف جر اس کے شروع میں ہو، جیسے: بَزِيدٍ۔
- ۳- تنوین اس کے آخر میں ہو، جیسے: زَيْدٌ۔
- ۴- مسند الیہ ہو، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ مِّنْ زَيْدٍ۔
- ۵- مضاف ہو، جیسے: غُلَامٌ زَيْدٍ۔
- ۶- مَصْعَرٌ ہو، جیسے: قُرَيْشٌ، رُجَيْلٌ۔
- ۷- منسوب ہو، جیسے: بَغْدَادِيٌّ، هِنْدِيٌّ۔
- ۸- تشبیہ ہو، جیسے: رَجُلَانِ۔
- ۹- جمع ہو، جیسے: رِجَالٌ۔
- ۱۰- موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ عَالِمٌ مِّنْ رِجَالٍ۔
- ۱۱- تائے تانیث متحرک اس کے اخیر میں ہو، جیسے: مُسَلِمَةٌ۔

(۲) معرب و مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف عامل کے بدلنے سے بدلتا ہو،

جیسے: جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بَزِيدٍ مِّنْ زَيْدٍ۔

مبنی: وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہو، عامل کے بدلنے

سے اس کا آخر نہ بدلتا ہو، جیسے: جَاءَ هَذَا، رَأَيْتُ هَذَا، مَرَرْتُ بِهَذَا مِّنْ هَذَا۔

معربات: اسموں میں: بیشتر اسماء، سوائے اسم غیر متمکن معرب ہیں۔

مبنیات: اسموں میں: صرف اسم غیر متمکن (مضممرات، اسماء موصولہ، اسماء

اشارہ، اسماء افعال، اسماء اصوات، اسماء ظروف، اسماء کنایات اور مرکب بنائی) مبنی ہیں۔

(۳) منصرف و غیر منصرف

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا

ایک ایسا سبب جو دو سبب کا قائم مقام ہو، پایا جائے۔ اور اس پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا۔

اسباب منع صرف نو ہیں:

۱- عدل، ۲- وصف، ۳- تانیث، ۴- معرفہ، ۵- عجمہ، ۶- جمع، ۷-

ترکیب، ۸- وزن فعل، ۹- الف نون زائدتان۔

عدل: اسم کا بغیر کسی قاعدہ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر

دوسرے صیغے کی طرف چلے جانا؛ اس طرح کہ ماڈے کے حروف باقی رہیں، جیسے:

عامر سے عمر بن گیا ہے، پس عمر میں عدل ہے۔

وصف: اسم کا ایسی ذات مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت

کا لحاظ کیا گیا ہو، جیسے: اَحْمَرُ (سرخ)، اَسْوَدُ (سیاہ)۔

تانیث: اسم کا مؤنث ہونا ہے، جیسے: طلحۃ، زینب، حبلی، صحراء۔

معرفہ: اسم کا کسی معین چیز پر دلالت کرنا، جیسے: زینب۔

عجمہ: غیر عربی زبان کا لفظ ہونا، جیسے: ابراہیم۔

جمع: اسم کا دو سے زائد پر دلالت کرنا اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری

تغیر کی وجہ سے۔

فائدہ: غیر منصرف کے باب میں جمع سے مراد جمع منتهی الجموع ہے، اس کے مشہور دو وزن ہیں: مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجِدُ، اور مَفَاعِلُ جیسے مَفَاتِيحُ.

ترکیب: دو یا زائد کلموں کا۔ بغیر اضافت و اسناد کے۔ ایک کر لینا،

اس طور پر کہ کوئی حرف جز نہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكَّ (شہر کا نام)۔

وزن فعل: اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، جیسے: أَحْمَدُ مَضَارِعِ كے

واحد متکلم کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان: کسی اسم کے آخر میں الف اور نون کا زائد

ہونا، جیسے: عُثْمَانُ، نُعْمَانُ.

وَعُجْمَةٌ ثُمَّ جَمَعْتُ ثُمَّ تَرَكِيْبٌ	عَدْلٌ وَوَصْفٌ وَتَانِيَةٌ وَمَعْرِفَةٌ
وَوَزْنٌ فِعْلٍ وَهَذَا الْقَوْلُ تَقْرِيْبٌ	وَالنُّونُ زَائِدَةٌ مِنْ قَبْلِهَا أَلِفٌ

تنبیہ: تانیث بہ الفِ ممدودہ، تانیث بہ الفِ مقصورہ اور جمع منتهی الجموع

میں سے ہر ایک سبب تنہا، دو سبب کے قائم مقام ہوتے ہیں۔

(۴) اسمِ غیر متمکن کی قسمیں

اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱- مضمورات، ۲- اسمائے موصولہ، ۳- اسمائے اشارہ، ۴- اسمائے

افعال، ۵- اسمائے اصوات، ۶- اسمائے ظروف، ۷- اسمائے کنایات، ۸-

مرکب بنائی۔

مضمرات: یعنی ضمیریں، ضمیر: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر لفظاً، یا معنی، یا حکماً آچکا ہو، ان کی پانچ قسمیں ہیں:

۱- مرفوع متصل، ۲- مرفوع منفصل، ۳- منصوب متصل، ۴- منصوب منفصل، ۵- مجرور متصل۔

مرفوع متصل: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع یعنی فعل یا شبہ فعل سے ملی ہوئی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُ۔ یہ کل چودہ ہیں:

ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوا، ضَرَبْتُ، ضَرَبْتَا، ضَرَبْنَا، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا۔

فائدہ: یہ ضمیریں ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: ضَرَبْتُ، ضَرَبْتُ۔

مرفوع منفصل: وہ ضمیر مرفوع ہے، جو عاملِ رافع سے ملی ہوئی نہ ہو۔ یہ چودہ ہیں:

هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، أَنَا، نَحْنُ۔

فائدہ: یہ ضمیریں اکثر جملے کے شروع میں آتی ہیں، اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں، جیسے: أَنَا مُسْلِمٌ۔ اور کبھی فعل کے بعد واقع ہوتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: مَا ضَرَبَ إِلَّا أَنَا، مَا

ضُرِبَ إِلَّا أَنَا۔

منصوب متصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب سے ملی ہوئی

ہو۔ یہ چودہ ہیں:

ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمْ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُما،
ضَرَبَكُمْ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُما، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِي، ضَرَبْنَا۔

فائدہ: یہ ضمیریں اگر فعل کے بعد آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی

ہیں، جیسے: ضَرَبَنِي۔ اور اگر اپنے اسم کو نصب دینے والے حروف کے اخیر میں آئیں تو ان حروف کا اسم بنتی ہیں، جیسے: اِنِّي۔

منصوب منفصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب سے ملی

ہوئی نہ ہوں۔ یہ چودہ ہیں:

اِيَّاهُ، اِيَّاهُما، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُما، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُما، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ،
اِيَّاكُما، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانا۔

فائدہ: یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ بنتی ہیں، اکثر فعل سے پہلے آتی ہیں،

جیسے: ﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾۔

مجرور متصل: وہ ضمیر مجرور ہے جو عاملِ جار سے ملی ہوئی ہو۔ یہ

ضمیریں حرف جر کے بعد مجرور اور اسم کے بعد مضاف الیہ بنتی ہیں۔ یہ چودہ ہیں:

مَجْرور (بحرفِ جر): لَهُ، لَهُما، لَهُمْ، لَهَا، لَهُما، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُما، لَكُمْ، لَكِ،

لَكُما، لَكُنَّ، لِي، لَنَا۔

مجرور (باضافت): غُلامُهُ، غُلامُهُمَا، غُلامُهُمْ، غُلامُهَا، غُلامُهُمَا،
 غُلامُهنَّ، غُلامُكَ، غُلامُكُما، غُلامُكُمْ، غُلامُكِ، غُلامُكُما، غُلامُكُنَّ،
 غُلامِي، غُلامِنَا.

فائدہ: ضمیر مرفوع، فاعل کے علاوہ دیگر مرفوعات کی جگہ پر بھی مستعمل
 ہوتی ہے، اسی طرح ”ضمیر منصوب“ مفعول بہ کے علاوہ دیگر منصوبات کی جگہ پر بھی
 استعمال ہوتی ہے۔

اسم موصول: وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلے کے جملے کا جزء
 تام نہ بن سکے۔

الَّذِي، الَّذَانِ، الَّذِينَ، الَّذِينَ؛ الَّتِي، التَّانِ، التَّيْنِ، اللَّاتِي، اللَّوَاتِي؛ مَا،
 مَنْ، أَيُّ، آيَةٌ، ”ال“ بہ معنی الَّذِي، اور ”ذُو“ قبیلہ بنو طے کے نزدیک۔

اسم اشارہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ
 کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(اشارہ برائے قریب) هَذَا، هَذَانِ، هَذَيْنِ، هَذِهِ، هَاتَانِ، هَاتَيْنِ،

هَؤُلَاءِ.

(اشارہ برائے بعید) ذَلِكَ، ذَانِكَ، تِلْكَ، تَانِكَ، أُولَئِكَ.

اسم فعل: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنی، زمانہ، اور عمل کو
 متضمن ہو، اور فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو۔

اسم فعل بہ معنی امر حاضر: رُوَيْدٌ، بَلَّهْ، حَيْهَلْ، هَلُمَّ، دُونَكَ، عَلَيْكَ، هَا.

بہ معنی فعل ماضی: هَيْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرَعَانَ.

اسم صوت: وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی آواز نقل کی جائے، یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے۔

أُحُّ، أُحٌّ، أُفٌّ، بَخٌّ، نَخٌّ، غَاقٍ۔

اسم ظرف: وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کریں۔

(برائے زمان) إِذٌ، إِذَا، مَتَى، كَيْفَ، أَيَّانَ، أَمْسٍ، مُدٌّ، مُنْذٌ، قَطٌّ،

عَوْضٌ، قَبْلٌ، بَعْدٌ۔

(برائے مکان) حَيْثُ، قُدَّامٌ، خَلْفٌ، تَحْتُ، فَوْقُ، عِنْدَ، أَيْنَ،

لَدَى، لَدُنْ۔

کنایہ: وہ اسم غیر متمکن ہے جو عدد مبہم یا کلام مبہم پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

(برائے عدد): كَمْ، كَذَا. (برائے کلام): كَيْتَ، ذَيْتَ.

مركب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو بلا نسبت

اضافی و اسنادی ایک کر لیا ہو اور دوسرا جزء حرف کو شامل نہ ہو، جیسے: "أَحَدَ عَشَرَ" سے "تِسْعَةَ عَشَرَ" تک۔

(۵) معرفہ و نکرہ

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اس کی سات قسمیں ہیں:

۱- **ضمیر:** وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر لفظاً، یا معنی، یا حکماً آچکا ہو، جیسے: هُوَ، أَنْتَ، أَنَا، نَحْنُ.

۲- **علم:** وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو، جیسے: زَيْدٌ، دَهْلِيٌّ، زَمْزَمٌ.

۳- **اسم اشارہ:** وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: هَذَا، ذَلِكَ.

۴- **اسم موصول:** وہ اسم غیر متمکن ہے جو بغیر صلے کے جملے کا جز نہ بن سکے، جیسے: الَّذِي، الَّتِي.

۵- **معرف باللام:** وہ اسم ہے جس کو الف لام داخل کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جیسے: الرَّجُلُ.

۶- **مضاف الی المعرفہ:** جو معرفہ بننا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، مثالیں بالترتیب یہ ہیں: غُلَامُهُ، فَرَسُكَ، كِتَابِي، غُلَامُ زَيْدٍ؛ فَرَسُ ذَلِكَ؛ غُلَامُ الَّذِي عِنْدَكَ، بِنْتُ الَّتِي ذَهَبَتْ؛ قَلَمُ الرَّجُلِ.

۷- **معرفہ بِنْدَاء:** وہ اسم جو پکارنے کی وجہ سے معرفہ بن جائے، جیسے: يَا رَجُلُ، اس میں ”یا“ حرف نداء ہے، اور ”رَجُلُ“ منادى ہے۔

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: فَرَسٌ كَوْنِي گھوڑا۔

(۶) مذکر و مؤنث

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود نہ ہو،

جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظاً یا تقدیراً موجود ہو،

جیسے: طَلْحَةُ، زَيْنَبُ۔

(۷) واحد، تشنیہ و جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: ”رَجُلٌ“: ایک

مرد، ”اِمْرَأَةٌ“: ایک عورت۔

تشنیہ: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے: ”رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ“ دو مرد۔

نوٹ: واحد کے اخیر میں ”الف“ ماقبل مفتوح یا ”یاء“ ماقبل مفتوح اور

نون مکسور زیادہ کرنے سے ”تشنیہ“ بنتا ہے۔

جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے: ”رِجَالٌ“: بہت سے مرد۔

نوٹ: جمع کا صیغہ واحد میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے، اور یہ تغیر یا تو لفظاً

ہوتا ہے، جیسے رِجَالٌ، مُسْلِمُونَ؛ یا تقدیراً جیسے: فُلُكٌ: - بروزن قُفْلٌ - ایک

کشتی، اور فُلُكٌ: - بروزن أُسْدٌ - کشتیاں۔

(۸) جمع قلت و جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے، اس کے چھ وزن

ہیں: ۱- أَفْعُلٌ، جیسے: أَكْلُبٌ، جمع ہے كَلْبٌ کی - ۲- أَفْعَالٌ، جیسے: أَقْوَالٌ، جمع

قَوْلٌ کی - ۳- أَفْعَلَةٌ، جیسے: أَطْعَمَةٌ، جمع طَعَامٌ کی - ۴- فِعْلَةٌ، جیسے: غِلْمَةٌ، جمع

غُلَامٌ کی - ۵- جمع مذکر سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمُونَ - ۶- جمع مؤنث

سالم بغیر الف لام کے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے، جمع قلت

کے علاوہ باقی اوزان جمع کثرت کے ہیں، جس میں سے دس مشہور اوزان یہ ہیں:

نمبر شمار	واحد کا وزن	جمع کا وزن	مثال (واحد)	مثال (جمع)
۱	فَعْلٌ	فِعَالٌ	عَبْدٌ	عِبَادٌ
۲	فَعْلٌ	فُعُولٌ	نَجْمٌ	نُجُومٌ
۳	فَاعِلٌ	فُعَالٌ	خَادِمٌ	خُدَّامٌ
۴	فَاعِلٌ	فَعَلَةٌ	طَالِبٌ	طَلَبَةٌ
۵	فَاعِلٌ	فُعَلَاءٌ	عَالِمٌ	عُلَمَاءٌ
۶	فَعِيْلٌ	فَعَالِيٌّ	مَرِيضٌ	مَرَضِيٌّ
۷	فَعِيْلٌ	أَفْعِلَاءٌ	نَبِيٌّ	أَنْبِيَاءٌ
۸	فَعُولٌ	فُعُولٌ	رَسُولٌ	رُسُلٌ
۹	فُعَالٌ	فِعْلَانٌ	غُلَامٌ	غُلَمَانٌ
۱۰	فَعَلَةٌ	فِعَلٌ	فِرْقَةٌ	فِرَقٌ

(۸) جمع سالم، جمع مکسر

جمع مکسر: وہ جمع ہے، جس میں واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے،

یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب، حرکات یا سکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو،

جیسے: رِجَالٌ جمع رَجُلٌ کی۔

جمع سالم: وہ جمع ہے، جس میں واحد کا صیغہ سلامت رہے، یعنی

مفرد کے حروف کی ترتیب، حرکات یا سکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر نہ ہوا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں: جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے، جس کے اخیر میں ”وَآو“ ما

قبل مضموم اور ”نون“ مفتوح، یا ”یاء“ ما قبل مکسور اور ”نون“ مفتوح زائد ہو، جیسے: مُسَلِّمُونَ، مُسَلِّمِينَ۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جس کے اخیر میں ”الف“ اور

لمبی ”تاء“ ہو، جیسے: مُسَلِّمَاتٌ۔

(۹) اسم متمکن کی سولہ قسمیں

اسم متمکن (معرب) کا اعراب کبھی بالحرکت یعنی: پیش، زبر اور زیر سے اور کبھی بالحرف، یعنی: واو، الف اور یاء سے ہوتا ہے، اور کبھی تقدیری ہوتا ہے، ان تینوں حالتوں میں سے ہر ایک کے تین تین اعراب ہیں۔

۱- اعراب کی پہلی قسم

حالت رُفَعی میں رفع، حالت نَصْبی میں نصب اور حالت جَری میں جر۔

یہ اعراب ان تین اسموں کا ہے:

(۱) اسم مفرد منصرف صحیح، جیسے: زَيْدٌ. جَاءَ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ.

(۲) جاری مجرئی صحیح، جیسے: دَلُوْا. هَذَا دَلُوْا، رَأَيْتُ دَلُوًّا، مَرَرْتُ بِدَلُوٍّ.

(۳) جمع مکسر منصرف، جیسے: رِجَالٌ. هُمْ رِجَالٌ، رَأَيْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ

بِرِجَالٍ.

تنبیہ: صحیح (نحویوں کی اصطلاح میں) وہ اسم ہے جس کے اخیر میں حرفِ

علت نہ ہو، جیسے: زیڈ۔

مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو ثننیہ، جمع اور غیر منصرف نہ

ہو، نیز اس کا آخری حرفِ حرفِ علت نہ ہو، جیسے: زیڈ۔

جاری مجری صحیح: وہ اسم جس کے اخیر میں ”واو“ یا ”یاء“ ہو،

اور اُس کا ما قبل ساکن ہو، جیسے: ظَبُّی، مَدَنِي۔

۲- اعراب کی دوسری قسم

حالت رفعی میں رفع حالت نصبی و جری میں نصب۔

یہ اعراب غیر منصرف کا ہے، جیسے: عُمَرُ. جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

۳- اعراب کی تیسری قسم

حالت رفعی میں رفع، حالت نصبی اور جری میں جر۔

یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا ہے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ. هُنَّ مُسْلِمَاتٌ،

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ.

۴- اعراب کی چوتھی قسم

حالت رفعی میں وَاو، حالت نصبی میں الف اور حالت جری میں یاء۔

یہ اعراب اسمائے ستہ مکبرہ: (أَبٌ: باپ، أَخٌ: بھائی، حَمٌّ: دیور، هَنَّ:

شرمگاہ، فَمٌ: منہ، ذُو: صاحب) کا ہے، جب کہ یائے متکلم کے علاوہ کسی دوسرے

کلمہ کی طرف مضاف ہو۔ هَذَا أَبُوكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيكَ؛ هَذَا فُوكَ،

رَأَيْتُ فَاكَ، وَضَعْتُ فِي فَيْكَ .

۵- اعراب کی پانچویں قسم

حالت رُفعی میں الف، حالت نصھی وجرى میں ”ياء“ ما قبل مفتوح۔

یہ اعراب (۱) تشنیہ کا، جیسے: رَجُلَانِ، (۲) اِثْنَانِ، اِثْنَانِ كَا، (۳) كِلَا اور كِلْتَا كَا، جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ؛ جَاءَ اِثْنَانِ، رَأَيْتُ اِثْنَيْنِ، مَرَرْتُ بِاِثْنَيْنِ؛ جَاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا.

تنبیہ: کلا کے لیے یہ اعراب اس وقت ہے جب کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہو۔

۶- اعراب کی چھٹی قسم

حالت رُفعی میں ”واو“ ما قبل مضموم، حالت نصھی وجرى میں ”یا“ ما قبل مکسور۔

یہ اعراب (۱) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُونَ، (۲) عِشْرُونَ تَا تِسْعُونَ كَا، (۳) اُولُو كَا ہے۔ جَاءَ مُسْلِمُونَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِينَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِينَ؛ جَاءَ عِشْرُونَ، رَأَيْتُ عِشْرِينَ، مَرَرْتُ بِعِشْرِينَ؛ جَاءَ اُولُو مَالٍ، رَأَيْتُ اُولِي مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُولِي مَالٍ.

۷- اعراب کی ساتویں قسم

حالت رُفعی میں رفع تقدیری، حالت نصھی میں نصب تقدیری، حالت جری

میں جر تقدیری۔

یہ اعراب (۱) اسم مقصور، (۲) جمع مذکر سالم کے علاوہ اس اسم کا ہے جو
یائے متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جَاءَ مُوسَىٰ، رَأَيْتُ مُوسَىٰ، مَرَرْتُ بِمُوسَىٰ؛
جَاءَ غُلَامِي، رَأَيْتُ غُلَامِي، مَرَرْتُ بِغُلَامِي.

اسم مقصور: وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو۔

۸- اعراب کی آٹھویں قسم

حالت رُفْعی میں رفع تقدیری، حالت نَصْبی میں نصب لفظی، حالت جری
میں جر تقدیری۔

یہ اعراب اسم منقوص کا ہے، جیسے: الْقَاضِي: جَاءَ الْقَاضِي، رَأَيْتُ
الْقَاضِي، مَرَرْتُ بِالْقَاضِي.

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں ”ياءٍ لازمہ“ ماقبل
مکسور ہو، جیسے: الْقَاضِي.

۹- اعراب کی نوویں قسم

حالت رُفْعی میں ”واو“ تقدیری، حالت نَصْبی اور جری میں ”ياءٍ“ ماقبل مکسور۔
یہ اعراب جمع مذکر سالم مضاف بہ یائے متکلم کا ہے، جیسے: مُسْلِمِي.
هَؤُلَاءِ مُسْلِمِي (مُسْلِمُونَ يَ)، رَأَيْتُ مُسْلِمِي (مُسْلِمِينَ يَ)، مَرَرْتُ مُسْلِمِي.

(۱۰) اسمائے عاملہ

بعض اسم بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں، ان کو اسماء عاملہ کہتے ہیں اور وہ پانچ ہیں۔

۱- اسم فاعل، ۲- اسم مفعول، ۳- صفت مشبہ، ۴- اسم تفضیل، ۵- مصدر۔

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے، اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہو، جیسے: ضاربٌ مارنے والا۔

اسم مفعول: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے: مَضْرُوبٌ مارا ہوا۔

صفة مشبہ: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں، جیسے: حَسَنٌ وہ شخص جس میں حسن ہمیشہ پایا جاتا ہو۔

اسم تفضیل: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور دوسرے کی بہ نسبت معنی فاعلی کی زیادتی کو بتلائے، جیسے: زیدٌ اکبرٌ من أخیه۔

مصدر: وہ اسم ہے جو معنی حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں، جیسے: ضَرَبٌ، نَصْرٌ وغیرہ۔

(۱۱) توابع

توابع کی پانچ قسمیں ہیں: ۱- صفت، ۲- تاکید، ۳- بدل، ۴- عطف، بحرف، ۵- عطف بیان۔

تابع: وہ دوسرا اسم ہے، جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے، اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو، جیسے: لقیثٌ رجلاً عالماً۔

صفت: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بری حالت بیان کرے، جیسے:

لَقِيْتُ رَجُلًا عَالِمًا، قَابَلْتُ رَجُلًا لَيْمًا.

تاکید: وہ دوسرا اسم ہے، جو پہلے اسم کو پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ

رہے، جیسے: جَاءَ فَرِيْدٌ فَرِيْدٌ، جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا.

بدل: وہ دوسرا اسم ہے جو نسبت سے خود مقصود ہوتا ہے، پہلا اسم مقصود نہیں

ہوتا، پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل کہلاتا ہے، جیسے: سَلِبَ زَيْدٌ تَوْبَهُ.

عطف بحرف: وہ دوسرا اسم ہے جو حرف عطف کے بعد آیا ہو، اور پہلے

اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو، پہلا اسم معطوف علیہ دوسرا اسم معطوف کہلاتا ہے، جیسے:

جَاءَ زَيْدٌ وَ عَمْرٌ.

عطف بیان: وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت

کرے، پہلا اسم مبین اور دوسرا اسم بیان کہلاتا ہے، جیسے: قَالَ أَبُو حَفْصٍ عُمْرٌ.

فعل کے اہم سوالات

- ۱- اگر فعل ہے تو علامت فعل کیا ہے؟
- ۲- معرب ہے یا مبنی؟ مبنی ہے تو کیوں؟
- ۳- معروف ہے یا مجہول؟ اگر معروف ہے تو لازم ہے یا متعدی؟
- ۴- اگر متعدی ہے تو متعدی کی چار قسموں میں سے کونسی قسم؟
- ۵- اگر مضارع ہے تو مرفوع، منصوب و مجزوم میں سے کیا ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟
- ۶- کیا افعالِ ناسخہ (ناقصہ، مقاربہ، قلوب)، مدح و زوم اور تعجب، میں سے ہے؟ اگر ہے تو کونسی قسم ہے؟
- ۷- ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں، اور یہ فعل کون سے باب سے ہے؟
- ۸- اگر ملحق ہے تو ملحق رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے باب ہیں؟ اور یہ کونسا فعل ہے؟
- ۹- ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟
- ۱۰- اگر مہموز، معتل و مضاعف میں سے ہے تو کیا تعلیل، تخفیف یا ادغام ہوا ہے؟
- ۱۱- اس فعل کی صرف صغیر کرنے کے بعد صرف کبیر کرتے ہوئے صیغہ،

بحث و ترجمہ بتاؤ۔

(۱) علامات فعل

فعل کی علامتیں دس ہیں۔

- ۱- قَدْ اس کے شروع میں ہو، جیسے: قَدْ ضَرَبَ.
- ۲- سَيِّن اس کے شروع میں ہو، جیسے: سَيَّضِرُّ.
- ۳- سَوْفَ اس کے شروع میں ہو، جیسے: سَوْفَ يَضْرِبُ.
- ۴- جَزَم اس کے اخیر میں ہو، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ.
- ۵- ایسا مسند ہونا جو مسند الیہ نہ بن سکے، جیسے: قَامَ زَيْدٌ.
- ۶- ضمیر مرفوع متصل اسے ملی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ.
- ۷- تائے تانیث ساکن لاحق ہو، جیسے: ضَرَبَتْ.
- ۸- امر ہو، جیسے: اِضْرِبْ.
- ۹- نہی ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ.
- ۱۰- گردان ہونا، جیسے: ضَرَبَ ضَرَبًا الخ يَضْرِبُ يَضْرِبَانِ الخ.

(۲) معرب، مبنی

معربات: فعل مضارع کے وہ صیغے جن میں ”نون“ جمع مؤنث و

نون تاکید نہ ہو اور امر غائب کے صیغے معرب ہیں۔

مبنیات: فعلوں میں: فعل ماضی کے تمام صیغے، فعل مضارع کے وہ

صیغے جن میں نون جمع مؤنث یا نون تاکید ثقیلہ و خفیفہ ہو، يَفْعَلْنَ، تَفْعَلْنَ كَيْفَعَلْنَ،

كَيْفَعَلْنَ؛ اور امر حاضر کے چھ صیغے۔

(۳) معروف و مجہول؛ لازم و متعدی

معروف: وہ فعل ہے جس میں فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو، نَصَرَ

زیدٌ عمرواً.

مجہول: وہ فعل ہے کہ جس میں فعل کی نسبت نائب فاعل کی طرف

ہو، جیسے: نَصَرَ زیدٌ.

لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے مفعول بہ کی ضرورت نہ

ہو، جیسے: سَعِدَ زیدٌ.

متعدی: وہ فعل جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ مفعول بہ کی بھی

ضرورت ہو، جیسے: نَصَرَ زیدٌ عمرواً.

(۴) متعدی کے اقسام

متعدی بیک مفعول: نصر زیدٌ بکراً۔

وہ متعدی بدو مفعول: جس کے دونوں مفعول درحقیقت

آپس میں مبتداء، خبر نہ ہو، جس میں ایک مفعول کا حذف کرنا جائز ہے، أعطیٰ

زیدٌ عمراً درهماً.

وہ افعال حسب ذیل ہیں: كَسَا، رَزَقَ، أَطْعَمَ، سَقَى، أَسْكَنَ، أَعْطَى،

سَأَلَ، مَنَحَ، مَنَعَ، أَلْبَسَ۔

وہ متعدی بدو مفعول: جس کے دو مفعول درحقیقت مبتداء،

خبر ہوں، جس میں کسی ایک مفعول کو حذف کرنا جائز نہیں، علمتُ عمرواً فاضلاً.

وہ افعال (قلوب) سات ہیں: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، حَسِبْتُ،

خَلْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ.

متعدی بہ سہ مفعول: أعلم الله بکراً عمرواً فاضلاً.
وہ افعال سات ہیں: أَعْلَمَ، أَرَى، أَنْبَأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَأَ، حَدَّثَ.

(۵) حروفِ ناصبہ، جازمہ

فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.
فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لَامِ أَمْرٍ، لَاءِ
نَهَيْ، إِنْ شَرْطِيَه۔

فائدہ: فعل مضارع اگر عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوگا۔

اعرابِ فعل مضارع

فعل مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:
(۱) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمائر بارزہ مرفوعہ، (۲) مضارع مفرد معتل
واوی و یائی، (۳) فعل مضارع مفرد معتل الفی، (۴) مضارع صحیح یا معتل با ضمائر
بارزہ مرفوعہ و نو نہائے مذکورہ۔

(۱) فعل مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع: وہ فعل مضارع ہے، جس
کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، تشنیہ، جمع مذکر غائب و حاضر اور واحد مؤنث حاضر کی
ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: يَضْرِبُ.

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ، حالتِ نصبی میں فتح، حالتِ جزمی میں

سکون ہے، جیسے: هو يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ.

(۲) مضارع مفرد معتل واوی ویائی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر

میں حرفِ علت واویا یا ہو، اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: یَرْمِي، يَغْزُو۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتح لفظی، حالتِ

جزمی میں بحذف لام، جیسے: هُوَ يَرْمِي وَيَغْزُو، لَنْ يَرْمِي وَيَغْزُو، لَمْ يَرْمِ وَيَغْزُ.

(۳) مضارع مفرد معتل الفی: وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں

حرفِ علت ”الف“ ہو، اور ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: يَسْعَى۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتح تقدیری

اور حالتِ جزمی میں بحذف لام ہے، جیسے: هُوَ يَسْعَى، لَنْ يَسْعَى، لَمْ يَسْعَ.

(۴) مضارع صحیح یا معتل باضما ئر بارزہ مرفوعہ ونونہائے مذکورہ: وہ فعل

مضارع، صحیح یا معتل ہے، جس کے آخر میں نون کے ساتھ تشنیہ، جمع مذکر غائب

وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضما ئر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو، جیسے:

يَفْعَلَانِ، يَفْعَلُونَ، تَفْعَلِينَ۔

اس کا اعراب: حالتِ رفعی میں بثبوت نونِ اعرابی، حالتِ نصبی وجزمی میں

بحذف نونِ اعرابی، جیسے: هُمَا يَفْعَلَانِ، لَنْ يَفْعَلَا، لَمْ يَفْعَلَا.

(۶) افعالِ ناسخہ

افعالِ ناسخہ تین قسموں پر ہیں: ۱- ناقصہ، ۲- مقار بہ، ۳- قلوب۔

۱- افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنے فاعل کے لیے اپنا معنی مصدری

ثابت کرنے کے بہ جائے کسی اور صفت کو ثابت کرتے ہوں، وہ سترہ ہیں: كَان، صَارَ،

أَصْبَحَ، أَمْسَى، أَضْحَى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا بَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَ، مَا فَتَى، لَيْسَ،
مَا زَالَ، عَادَ، آضَ، رَاحَ غَدَا.

۲- **افعال مقاربه:** وہ افعال ہیں جو خبر کے فاعل سے قریب ہونے پر

دلالت کرتے ہیں، وہ سات ہیں: عَسَى، كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ، أَخَذَ.

۳- **افعال قلوب:** سات ہیں: رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، عَلِمْتُ (برائے

یقین). زَعَمْتُ (مشترک)، حَسِبْتُ، خِلْتُ، ظَنَنْتُ (برائے شک)۔

افعال مدح و ذم

وہ افعال ہیں جن کے ذریعے کسی کی تعریف یا بُرائی کی جاتی ہے۔

افعال مدح دو ہیں: نِعَمَ، حَبَّأَ.

افعال ذم دو ہیں: بئسَ، سَاءَ.

افعال تعجب

وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یعنی جن

کے ذریعے کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔

افعال تعجب دو ہیں: مَا أَفْعَلَهُ، أَفْعَلُ بِهِ.

(۷) ثلاثی و رباعی، مجرد و مزید فیہ

۱- ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں: (۱) نَصَرَ يَنْصُرُ. (۲) ضَرَبَ يَضْرِبُ.

(۳) فَتَحَ يَفْتَحُ. (۴) سَمِعَ يَسْمَعُ. (۵) كَرُمَ يَكْرُمُ. (۶) حَسِبَ يَحْسِبُ.

- ۲- ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل کے سات باب ہیں: (۱) اِفْتَعَالٌ: اِجْتِنَابٌ.
 (۲) اِسْتَفْعَالٌ: اِسْتِنَصَارٌ. (۳) اِنْفَعَالٌ: اِنْفِطَارٌ. (۴) اِفْعَالٌ: اِحْمِرَارٌ. (۵) اِفْعِيَالٌ:
 اِذْهِمَامٌ. (۶) اِفْعِيْعَالٌ: اِحْشِيْشَانٌ. (۷) اِفْعَوَالٌ: اِجْلَوَاذٌ.
- ۳- ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں: (۱) اِفْعَالٌ: اِحْرَامٌ.
 (۲) تَفْعِيْلٌ: تَصْرِيْفٌ. (۳) مُفَاعَلَةٌ: مُقَابَلَةٌ. (۴) تَفْعُلٌ: تَقْبُلٌ. (۵) تَفَاعُلٌ: تَقَابُلٌ.
 ۴- رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے: فَعْلَلَةٌ: بَعَثَرَةٌ.
 ۵- رباعی مزید فیہ بے ہمزہ وصل کا بھی ایک باب ہے: تَفْعُلٌ: تَسْرُبُلٌ.
 ۶- رباعی مزید فیہ باہمزہ وصل کے دو باب ہیں: (۱) اِفْعَالٌ: اِقْشَعْرَارٌ.
 (۲) اِفْعِيَالٌ: اِحْرَنْجَامٌ.

(۸) ملحق برباعی، مجرد و مزید فیہ

- ملحق بہ رباعی مجرد کے سات باب ہیں: (۱) فَوَعَلَةٌ: جَوْرَبَةٌ. (۲) فَيْعَلَةٌ:
 صَيْطَرَةٌ. (۳) فَعْوَلَةٌ: سَرْوَلَةٌ. (۴) فَعْيَلَةٌ: شَرِيْفَةٌ. (۵) فَعْنَلَةٌ: قَلْنَسَةٌ. (۶) فَعْلَلَةٌ:
 جَلْبَبَةٌ. (۷) فَعْلَاةٌ: قَلْسَاةٌ.
- ملحق بہ رباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) ملحق بتفعلل. (۲) ملحق
 بافعلال. (۳) ملحق بافعلال.
- ملحق بتفعلل کے آٹھ باب ہیں: (۱) تَفْوَعُلٌ: تَجَوْرُبٌ. (۲) تَفْيَعُلٌ:
 تَشَيْطُنٌ. (۳) تَفْعُوْلٌ: تَسْرُوْلٌ. (۴) تَفْعَلْتُ: تَعْفَرْتُ. (۵) تَفْعُلٌ: تَقْلَسٌ.
 (۶) تَفْعُلٌ: تَجَلْبِبٌ. (۷) تَفْعُلٌ: تَقْلَسٌ. (۸) تَمْفَعُلٌ: تَمَسْكُنٌ.

ملحق بافعنلال کے دو باب ہیں: (۱) اَفْعِنَالَال: اِقْعِنْسَاس .

(۲) اَفْعِنَالَاءُ: اِسْلِنَقَاءُ.

ملحق بافَعْلَالُ کا ایک باب ہے: (۱) اِفْوَعْلَالُ: اِكُوْهْدَاذُ.

(۹) ہفت اقسام

ہفت اقسام یہ ہیں: (۱) صحیح (۲) مضاعف (۳) مہموز (۴) مثال (۵)

اجوف (۶) ناقص (۷) لفیف۔ ان کو شعر میں اس طرح پیش کیا گیا ہے:

صحیح است و مثال است و مضاعف	لفیف و ناقص و مہموز و اجوف
-----------------------------	----------------------------

صحیح: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ، حرف علت اور دو

حروف ایک جیسے نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعَثَ.

مضاعف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حروف اصلیہ ایک جیسے ہوں، جیسے: مَدَّ.

مہموز: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ کا کوئی حرف ہمزہ ہو،

جیسے: اَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ.

مثال: وہ کلمہ ہے جس کا ”ف“ کلمہ حرف علت ہو، جیسے: وَعَدَ.

اجوف: وہ کلمہ ہے جس کا ”ع“ کلمہ حرف علت ہو، جیسے: قَالَ، بَاعَ.

ناقص: وہ کلمہ ہے جس کا ”ل“ کلمہ حرف علت ہو، جیسے: دَعَا، رَمَى.

لفیف مقرون: وہ کلمہ ہے جس میں ”ف“ اور ”ع“ یا ”ع“ اور

”ل“ کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، جیسے: طَوَى، يَوْمٌ. لفیف مفروق: وہ کلمہ ہے جس

میں حرف علت ”ف“ اور ”ل“ کلمہ کی جگہ پر ہو، جیسے: وَقَى.

حرف کے اہم سوالات

- ۱- اگر حرف ہے تو علامت حرف کیا ہے؟
- ۲- مبنی ہے یا معرب؟
- ۳- حروف عاملہ میں سے ہے، یا غیر عاملہ میں سے ہے؟ اگر عاملہ میں سے ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ اور غیر عاملہ میں سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم (مثلاً حرف عطف، ردع، ایجاب وغیرہ میں) سے تعلق رکھتا ہے؟
- ۴- اگر حروف عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے؟ عاملہ در اسم ہے یا در فعل؟
- ۵- اگر عاملہ در اسم ہے، تو در اسم کی پانچ یا سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟
- ۶- اگر مضارع پر داخل ہے تو حرف ناصب ہے یا جازم۔
- ۷- اگر حروف غیر عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے۔
- ۸- حروف معانی کتنے ہیں اور یہ کس معنی میں ہے؟

(۱) علاماتِ حرف

- حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم و فعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔
- (۱): کلام میں حرف مقصود نہیں ہوتا بلکہ محض ربط کا فائدہ دیتا ہے۔
- (۲): یعنی یا معرب حروف تمام کے تمام مثنیٰ ہیں۔

(۳) حروفِ عاملہ

- عمل کرنے نہ کرنے کے اعتبار سے حروفِ معانی کی تین قسمیں ہیں:
- (۱) وہ حروف جو لفظوں میں بالکل عمل نہیں کرتے جن کو مہمل کہا جاتا ہے، جیسے الف، ہمزہ، میم، نون، اذا، لو، لولا، نعم، قد، ہن۔
- (۲) وہ حروف جو لفظوں میں کبھی عامل بنتے ہیں اور کبھی عمل نہیں ہوتے، جیسے تاء، کاف، لام، واو، لا۔

- (۳) وہ حروف جو لفظوں میں عمل کرتے ہیں وہ کبھی اسماء میں رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں، جیسے حروفِ مشبہ بالفعل وغیرہ۔ یا اسماء میں جردینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے حروفِ جارہ۔ یا افعال میں نصب دینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے اُن، کُنْ، یا افعال میں جردینے کا عمل کرتے ہیں، جیسے لَمْ، لَمَّا۔

[الف] **حروفِ عاملہ**: وہ حروف ہیں جو لفظوں میں عمل کرتے

ہوں یعنی اپنے ما بعد والے لکلمہ کو رفع، نصب، جریا جزم دیتے ہوں۔

[ب] **غیر عاملہ**: وہ حروف جو عمل نہ کرتے ہوں۔

عاملہ کی قسمیں

عاملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) عاملہ در اسم (۲) عاملہ در فعل۔

(۵) عاملہ در اسم

حروف عاملہ در اسم کی سات قسمیں ہیں:

۱- **حروف جارہ:** جو اسم کو زبردیتے ہیں، اور یہ سترہ ہیں:

بَاؤ، تَاؤ، کَاف و لَام و وَاو و مُنْذُ و مُذْ، خَلَا

رُبَّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَن عَلِيٍّ حَتَّىٰ اِلَىٰ

۲- **حروف مشبہ بالفعل:** جو اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور

خبر کو رفع دیتے ہیں، اور یہ چھ ہیں:

اِنَّ وَاَنَّ و كَاَنَّ، لَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ	اسم کے ناصب ہیں اور رافع خبر کے ہیں دائمًا
---	--

۳- **ما ولا:** جو عمل کرنے میں لیس کے مشابہ ہیں۔

ما ولا کا ہے عمل اِنَّ وَاَنَّ کے خلاف	اسم کے رافع ہیں اور ناصب خبر کے ہیں سدا
--	---

۴- **لَائے نفی جنس:** اس کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے

اور خبر مرفوع، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ.

۵- **حروف نداء:** جو منادی مضاف، مشابہ مضاف کو نصب دیتے

ہیں۔ اور یہ پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيُّ، ”أُ“ (ہمزہ مفتوحہ) جیسے: يَا عَبْدَ اللَّهِ.

أَيُّ اور هَمَزَةٌ نَزْدِيكٍ کے واسطے، أَيَا وَهَيَا دَوْر کے واسطے، اور ”يَا“

عام ہے۔

۶- **واو بمعنی مع**، جیسے: اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشَبَةَ.

۷- **الاحرف استثناء**، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا.

حروف عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ناصب (۲) جازم۔

(۶) عاملہ در فعل

عاملہ در فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ناصبہ (۲) جازمہ

ناصبہ: اُنْ، لَنْ، كَيْ، اِذَنْ.

جازمہ: لَمْ، لَمَّا، لَامِ اَمْرٍ، لَاءِ نَهْيٍ، اِنْ شرطیہ.

(۷) حروف غیر عاملہ

۱- حروف تنبیہ تین ہیں: اَلَا، اَمَّا، هَا.

۲- حروف ایجاب پانچ ہیں: نَعَمْ بَلَى، اَجَلٌ، اِي، جَيْرَ.

۳- حروف تفسیر دو ہیں: اَيُّ، اِنْ.

۴- حروف مصدر تین ہیں: مَا، اِنْ، اُنْ.

۵- حروف تخصیض چار ہیں: اَلَا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْ مَا.

۶- حروف توقع: اَوْرِيہ قَدْ هے۔

۷- حروف استفہام تین ہیں: مَا، اَ، هَلْ.

۸- حروف ردع: كَلَّا هے۔

۹- تَنْوِين.

۱۰- نون تاکید۔

۱۱- لام مفتوحہ۔

۱۲- حروف زیادت آٹھ ہیں: اِن، اُن، ما، لا، مِنْ، كَاف، باء، لا۔

۱۳- حروف شرط تین ہیں: اَمَّا، لَوْ، اِنْ۔

۱۴- لولا۔

۱۵- ما: بہ معنی ما دام۔

۱۶- حروف عطف دس ہیں: واو، فاء، ثم، حتی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، لا، بَلْ، لَکِن۔

(۸) حروف معانی

حروف معانی: ہر وہ حرف یا شبہ حرف ہے جو ایک نیا فائدہ دے

جو اس حرف سے حاصل ہو۔

حروف معانی کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں:

(۱) حروف ابتدا (۲) اخبار (۳) استیناف (۴) استدراک (۵) استعانت

(۶) استعلاء (۷) استغاثہ (۸) استفتاح (۹) استقبال (۱۰) اضراب (۱۱) الصاق

(۱۲) امتناع (۱۳) ایجاب (۱۴) تانیث (۱۵) تبعیض (۱۶) تبلیغ (۱۷) تشنیہ و جمع

(۱۸) تخصیض (۱۹) تحقیق (۲۰) تخییر (۲۱) تراخی (۲۲) ترتیب (۲۳) ترجی

(۲۴) تسویہ (۲۵) تسویف (۲۶) تشبیہ (۲۷) تعدیہ (۲۸) تعلیل (۲۹) تعقیب

(۳۰) تفسیر (۳۱) تفصیل (۳۲) تمنی (۳۳) تندیم (۳۴) تنفیس (۳۵) توکید

(۳۶) جواب (۳۷) حصر (۳۸) خطاب (۳۹) قسم (۴۰) ندبہ (۴۱) نفی (۴۲) نہی۔

نوٹ: حروف معانی تقریباً سو (۱۰۰) ہیں جو مختلف مقامات میں مختلف معانی

کے لیے مستعمل ہوتے ہیں، جن کا اہتمام نص قرآنی کی خدمت کا ایک جز ہے۔

قِیل: الاہتمام بحروف المعانی جزء من خدمة النص

القرآنی . معجم حروف المعانی

لیکن ان تمام حروف کے جملہ معانی کی تعریفات، امثلہ اور ان کی وضاحت ایک تفصیلی موضوع ہے، جس کا یہ رسالہ حامل نہیں ہے؛ تاہم یہ معانی جن کتب سے اخذ کیے ہیں ان کا حوالہ درج کیا جاتا ہے؛ تاکہ بہ وقتِ ضرورت رجوع کیا جاسکے؛ البتہ مبتدی طلبا کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان حوالجات میں ”القاموس الوحید“، ”مصباح اللغات“ اور ”کتاب النحو“ کو نیز اجرائے قرآنی کے لیے ”معجم حروف المعانی“ کو مقدم رکھا گیا ہے۔ جس کے رموز حسب ذیل ہیں:

رمز	حوالہ	رمز	حوالہ
م	معجم حروف المعانی	مع	معجم المفصل فی الأعراب
مغ	معنی اللیب	س	سفینة البلغاء
ش	شرح مائة عامل	مص	مصباح اللغات
ق	القاموس الوحید	مش	مشکل ترکیبوں کا حل
علم	علم النحو	ک	کتاب النحو (ادارہ صدیق)

الف: ندبہ (م)، مقصورہ (م)، ممدودہ (م)، الف جمع مؤنث (م)، الف تشبیہ (م)

(حالتِ رفعی میں)

ہمزہ: کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے: ندائے قریب (ک)، استفہام (م)

(جوانکار (م، ک)، تو بیخ (م، ک)، تقریر (م، ک)، تہکم (م)، تعجب (م)، توکید (م) کو ملاتے ہوئے کل ۲۴ احتمالات کے لیے آتا ہے)، انکار ابطالی (ک)، تقریر (ک)، امر (م)، تعجب (م)، تسویہ (م)، تعدیہ (م)، مضارع (م)، ہمزہ تکسیر (م)۔

أَجَلٌ: حرفِ جواب ہے مثلِ نعم (ک)۔

إِذَا: ظرفِ زمانِ برائے مستقبل (م، ص)، شرط (م، ص)، مفاجات (م، ص)۔

إِذْ: ظرفِ زمانِ برائے ماضی (م، ص)، مفاجات (م، ص)، تعلیل (م، ص)۔

إِذَنْ: فعلِ مضارع کا ناصب جواب و جزاء کے لیے (ک)۔

إِذْمَا: شرط (ک)۔

أَلٌ: تین قسموں پر ہے: (۱) حرفِ تعریف (م، ک)، جو چار معنوں کے لیے آتا ہے: جنسی، استغراقی، عہدِ ذہنی، اور عہدِ خارجی۔ (۲) اسمِ موصول (ک، ہش) (۳) زائد (ک، ہش)۔

أَلًا: تنبیہ (م، ک)، تو بیخ و انکار (ک)، تمنی (ک)، عرض (ک)، تخصیض (ک)۔

أَلًا: حرفِ تخصیض جملہ فعلیہ کے ساتھ مختص ہے (ک)، زجر و تو بیخ (ک)۔

إِلَّا: استثناء (م)، صفت بہ معنی غیر (م، ک)، عطف (ک)، برائے حصر نفی کے

بعد (م، ص)۔

إِلَى: حرفِ جر واسطے انتہائے غایت (م، ک)، معیت (م، ک)، مرادفِ لام (م، ک)

(ک)، موافقتِ ظرفیت (ک)، بہ معنی عند (ک)۔

أَمْ: حرفِ عطف ہے، متصلہ (برائے طلب تصور) (م، ک، ہش)، منقطعہ

(بمعنی بل) (م، ہ، س)، حرف تعریف بجائے الف لام (ق) (لغت یمن میں)۔
 أمّا: بہ معنی اَلَا تاکید کے لیے (ک)، برائے عرض (ق)، بہ معنی حقّاً (ق)۔
 أمّا: شرطیہ غیر جازمہ (م، ہ، ک)، تفصیل (ک)، ابتدائے کلام (ک)، برائے
 تاکید (ص)۔

إمّا: حرف عطف ہے۔ شک (ک)، تخییر (ک)، تفصیل (م، ہ، ک)، اباحت (ص)،
 ابہام (م، ہ، ص)۔

إنّ: شرط (م، ہ، ک)، نفی (م، ہ، ک)، مُخَفَّفَه من المثقله (م، ہ، ک)۔
 أنّ: مصدریہ ناصب مضارع (م، ہ، ک)، مُخَفَّفَه من المثقله (م، ہ، ق)، تفسیر یہ (ق)،
 حرف زائد برائے تاکید (م، ہ، ق)۔

إنّ: حرف تاکید شروع کلام میں (جو اسم و خبر مل کر مستقل جملہ بنتا
 ہے)۔ (ک)۔

أنّ: حرف تاکید وسط کلام میں (جب کہ جزو جملہ بنتا ہو)۔ (ک)۔
 أنّى: برائے استفہام ظرف مکان (م، ہ، ک)، شرط (م، ہ، ق)، بہ معنی کَيْفَ (علم)۔
 أو: حرف عطف ہے، خبر میں شک اور انشاء میں تخییر کے واسطے (م، ہ، ک)۔
 ابہام (م، ہ، ق)، تقسیم (ق)، تفصیل و تنويع (م)، اباحت (م، ہ، ص)، اِضْرَاب بہ معنی بَلْ (ق)، بہ
 معنی إلى أن یا إلا أن (ق)۔

إي: حرف جواب برائے تصدیق کلام متکلم (م، ہ، ک)۔

أيّ: نداء (ک)، تفسیر (ک)۔

أيّ: استفہام (م)، شرط (م)، اسم موصول (م)، نداء (م)، کمالیہ (م)۔

اَيْنَ: استفہام (م)، شرط (م)۔

اَيَّانَ: استفہام برائے امور عظیمہ (ک)، تعظیم (م)۔

اَيَّا: نداء (ک)۔

الباء: الصاق (م، ک)، استعانت (م، ک)، سببیت (م، ک)، مصاحبت (م، ک)، مقابلہ و مبادلہ (عوض) (م، ک)، تعدیہ (م، ک)، ظرف (م، ک)، بہ معنی مَنْ (ک)، قسم (ک)، زائد قیاسی و سماعی (ک)، بدلیت (م)، تبعیض (ش)، مجاوزت (ش)، استعلاء (ش)۔

بَلَّ: عاطفہ برائے اضراب (ک) ماقبل سے اعراض اور مابعد کے اثبات کے لیے، ماقبل معنی کا ابطال، دوسرے معنی کی طرف انتقال (م)۔

بَلَى: حرفِ جواب ہے، کلامِ منفی کے ابطال کے واسطے (م، ک)۔

التاء: قسم (م، ک)، حرفِ خطاب (ک)، تاء علامت مضارع (م)، ”ضمیر“

افعال کے اخیر میں (م)، اسماء کے اوخر میں تانیث (م، ق)، برائے مبالغہ صفت کے آخر میں، (ق) وحدت (ق)، حرفِ محذوف کا عوض (ق)، برائے نسبت صیغہ منتهی الجموع میں (ص)۔

تُومَّ: حرفِ عطف برائے اشتراک (م، ک)، ترتیب اور مہلت (م، ک)،

استیناف (م)، استبعاد (م)، بہ معنی الواو (م)۔

تَمَّ: کلمہ ظرف (ک)۔

جَيَّرَ: حرفِ جواب مثل نعم (ک)۔

حَاشَا: حرفِ جر (ک)، فعل جس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے (ک)، اسم بہ

معنی تنزیہ (ک)۔

حَتَّى: انتہائے غایت (ک)، ابتدائیہ (م، ق)، بہ معنی ”مع“ (ک) (حرف عطف)، بہ معنی کی (ک)، بہ معنی ”إلا“ (ق)۔

خَلَا: حرفِ جر برائے استثناء (ک)، فعل جو مفعول کو نصب دیتا ہے (ک)۔

رُبَّ: حرفِ جر برائے تَقْلِيل و تَكْثِير (ک)۔

رُبَّمَا: رُبَّ حرفِ جر اور مَاتَا تا کید یہ یا نکرہ موصوفہ سے مرکب ہے (م)۔

سَيِّئٌ: مستقبل قریب (م، ک)۔

سَوْفَ: برائے مستقبل بعید (ک)، کبھی اس کے ساتھ لام تا کید بھی آجاتا

ہے (ک)، اس کا استعمال اکثر افعال و عید میں ہوتا ہے (ق)۔

عَدَا: حرفِ جر برائے استثناء (ک)۔

عَلَى: استعلاء (م، ک)، مصاحبت (ص)، لزوم (ق)، مجاوزت بہ معنی ”عن“ (ص)،

بہ معنی ”إلى“ (م)، بہ معنی بین (م)، بہ معنی عند (م)، بہ معنی اللام (م)، موافقتِ بَاء (ص)،

ضرر یا بددعا (ک)، شرط (ک)، تعلیل (ک)، بہ معنی لکن (ک)، بہ معنی فی (م، ک)، بہ معنی

مِنْ (ک)، اسم بہ معنی فوق جب کہ اُس پر مِنْ داخل ہو (ک)، بہ معنی مَعَ (م، ق)۔

عَنْ: تجاوز (م، ک)، تعلیل (ک)، بدل (م، ک)، بہ معنی بُعْد (م، ص)، استعلاء (ص)،

مفارقت (ق)، مصاحبت (ق)، تعلیل (م)، سببیت (م)، تا کید جمع (ق)، براءت (ق)، بہ معنی

مِنْ (ک)، اسم بہ معنی جانب جب کہ اُس پر مِنْ آئے (ک)۔

عِنْدَ: ظرفِ مکان (ک)۔

عَوْضٌ: برائے استغراقِ زمانہ مستقبل منفی (ک)۔

غَيْرَ: استثناء (م، ق)، بہ معنی لَيْسَ (ق)، اسم بہ معنی لَا (م، ق)، برائے صفت (ق)۔

الفاء: عاطفہ برائے تعقیب و ترتیب (ک)، سببیت (م، ص)، زائدہ (ص)،
 ناصبِ مضارع بہ تقدیر آن (ص)، جوابِ شرط (جزائیہ) (ک)، مستانفہ (م)، تعلیل (م)،
 تاکید (م)، جزاء (م)، فصیحیہ (م)، جوابِ اسمِ موصول (م)۔

فی: ظرفیہ (م، ہ)، مصاحبت (ک)، تعلیل (م، ہ)، استعلاء (ک)، مقالیسہ
 و تقابل (م، ہ)، مرادفِ الیٰ (م، ہ)۔

قَدْ: تحقیق (م، ہ)، تقلیل (م، ہ)، تکثیر (م، ہ)، تاکید، (ق) اسمِ فعل بہ معنی یَكْفِيْ
 (ک)، اسم بہ معنی حَسْبُ (ک)۔

قَطُّ: ظرفِ زمان بہ معنی حَسْبُ (ک)، اسمِ فعل بہ معنی یَكْفِيْ (ق)، اس
 وقت طاء ساکن ہوتی ہے۔

الكافُ الجارَّةُ: برائے تشبیہ (م، ہ)، تمثیلِ مضمونِ جملہ بہ جملہ دیگر (ک)،
 زائدہ (ک)، اسم بہ معنی مِثْل (ک)، تعلیل (م، ص)، توکید (م)، مبادرہ (م)۔

الكاف (غیر جارۃ): اسمِ ضمیرِ منصوب و مجرور (ک)، حرفِ خطاب (ق)۔
 كَأَنَّ: برائے تقریب (ص)، بہ معنی ظَنَّ جب کہ اس کی خبر مشتق یا جملہ
 فعلیہ ہو (ق)، تشبیہ (م)۔

كَذَا: کنایہ خواہ عدد سے ہو یا غیر عدد سے (ک)۔

كَلَّا: حرفِ رُذُوع (ک) و زجر (م، ہ)، بہ معنی حَقًّا (مع)

كَلَّا كَلَّتَا: برائے تاکید (ک)۔

كَمْ: کنایہ برائے عدد (ک)۔

كَيْ: كَيْفَ کا مختصر (ک)، بہ معنی لامِ تعلیل (ک)، بہ منزلہ أَنْ مصدریہ (ک)، حرف

جر بہ معنی 'الی' (ق)۔

کَيْفَ: شرط غیر جازم (م، ک)، استفہامِ حال (م، ک)، تعجب (ک، م، ن)، استفہامِ انکاری یا توبیخ (ک)۔

لام (عاملِ جر): اختصاص (م، ک)، تعلیل (م، ک)، استحقاق (م، ق)، ملکیت (ق)، تملیک یا شبہ تملیک (ق)، تاکیدِ نفی (ق)، بہ معنی 'الی' (م، ق)، بہ معنی 'علی' (ق)، بہ معنی 'فی' (م، ق)، حرف تعجب جب کہ نداء میں ہو (ق)، تعدیہ (ق)، زائدہ برائے تاکید (م، ق)، تبلیغ (م، ص)، بہ معنی 'عند' (م، ص)، موافقت (بہ معنی) 'مع' (ص)، موافقت (بہ معنی) 'عن' (م، ص)، تاریخ و توقیت (ک)، انشاء تعجب (ک)، عاقبت (م، ک)، حصولِ منفعت (ک)، صیروت (م)، بہ معنی الباء (م)، لامِ حمد (م، ن)۔

لامِ عاملِ جزم: لامِ امر برائے مضارع غائب و متکلم (ک)۔

لامِ غیر عاملہ: ابتداء و تاکید (م، ن)، برائے بعدِ مشارالیه (ق)، لامِ زائدہ (ک)، جوابِ لو، لولا، و قسم (ک)، لامِ تاکید۔

لَا نَافِيَه: نافیہ عاملہ (م)، نافیہ غیر عاملہ (ک)، توکید یہ (م)، نہی (ک، م)، عاطفہ (ق)۔
لَعَلَّ: واسطے رجا (ق)، اشفاق (ق)، تعلیل (ق)، استفہام (ق)۔

لَكِنَّ: استدراک (ک)، تاکید (ص)۔

لَكِنْ: حرفِ استدراک (ک)، عاطفہ بہ شرطی کہ [۱] معطوف مفرد ہو، [۲] ماقبل میں نفی یا نہی ہو، [۳] اور واؤ سے متصل نہ ہو (ک)۔

لَمْ: جازمِ مضارع (ک)۔

لَمَّا: جازمِ مضارع (م، ک)، بہ معنی 'حین' و 'إذ' (ظرفیہ) (ک)، حرفِ استثناء (م، ک)۔

لَنْ: ناصبِ مضارع (ک)۔

لَوْ: شرطیہ غیر جازمہ: امتناعیہ، غیر امتناعیہ (ک)، حرفِ تمنی (م، ک)، مصدری
بہ منزلہ اَنْ (م، ک)، عرض (ک)۔

لَوْلا: شرط برائے انتقائے ثانی بہ سبب وجود اول (م، ک)، عرض و تخصیض
(م، ق)، تنذیم و تونیح (م، ق)۔

لَوْمًا: بہ معنی لَوْلَا (ک)۔

لَيْتَ: حرفِ تمنی (ق)۔

مَا: اسمیہ: موصولہ (م، ک)، نکرہ موصوفہ (م، ک)، شرطیہ (ک)، استفہامیہ (م، ص)،
برائے ابہام (ص)، تعجب (م، ص)، نکرہ تامہ (م)۔

مَا حَرْفِيَّةٌ: نافیہ: نافیہ غیر عاملہ (م)، نافیہ عاملہ (ق)، کافہ (م، ک)، مصدریہ (م، ق)۔

مَنْ: شرطیہ (م، ک)، استفہامیہ (م، ک)، نکرہ موصوفہ (م، ک)، موصولہ (م، ک)۔

مُنْذُ، مُنْذُ: حرفِ جر (شرح مائتہ عامل)، یا ظرفِ زمان، برائے اولِ مدت یا

تمام مدت۔

جمہور نحوی مُنْذُ، مُنْذُ ظرفیہ کو ترکیب میں مبتداء اور مابعد کو خبر مانتے ہیں (کافیہ)۔

مِنْ: ابتدائیہ (م، ک)، بیانیہ (م، ک)، سببیہ (م، ک)، بدل (م، ک)، فصل (ک)، تعلیل

(م، ص)، تبعیض (م)، بدل و تفصیل (م)، توکید (م)، بہ معنی فی (م)، بہ معنی علی (م)، بہ معنی

عند (م)، مرادفِ باء (ص)، زائدہ بشرطیکہ: (۱) اس سے پہلے نفی نہی یا استفہام ہو،

(۲) مجرور نکرہ ہو (۳) مجرور فاعل، مفعول بہ یا مبتداء واقع ہو (ص)۔

مَعَ: کلمہ لازم الاضافۃ ہے اور ظرف واقع ہوتا ہے (معنی ک)۔

نون: نونِ تا کیدِ ثقیلہ یا خفیفہ (م، ک)، تشنیہ و جمع (م، ک)، علامتِ مضارع (م)،
وقایہ (م، ک)، نونِ تنوین: ۱- تمکین ۲- تنکیر ۳- عوض ۴- مقابلہ ۵- ترنم (ک)۔

نعم: برائے تقریرِ کلامِ سابق (کافیہ، ک)۔

واؤ: عاطفہ (م، ک)، حالیہ (ک)، ناصبِ مفعولِ معہ (ک)، قسمیہ (م، ک)، بہ معنی
او (ک)، مستانفہ (م، ص)، واوِ ربّ (ص)، واوِ ضمیرِ علامتِ جمعِ مذکر (ص)، زائدہ بعدِ الا،
واوِ فصل (ص)، واوِ تا کید (م)۔

وا: حرفِ ندا (ک)، ندبہ (ک)، اسمِ فعلِ بہ معنیِ اَعْجَب (ک)۔

ہ: ضمیرِ غائب (ک)، ہائے سکتہ (ک)۔

ہا: اسمِ فعل (ک)، ضمیرِ مؤنث (ک)، حرفِ تنبیہ، اُیُّ کے بعدِ ندائے معرفہ

میں (ک)۔

ہَلْ: استفہام (ک)، بہ معنیِ قَدْ (ک)۔

ی: ضمیرِ واحدِ مؤنثِ حاضر (ک)، ضمیرِ متکلم (ق)، علامتِ مضارع (م، ق)،

برائے تشنیہ و جمعِ حالتِ نصی و جری میں (م)۔

یا: حرفِ ندا (م، ک)، برائے تعجب (م، ص)، برائے تنبیہ جب کہ حرفِ فعل،

اور جملہ اسمیہ سے پہلے آئے (م، ص، مع)۔

مرحلہٴ ثانیہ

کلمے کے مرفوع، منصوب اور مجرور کی تعیین

سوال:

یہ لفظ

اگر معرب ہے تو مرئیاتیات، منصوبات اور مجرورات میں

سے کیا ہے؟

مرفوعات آٹھ ہیں

۱- فاعل، ۲- مفعول مالم یسم فاعلہ، ۳- مبتداء، ۴- خبر، ۵- ان وغیرہ کی خبر، ۶- کان وغیرہ کا اسم، ۷- ما ولا کا اسم، ۸- لاء نفی جنس کی خبر۔

فاعل: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے قَامَ زَيْدٌ میں زید فاعل ہے، کیوں کہ اس کی طرف قیام کی نسبت کی گئی ہے، اور وہ اس کے وجود کا ذریعہ ہے۔

مفعول مالم یسم فاعلہ: (نائب فاعل) وہ

مفعول جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی گئی ہو، اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے: أَكَلَ الخُبْزُ (روٹی کھائی گئی) اس میں فاعل یعنی کھانے والے کا تذکرہ نہیں ہے، اس لیے یہ فعل مجہول ہے اور الخُبْزُ نائب فاعل ہے، جو حقیقت میں مفعول بہ ہے، جُلِيسَ أَمَامَكَ میں ”أَمَامَكَ“ مفعول فیہ نائب فاعل ہے۔

مبتداء: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، جیسے:

زَيْدٌ عَالِمٌ مِّنْ زَيْدٍ۔

خبر: وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی ہو، اور مسند بہ ہو، جیسے: زَيْدٌ

عَالِمٌ مِّنْ عَالِمٍ۔

ان اور اس کے اخوات: اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبر کو

رفع دیتے ہیں، جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

کان اور اس کے اخوات: یہ افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے

ہیں، جیسے: ﴿كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا﴾۔

ما ولا: عمل کرنے میں لیس کے مشابہ ہیں، یعنی اسم کو رفع دیتے ہیں

اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا۔

لائیے نفی جنس: اس کا اسم اکثر مضاف منصوب ہوتا ہے اور

خبر مرفوع، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ فِي الدَّارِ۔

منصوبات بارہ ہیں

۱- مفعول مطلق، ۲- مفعول بہ، ۳- مفعول لہ، ۴- مفعول فیہ، ۵- مفعول معہ،

۶- حال، ۷- تمیز، ۸- مستثنیٰ، ۹- اِنّ حروف مشبہ بالفعل کا اسم، ۱۰- کان افعال

ناقصہ کی خبر، ۱۱- ما ولا مشابہ بلیس کی خبر، ۱۲- لائے نفی جنس کا اسم۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور فعل کے ہم

معنی ہو، جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو، جیسے: أَكَلَ

مُحَمَّدٌ مِنَ الْخَبْزِ۔

مفعول لہ: وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور کیا گیا ہو، جیسے: ضَرَبْتُهُ

تَأْدِيًا۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جو اس زمانہ یا اس جگہ پر دلالت کرے جس

میں کام واقع ہوا ہو، جیسے: صُمْتُ شَهْرًا، جَلَسْتُ حَلْفَاكُ۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو واو بہ معنی مع کے بعد آئے، جیسے: جاء

قاسم و الكتاب.

حال: وہ اسم ہے جو بوقتِ صدورِ فعلِ فاعل کی یا بوقتِ وقوعِ فعلِ مفعول

بہ کی یادوں کی حالت کو بیان کریں، جیسے: جاء سَلِيمٌ رَاكِبًا، قَرَأْتُ الْكِتَابَ
مَفْتُوحًا، لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبِينَ.

تمیز: وہ اسمِ نکرہ ہے جو عدد، وزن، کیل، مساحت، مقیاس یا نسبت

سے پوشیدگی دور کرے، جیسے: رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے حرفِ استثناء کے ذریعہ

نکالا گیا ہو، جیسے: جاء نبي القوم إلا زيدا.

مجروبات

مجروبات دو ہیں:

(۱) مجرور بحرف جر۔ (۲) مجرور باضافت۔

مجرور بحرف جر: یعنی وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو، جیسے:

مررتُ بزَيْدٍ میں زَيْدٍ.

مجرور باضافت: وہ اسم ہے جو اضافت کی وجہ سے مجرور ہو،

جیسے: قَلَمٌ مُحَمَّدٍ میں مُحَمَّدٍ.

مرحلہٴ ثالثہ

کلمہ کے ما قبل و ما بعد سے

تعلق کی وضاحت

سوالات

اس لفظ کا پہلے والے اور بعد والے کلمہ سے آیا:

(۱) فعل فاعل،

(۲) مبتداء خبر،

(۳) موصوف صفت،

(۴) مضاف مضاف الیہ

(۵) حال ذوالحال،

(۶) مستثنیٰ مستثنیٰ منہ،

(۷) ممیز تمیز (عدد و معدود)

(۸) عامل و معمول

میں سے کیا تعلق ہے؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

اجزاء جملہ کی پہچان

اجزاء جملہ اور ان کا باہمی ربط معلوم کرنے کے لیے دیکھو، کہ یہ جملہ اسمیہ ہے یا فعلیہ؟ پھر مندرجہ ذیل طریقہ سے ان کی تعیین کرو۔

جملہ فعلیہ کے اجزاء

اگر یہ جملہ فعلیہ ہے تو فعل کا صیغہ معلوم کرنے کے بعد معنی معلوم کرو، پھر اس کے فاعل وغیرہ اجزاء کو تلاش کرو، مثلاً: تَرَكَ زَيْدٌ زَيْدٌ نے چھوڑا، صَعِدَ عَمْرُوٌ عمرو چڑھا، اس جملے میں ”کس نے چھوڑا؟ کون چڑھا؟“ سے سوال کرو تو جواب میں ”فاعل“ واقع ہوگا، پھر اگر فعل متعدی ہے تو کیا چھوڑا؟ کس کو چھوڑا؟ کے جواب میں ”مفعول بہ“ واقع ہوگا، ”کب؟ کہاں؟“ کے جواب میں ”مفعول فیہ“، ”کیوں“ کے جواب میں ”مفعول لہ“، ”کس کے ساتھ“ کے جواب میں ”مفعول معہ“، ”کیسے؟“ کے جواب میں ”حال“ واقع ہوگا وغیرہ۔

جملہ اسمیہ کے اجزاء

اگر جملہ اسمیہ ہے تو اس جملے میں واقع ہونے والے اجزاء: مبتداء، خبر، موصوف صفت، حال ذوالحال اور مضاف مضاف الیہ وغیرہ کو معلوم کرو۔

اس کی آسان صورت مندرجہ ذیل ہے: دو اسم ایک جگہ جمع ہوں:

(۱) دونوں اسم معرفہ یا نکرہ ہو تو ترکیب موصوف صفت کی ہوگی، الرجلُ

القائمُ، رجلٌ قائمٌ.

(۲) پہلا اسم معرفہ ہو اور دوسرا اسم نکرہ ہو تو ترکیب مبتداء خبر کی ہوگی، زیدٌ

عالمٌ.

(۳) پہلا اسم نکرہ ہو اور دوسرا اسم معرفہ ہو تو اکثر مضاف مضاف الیہ کی

ترکیب ہوگی، غلامٌ زیدٌ.

اسم اشارہ

اسم اشارہ، مشار الیہ کی ترکیب کا اصول یہ ہے کہ:

☆ مشاڈ الیہ کے مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبدل

منہ اور مشار الیہ کو بدل کہیں گے، جیسے: هذا القلم نفیسٌ۔

☆ مشاڈ الیہ کے مشتق ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو موصوف اور

مشار الیہ کو صفت کہیں گے، جیسے: هذا العالم جیدٌ۔

☆ مشار الیہ کے مذکور نہ ہونے کی صورت میں اسم اشارہ کو مبتدا اور مابعد

کو خبر کہیں گے، جیسے: هذا رجلٌ، اي هذا ”الشیئُ“ رَجُلٌ (۱)۔

(۱) فعل و فاعل

ہر فعل کے لیے۔ چاہے فعل لازم ہو یا متعدی۔ فاعل کا ہونا ضروری ہے:

(۱) اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، جیسے: ضَرَبَ الرَّجُلُ،

ضَرَبَ الرَّجُلَانِ، ضَرَبَ الرَّجَالُ.

(۲) اگر فعل کا فاعل ضمیر ہو تو فعل ہمیشہ فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے:

الرَّجُلُ ضَرَبَ، الرَّجُلَانِ ضَرَبَا، الرَّجَالُ ضَرَبُوا.

فعل کی تذکیر و تانیث کے اعتبار سے پانچ صورتیں ہیں

(۱) فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو، مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے نَصْرَتُ هِنْدُ۔

(۲) فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو، مؤنثِ حقیقی ہو اور فعل و فاعل درمیان فاصلہ ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے نَصْرَتِ الْيَوْمِ هِنْدُ، نَصْرَ الْيَوْمِ هِنْدُ۔

(۳) فعل کا فاعل ظاہر ہو، مؤنثِ غیر حقیقی ہو (یعنی جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو) تو بھی فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ، طَلَعَ الشَّمْسُ۔

(۴) فعل کا فاعل جمع مکسر (خواہ ذوی العقول ہو یا غیر ذوی العقول)، اسمِ جنس اور اسمِ جمع ہو تو بھی فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہے، جیسے قَامَ الرِّجَالُ، وَقَامَتِ الرِّجَالُ۔

(۵) فعل کا فاعل مؤنث کی ضمیر ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے، جیسے: هِنْدُ نَصْرَتِ، الشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

(۲) مبتداء، خبر

ان دونوں کلموں کے درمیان اگر مبتداء، خبر کا تعلق ہے تو:

(۱) مبتداء ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ اور خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔

(۲) خبر تذکیر و تانیث، افراد و تشنیہ و جمع میں اپنے مبتداء کے موافق ہوتی ہے۔

(۳) خبر کے جملہ ہونے کی صورت میں ایک عائد کا ہونا ضروری ہے۔

(۳) موصوف، صفت

اگر دونوں میں موصوف صفت کا تعلق ہے تو موصوف صفت میں دس چیزوں تعریف و تنکیر، رفع نصب و جر، تذکیر و تانیث، افراد و ثنائیہ و جمع میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) مضاف، مضافِ الیہ

اگر مضاف مضافِ الیہ کا تعلق ہے تو:

(۱) مضاف پر اس کے عامل کے مطابق اعراب آئے گا جب کہ مضاف

الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

(۲) اضافت کی دو قسمیں ہیں: اضافتِ لفظی، اضافتِ معنوی۔

اضافتِ لفظی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف صفت کا صیغہ

ہو اور خود اپنے معمول کی طرف مضاف ہو، جیسے ضاربُ الرجلِ.

فائدہ: یہ اضافت صرف لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے نہ کہ

تعریف و تخصیص کا اسی وجہ سے اس مضاف پر الف لام بھی داخل ہو سکتا ہے، جیسے:

الضارب الرجلِ.

اضافتِ معنوی: وہ اضافت ہے جس میں مضاف یا تو صفت

کا صیغہ ہی نہ ہو، جیسے غلامُ زیدِ یا مضاف صفت کا صیغہ تو ہو لیکن اپنے معمول کی

طرف مضاف نہ ہو، جیسے کریمُ البلدِ، (اصل میں کریمٌ فی البلدِ ہے)۔

(۵) حال ذوالحال

اگر دونوں کلموں میں حال ذوالحال کا تعلق ہے تو:

- (۱) حال اسم مشتق اور نکرہ ہوا کرتا ہے، جب کہ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔
- (۲) حال بھی خبر اور صفت کی طرح کبھی مفرد کبھی جملہ اور شبہ جملہ ہوتا ہے۔
- (۳) اگر حال مفرد ہو تو ذوالحال سے اس کی مطابقت صیغہ میں ہوتی ہے اور بصورتِ جملہ اس میں رابط (واو یا ضمیر) کا ہونا ضروری ہے۔

(۶) مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ

اگر دونوں کلموں کے درمیان استثناء کا تعلق ہے تو مستثنیٰ کا اعراب حسب ذیل ہوگا۔
مستثنیٰ : وہ اسم ہے جس کو حرفِ استثناء کے ذریعہ ما قبل کے حکم سے خارج کیا گیا ہو۔

اقسامِ اعرابِ مستثنیٰ

- (۱) اگر مستثنیٰ متصل ہو، اِلَّا کے بعد ہو اور کلامِ موجب میں واقع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جاءني القومُ اِلَّا زيداً.
- (۲) اگر مستثنیٰ متصل ہو، اِلَّا کے بعد ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو نیز مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو تو منصوب ہوگا، جیسے: ما جاءني اِلَّا زيداً اُحداً.
- (۳) اگر مستثنیٰ متصل ہو اِلَّا کے بعد ہو اور کلامِ غیر موجب میں واقع ہو نیز مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں: نصب (بطور استثناء کے) اور بدل (اپنے ما قبل سے)، جیسے: ما جاءني اُحداً اِلَّا زيداً، زيداً.

(۴) اگر مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوگا، جیسے: جاءني القوم إلا حماراً.

(۵) اگر مستثنیٰ مفرغ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے مطابق ہوگا، جیسے:

ما جاءني إلا زيد.

(۶) اگر مستثنیٰ لفظ ”خلا“ اور ”عدا“ کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ اکثر علماء

کے نزدیک منصوب ہوگا، جیسے: جاءني القوم خلا زيدا و عدا زيدا.

(۷) اگر مستثنیٰ ”ما خلا“ اور ”ما عدا“ کے بعد ہو تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب

ہوگا، جیسے: جاءني القوم ما عدا زيدا و ما خلا زيدا.

(۸) اگر مستثنیٰ لفظ غیر، سیوی، سوا اور حاشا کے بعد واقع ہو تو مستثنیٰ

کو مجرور پڑھتے ہیں، جیسے: جاءني القوم غير زيد و سيوي زيد و سوا زيد

و حاشا زيد.

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ مستثنیٰ جب إلا کے بعد ہو تو دیکھو

کہ اس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہے یا نہیں؟ اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اس کا اعراب

عامل کے مطابق ہوگا، اور اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو اس پر نصب تو ضرور آئے گا، اب یا تو

تنہا نصب آئے گا، جیسے شکل اول، ثانی اور رابع میں ہے۔ یا تو نصب اور بدل

دونوں ہوں گے، جیسے شکل ثالث میں ہے۔

(۷) **مميز، تميز (عدد و معدود)**

اگر یہ دو کلمے مميز تميز میں سے عدد و معدود ہیں، تو معلوم ہونا چاہیے کہ

اسمائے اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے:

(۱) تین سے دس تک کی تمیز مجرور مجموع ہوتی ہے، ثلاثۃ رجال۔
 (۲) گیارہ سے ننانوے تک منصوب مفرد ہوتی ہے، أحد عشر کو کباً،
 تسع وتسعون نعجه۔

(۳) لفظ مائة، ألف اور ان کے تشبیہ و جمع کی تمیز مجرور مفرد ہوتی ہے، مائة
 درہم، الف سنة۔

تنبیہ: اسمائے اعداد کی باعتبار تذكیر و تانیث کے تین حالتیں ہیں:

(۱) عدد کے الفاظ ”ثلاثة“ سے ”عشرة“ مذکر ”ة“ سے اور مؤنث بغیر
 ”ة“ کے خلاف قیاس آتی ہے خواہ عدد مفرد ہو، ثلاثة أقلام۔ مرکب ہو، ثلاثة عشر
 قلماً۔ یا معطوف معطوف علیہ ہو، ثلاثة و ثلاثون قلماً۔

(۲) عشرة اگر مفرد ہو تو اُس کی تذكیر و تانیث خلاف قیاس ہوتی ہے،
 عشرة رجال، اور مرکب ہو تو موافق قیاس ہوتی ہے، أحد عشر رجلاً اور
 عشرون سے تسعون تک کی دہائیاں مذکر و مؤنث میں برابر ہوتی ہیں، عشرون
 رجلاً، عشرون امرأة۔

(۳) أحد عشر سے اثنا عشر و تسعون تک کا پہلا جزء موافق قیاس آتا
 ہے، أحد عشر رجلاً، إحدى عشرة امرأة، أحد عشر رجلاً، إحدى
 وعشرون امرأة۔

(۸) عامل و معمول

اگر دونوں کلموں میں آپس میں عامل و معمول کا تعلق ہے، تو معلوم ہونا

چاہیے کہ نحو میں کل سو عوامل ہیں، لفظی عوامل اٹھانوے (۹۸) ہیں، جب کہ معنوی عوامل صرف دو ہیں، پھر لفظی عوامل میں سے سات عوامل قیاسی ہیں، اور باقی اکیانوے (۹۱) سماعی ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

عوامل قیاسیہ

عوامل قیاسیہ سات ہیں: فعل، مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، مضاف، اسم تام۔

[۱] **فعل**: چاہے لازم ہو یا متعدی، ماضی ہو یا مضارع، امر ہو یا نہی؛ فاعل کو رفع دیتا ہے، قائم زید اور بہ صورت متعدی مفعول بہ کو نصب بھی دیتا ہے، نصر زید خالداً۔

فعل لازم: فاعل کو رفع دیتا ہے، اور سات اسموں کو مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

فعل متعدی: فاعل کو رفع دیتا ہے اور آٹھ اسموں کو مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

[۲] **مصدر**: وہ اسم ہے جو معنی حدی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور

اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں۔

یہ اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے، بہ شرطے کہ مفعول مطلق نہ ہو جیسے: اجنبی

قیام زید۔ أعجبنى ضرب زید عمرواً۔

تنبیہ: مصدر اکثر اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہو کر

مستعمل ہوتا ہے۔

[۳] **اسمِ فاعل**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور حدوث (تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں) قائم ہو، یہ بھی اپنے فعل کا عمل کرتا ہے، یعنی ”لازم“ ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع، اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

اور ”متعدی“ ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، جیسے:

زَيْدٌ ضَارِبٌ غَلَامَةً الْآنَ أَوْ غَدًا۔

فائدہ: اسمِ فاعل اکثر مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے، جیسے: ضَارِبٌ زَيْدٍ۔

[۴] **اسمِ مفعول**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے۔

یہ اپنے فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائبِ فاعل کو رفع، اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، جیسے:

زَيْدٌ مَضْرُوبٌ غَلَامَةً الْآنَ أَوْ غَدًا۔

[۵] **صفتِ مشبہ**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنی مصدری بطور ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر)

قائم ہوں۔

یہ اپنے فعلِ لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتا ہے، اور مشابہ بالمفعول، مفعول مطلق، مفعول فیہ، مفعول لہ اور تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: **زَيْدٌ حَسَنٌ وَجُوهٌ**.

[۶] **مُضَافٌ**: بواسطہ حرفِ جر (لام، من، فی) کے مضاف الیہ کو جر دیتا

ہے، غلامٌ زیدٌ میں زیدٌ.

[۷] **اسمِ تام**: وہ اسم ہے جو ایسی حالت میں ہو کہ اس کے ہوتے

ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو، اسم تام ہوتا ہے۔

فائدہ: اسم تنوین، نونِ تشنیہ، نونِ جمع اور اضافت سے تام ہوتا ہے۔

اسم تام اسمِ نکرہ کو بوجہ تمیز نصب دیتا ہے۔ **رَطُلٌ زَيْتًا، مَنَوَانِ سَمْنًا**.

سماعی عوامل

سماعی عوامل اکیانوے (۹۱) ہیں، اور تیرا (۱۳) قسموں پر منقسم ہیں:

[۱] **حروفِ جارہ**: جو اسم کو جر دیتے ہیں، بارہ ہیں: باء، تا، کاف،

لام، واو، مُنْذٌ، مُذٌ، خَلا، رُبٌّ، حَاشَا، مِّنْ، عَدَا، فِيْ، عَنَ، عَلَيَّ، حَتَّى، إِلَى.

[۲] **حروفِ مشبہ بالفعل**: جو اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے

ہیں، چھ ہیں: **إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لَكِنَّ، لَعَلَّ**.

[۳] **ما ولا** مشابہ بلیس، جو اسم کو رفع، خبر کو نصب دیتے ہیں، دو ہیں:

ما، لا.

[۴] **نواصبِ اسم**، جو اسم کو نصب دیتے ہیں، چھ ہیں: یا، آیا، ہیا، ائی، اء اور اِلا۔

[۵] **حروفِ ناصبہ** جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، چار ہیں: اَنْ، لَنْ، كُنْ، اِذَنْ۔

[۶] **حروفِ جازمہ** جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، پانچ ہیں: لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر، لَا تَنْہی، اِنْ۔

[۷] **اسمائے شرطیہ** جو دو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں، پانچ ہیں: مَنْ، مَهْمَا، مَتَى، اِذْمَا، مَا، اَيُّ، حَيْثُمَا، اَنَّى، اَيْنَمَا۔

[۸] **ناصبِ اسمِ نکرہ**، چار ہیں: دہائیاں (عَشْر، عِشْرُونَ اِلَى تِسْعُونَ) جب کہ ”اَحَد“ وغیرہ عدد سے ملے، كَمْ استفہامیہ، كَايْنُ، كَذَا۔

[۹] **افعالِ مُقارَبہ** جو اسم کو رفع، خبر کو نصب دیتے ہیں، چار ہیں: عَسَى، كَادَ، كَرَبَ، اَوْشَكَ۔

[۱۰] **اسمائے افعالِ نوہیں**: ”ناصب“: دُونَكَ، بَلَّه، عَلَيْكَ، حَيْهَل، رُوَيْدَهَا۔ ”رفع“: هَيْهَات، شَتَّان، سَرَّعَانَ۔

[۱۱] **افعالِ قلوبِ مبتداءِ خبر پر داخل ہوتے ہیں**، اور دونوں کو نصب دیتے ہیں، وہ سات ہیں: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، زَعَمْتُ، حَسِبْتُ، خَلْتُ، ظَنَنْتُ، زَعَمْتُ۔

[۱۲] **افعالِ ناقصہ تیرہ ہیں**: كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسَى،

أَضْحَى، ظَلَّ، بَات، مَابَرِحَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، مَا فَتَى، مَا زَالَ.
[۱۳] **افعال مدح وذم** جو اسم جنس کو رفع دیتے ہیں: نِعْمَ،

حَبَّذَا، بُعْسَ، سَاءَ.

مرحلۂ رابعہ

جملہ اور اس کے اقسام

سوال

- (۱) مرکب مفید ہے یا غیر مفید؟
- (۲) اگر مفید ہے تو جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، اور ظرفیہ میں سے کیا ہے؟
- (۳) بہر صورت جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ؟
- (۴) اگر مرکب غیر مفید ہے تو اس کی تین قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

مرکب مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو، جیسے ذہب زید (زید گیا)، ایت بالماء (پانی لا) اس کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

اقسام جملہ باعتبار ذات

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: زید قائم، زید قام (زید کھڑا ہے، زید کھڑا ہوا)۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، جیسے قام زید (زید کھڑا ہوا)۔

جملہ شرطیہ: وہ جملہ ہے جس کے شروع میں حرف شرط ہو اور دو جملوں (شرط و جزا) سے مرکب ہو، جیسے: اِنْ تُكْرِمْنِي أُكْرِمَكَ۔

اقسام جملہ باعتبار مفہوم

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکے، جیسے قام زید۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکے، جیسے اضرِب۔

جملہ انشائیہ کی قسمیں

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں:

امر: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کو طلب کیا

جائے، جیسے اضربُ (تومار)۔

نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی کام کے نہ کرنے کو

طلب کیا جائے، جیسے لا تضربُ (تومت مار)۔

استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی نامعلوم چیز کی

معرفت کو طلب کیا جائے، جیسے: هل ضرب زيد؟ (کیا زید نے مارا؟)۔

تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی محبوب شئی کے حصول

کو طلب کیا جائے، جیسے: ليت زيداً حاضرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)۔

ترجی: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے کسی ممکن شئی کے حصول

کی امید کی جائے، جیسے: لعل عمرواً غائبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہو)۔

عقود: (معاملات) وہ جملے (انشائیہ) ہیں، جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے

کے لیے بولے جائیں، جیسے: بعثُ و اِشتریتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا)۔

نداء: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں حرفِ ندا کے ذریعے کسی کو آواز

دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: يا الله (اے اللہ)۔

عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس کے ذریعے مخاطب سے نرمی کے

ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: ألا تأتيني فأعطيك ديناراً (تو میرے پاس

کیوں نہیں آتا کہ میں تجھے اشرفی دوں)۔

قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں حرفِ قسم اور مُقسم بہ کے ذریعے اپنی

بات کو پختہ کیا جائے، جیسے: والله لأضربن زيداً (اللہ کی قسم میں زید کو ضرور

ماروں گا)۔

تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے، جس میں ایسے صیغہ کے ذریعے حیرت ظاہر کی جائے، جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: مَا أَحْسَنَهُ (کس چیز نے اس کو حسین کر دیا)، أَحْسِنُ بِهِ (وہ کس قدر حسین ہے)؟

مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب بات کہنے والا بات کہہ چکے تو سننے والے کو اس بات سے خبر یا طلب کا فائدہ حاصل نہ ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں: مرکب اضافی، مرکب بنائی، مرکب منع صرف۔

مرکب اضافی: وہ مرکب جس میں ایک اسم کی اضافت دوسرے اسم کی طرف ہو، جس کی اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس کی طرف اضافت ہوتی ہے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، جیسے غلامُ زیدِ (زید کا غلام)۔

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا ہو اور ان دونوں میں نسبتِ اضافی و اسنادی نہ ہو، اور دوسرا جز کسی حرف کو متضمن ہو، جیسے: أَحَدٌ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کہ اصل میں أَحَدٌ عَشَرَ، تِسْعَةَ عَشَرَ تھا۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب ہے، جس میں دو کلموں کو بغیر اضافت و اسناد کے ایک کر لیا ہو اور دونوں میں ربط دینے والا کوئی حرف نہ ہو، جیسے:

مُحَمَّدٌ حُدَيْفَةٌ، حَضَرَ مَوْتُ۔

جملہ کے اقسام باعتبار صفت

جملہ کے باعتبار صفت کے چھ قسمیں ہیں:

مبیینہ: وہ جملہ ہے جو پہلے کو واضح کرے، جیسے الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ

أَقْسَامٍ: اسْمٌ وَ فِعْلٌ وَ حَرْفٌ. کلمہ تین قسموں پر ہے: اسم، فعل اور حرف۔

معلّٰہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملے کی علت بیان کرے، جیسے حدیث

شریف میں ہے لَا تَصُومُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ؛ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَ بَعَالٍ.

ان دنوں (عیدین اور ایام تشریق) میں روزہ نہ رکھو؛ کیونکہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

معترضہ: وہ جملہ ہے جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو،

جیسے قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ - رَحِمَهُ اللَّهُ - : السِّيَّةُ فِي الْوَضُوءِ لَيْسَتْ بِشَرْطٍ. امام

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وضو میں نیت کرنا شرط نہیں ہے۔

مستأنفہ: وہ جملہ ہے جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے:

الْكَلِمَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ.

حالیہ: وہ جملہ ہے جو حال بن کر واقع ہو، جیسے جَاءَ نَبِيُّ زَيْدٍ وَهُوَ رَاكِبٌ.

معطوفہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلے جملے پر عطف کیا جائے، جیسے جَاءَ نَبِيُّ

زَيْدٌ وَ ذَهَبَ عَمْرُو.

اجراء کیسے کریں؟

وَكَانَ يُوسُفُ يَرَىٰ أَنَّ النَّاسَ يَخُونُونَ فِي أَمْوَالِ اللَّهِ
اور یوسف علیہ السلام دیکھتے تھے کہ امراء لوگ اللہ کے مالوں میں خیانت کرتے ہیں۔

مرحلہ اولیٰ

کلمہ کے اسم، فعل اور حرف اور ان کے متعلقات کی تعیین

عبارت مذکورہ میں مثلاً ”یوسف“ اسم ہے۔

- (۱) علامتِ اسم مسند الیہ کا ہونا ہے۔ (۲) معرب ہے؛ کیوں کہ اسمائے غیر متمکنہ (مشابہ بنی) میں سے نہیں ہے۔ (۳) غیر منصرف ہے بوجہ وزنِ فعل و معرفہ۔
- (۴) اسم غیر متمکن (بنی) کی آٹھ قسمیں (مضمرات، اسماء موصولہ الخ) ہیں، اور یہ ان میں سے نہیں ہے، کیونکہ یہ تو اسم متمکن (معرب) ہے۔ (۵) معرفہ ہے، اور معرفہ کی سات قسموں (ضمیر، علم الخ) میں سے دوسری قسم ”علم“ ہے۔ (۶) مذکر ہے؛ کیوں کہ اس میں نہ تو علامتِ تانیث لفظی ہے نہ معنوی۔ (۷) واحد ہے۔ (۸) اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے غیر منصرف ہے، جس کا اعراب ۲ حالتِ رفعی میں رفع اور حالتِ نصبی و جری میں نصب ہے۔ (۹) اسمائے عاملہ کی سات قسموں (اسم فاعل، اسم مفعول الخ) میں سے نہیں ہے۔ (۱۰) توابع کی پانچ قسموں میں سے نہیں ہے۔

أموال: (۱) اسم ہے، علامتِ اسم جمع کا مضاف اور شروع میں حرف

- جار کا ہونا ہے۔ (۲) معرب ہے۔ (۳) منصرف ہے۔ (۴) اسم غیر متمکن کی آٹھ قسموں میں سے نہیں ہے۔ (۵) معرفہ ہے، اور معرفہ کی چھٹی قسم مضاف الی المعرفہ ہے۔ (۶) مذکر ہے؛ لیکن غیر ذوی العقول کی جمع ہونے کی وجہ سے اُس

کے واحد مؤنث کا سا معاملہ بھی کیا جاتا ہے۔ (۷) جمع ہے۔ (۸) جمع قلت کے چار اوزان (أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ وغیرہ) میں سے دوسرا وزن أَفْعَالٌ ہے۔ (۹) اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے ”جمع مُکَسَّر“ ہے اس کا اعراب پہلا یعنی حالتِ رفعی میں رفع، حالتِ نصبی میں نصب اور حالتِ جری میں جر ہے۔ (۱۰) اسمائے عاملہ میں سے نہیں ہے۔ (۱۱) توابع میں سے بھی نہیں ہے۔

کان: فعل ہے، علامت مسند ہونا ہے۔ (۲) مبنی ہے بوجہ فعلِ ماضی؛ کیوں کہ مبنی الاصل تین ہیں: فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف۔ (۳) معروف ہے، لازم ہے۔ (۶) افعال ناقصہ میں سے ہے، لازم ہونے کے باوجود فاعل پر پورا نہ ہونے کی وجہ سے ناقص کہا جاتا ہے۔ (۸) ثلاثی مجرد کے چھ (نصر، ضرب الخ)، ثلاثی مزید فیہ کے بارہ (افعال، تفعیل الخ)، رباعی مجرد کا صرف ایک (فَعَلَّةٌ)، اور رباعی مزید فیہ کے تین باب ہیں (أَفْعَلَالٌ الخ)، اور لفظ ”کان“ ثلاثی مجرد کے باب ”نصر“ سے ہے۔ (۹) ہفت اقسام میں سے اجوفِ واوی ہے، اصل میں ”کَوْنٌ“ تھا۔ (۱۰) واو متحرک ماقبل مفتوح، واو کو بہ قاعدہ ۷/ (علم الصیغہ) الف سے بدلا۔ (۱۱) صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف۔

ترجمہ: کَانَ يَكُونُ كَوْنًا الشَّيْءُ: ہونا سے، ہو اوہ ایک مرد۔

يَخُونُ: (۱) فعل ہے، علامت مسند ہونا ہے۔ (۲) معرب ہے، اس وجہ سے کہ فعل مضارع کے تمام صیغے معرب ہیں بہ شرطے کہ نون جمع مؤنث ونون تاکید سے خالی ہو۔ (۳) معروف ہے، متعدی ہے۔ (۴) متعدی بہ یک مفعول ہے۔ (۵) عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ (۸) ثلاثی

مجرد کے چھ بابوں میں سے باب ”نَصَرَ“ سے ہے۔ (۹) ہفت اقسام میں سے ”اجوفِ واوی“ ہے، اصل میں ”يَخُونُونَ“ تھا۔ (۱۰) واو متحرک ماقبل حرفِ صحیح ساکن ہے، تو واو کی حرکت بہ قاعدہ ۸/ (علم الصیغہ) ماقبل کو دی۔ (۱۱) بحث اثبات فعل مضارع معروف، صیغہ: جمع مذکر غائب۔

ترجمہ: - خَانَ يَخُونُ خِيَانَةً فِي كَذَا: امانت میں خیانت کرنا ہے۔، امانت میں خیانت کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد۔

أَنَّ: (۱) حرف ہے؛ کیوں کہ اسم اور فعل کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی ہے۔ (۲) مبنی ہے؛ کیوں کہ تمام حروف مبنی ہیں۔ (۳) حروفِ عاملہ میں سے ”عاملہ در اسم“ ہے۔ (۵) ”عاملہ در اسم“ کی سات قسموں میں سے ”حروف مشبہ بالفعل“ ہے۔ (۷) حروف معانی میں سے ہے؛ کیوں کہ ”إِنَّ“ حرف تاکید ہے۔

فِي: (۱) حرف ہے؛ کیوں کہ اسم اور فعل کی علامت نہیں پائی جاتی ہے۔ (۲) مبنی ہے؛ کیوں کہ تمام حروف مبنی ہیں۔ (۳) حروفِ عاملہ میں سے عاملہ در اسم ہے۔ (۵) در اسم کی سات قسموں میں سے حرفِ جار ہے۔ حروفِ جارہ سترہ ہیں۔ (۷) حروف معانی میں سے ہے، اور بہ معنی باء واسطے مصاحبت کے لیے مستعمل ہے۔

مرحلہ ثانیہ

لفظ معرب کی مرفوعات، منصوبات اور مجرورات میں تعین؟

و: حرف، تمام حروف مبنی ہیں۔ كَانَ: فعل ماضی مبنی بر فتح ہے۔ يُؤسِفُ: معرب مرفوع ہے بوجہ اسمِ كان۔ یرى: فعل مضارع معرب، تقدیراً مرفوع ہے ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے، اور محلاً مرفوع ہے ”أَنَّ“ کی خبر ہونے کی

وجہ سے۔ اَنَّ: حرفِ مشبہ بالفعل مبنی ہے۔ اَلنَّاسَ: معرب منصوب ہے ”اَنَّ“ کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ يَخُونُونَ: فعلِ مضارع معرب مرفوع ہے؛ فعلِ مضارع کے عاملِ ناصب و جازم سے خالی ہونے کی وجہ سے۔ في: حرفِ مبنی ہے۔ اُمُوالِ: معرب مجرور ہے بوجہ حرفِ جر۔ اللہ: مجرور ہے بوجہ اضافت۔

مرحلہ ثالثہ

اس لفظ کی پہلے والے اور بعد والے کلمہ سے تعلق کی وضاحت؟

”كَانَ“ اپنے مابعد ”يوسف“ میں عامل ہے، ”يوسف“ اپنے ماقبل (کان) کا اسم ہے جو کہ اصلاً مابعد کا مبتدا تھا، ”یری“ ماقبل کی خبر ہے، اپنے مابعد ”اَنَّ النَّاسَ“ مفعول میں عامل ہے، ”اَنَّ“ اپنے مابعد سے مل کر ماقبل ”یری“ کا مفعول ہے، مابعد (الناس) میں عاملِ ناصب ہے، ”يخونون“ اَنَّ کی خبر ہے، مابعد والے فعل کا متعلق ہے، ”في“ ماقبل فعل کا متعلق ہے، مابعد کا جار ہے، ”أموال“ ماقبل کا مجرور ہے، مابعد کی طرف مضاف ہے، ’اللہ‘ ماقبل کا مضاف الیہ۔

مرحلہ رابعہ

اس عبارت میں مرکب مفید، غیر مفید اور اس کے اقسام کی تعیین
 واو مستانفہ، کان فعل ناقص، یوسف اس کا اسم، یری فعل، اُس میں
 ضمیر مستتر ہو فاعل، راجع بہ طرف یوسف، اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، الناس اُس کا اسم،
 یخونون فعل، اِس میں ضمیر ہم اُس کا فاعل، راجع بہ طرف الناس، في حرفِ جر،
 اُموال مضاف، لفظِ اللہ مضاف الیہ، اُموال مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر

مجرور ہوا فی حرف جر کا، فی حرف جر اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا یخونون فعل کا، یخونون فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی اُن حرفِ مُشَبَّہ بالفعل کی، اُن حرفِ مشبہ بالفعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفعول ہوا یرى فعل کا، یرى بہ معنی ایصر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر خبر ہوئی کان فعل ناقص کی، کان فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مراحل اربعہ کی دلچسپ مثال

ان ترکیبات کی مرحلہ وار مثال ایک مشین کی طرح بھی سمجھ سکتے ہیں، کہ جس طرح ”مشین“ بنانا سیکھنے کے لیے اُس کے پرزوں کو علاحدہ علاحدہ کر کے ”ترتیب وار جوڑنا“ سیکھنا ضروری ہے، بالکل اُسی طرح ”جملہ بنانا“ سیکھنا ہوتو اُس کے تمام اجزاء کو بھی علاحدہ کر کے ”ترتیب وار جوڑنا“ سیکھنا ضروری ہے: مثلاً

(۱) گھڑی ہی کو لے لیجیے، کہ اس کے تمام پرزوں کو علاحدہ کر کے غور کرو: آیا یہ پرزہ سٹیل، لوہا اور پلاسٹک وغیرہ میں سے کیا ہے؟۔ (مرحلہ اولیٰ)

(۲) ہر پرزے کو اس کے مناسب پرزے کے ساتھ ملا کر جوڑی بنا لو۔ (مرحلہ ثالثہ)

(۳) اب ہر جوڑی دار پرزے کی بابت دیکھو کہ اس جوڑی دار پرزے کی حیثیت اس گھڑی میں کیسی ہے؟ آیا وہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے یا زوائد کے قبیل سے ہے یا درمیانی؟۔ (مرحلہ ثانیہ)

(۴) اخیر میں ان جوڑی دار [۳] پرزوں [۱] کو ان کی اعلیٰ ادنیٰ حیثیات [۲] کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب مقام میں جوڑتے چلے جاؤ۔ (مرحلہ رابعہ)

اگر اس توڑ جوڑ کے عمل میں کچھ کمی معلوم ہو تو ہمت سے کام لیتے ہوئے اسی توڑ نے جوڑنے کے عمل کو پھر سے دوہرائیں، انشاء اللہ مشین تیار ہو جائے گی۔ بالکل اسی طرح جملے کے ہر ہر کلمے کو علاحدہ کر کے دیکھو کہ اسم، فعل اور حرف میں سے کیا ہے؟ (مرحلہ اولیٰ)۔ پھر ہر کلمے کو ما قبل و ما بعد سے ملا کر جوڑی بنا لو (مرحلہ ثالثہ)۔ اب ان جوڑی دار کلموں کی حیثیت اس جملے میں مرفوع کی ہے یا منصوب و مجرور کی؟ (مرحلہ ثانیہ)۔ اخیر میں ان جوڑی دار کلموں کو مناسب مقام پر جوڑتے چلے جاؤ (مرحلہ رابعہ)۔

یاد رہے کہ مرحلہ ثانیہ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اُسے مرحلہ ثالثہ پر مقدم کیا گیا ہے؛ لیکن اجراء کے دوران ”مرحلہ ثالثہ“ کو مقدم رکھا جائے گا۔

اصطلاحات نحویہ

المحتويات

الصفحة	العنوان	الرقم
۹۹	المبادي	
	التعريف، النحو، الغرض، اللفظ، اللفظ الموضوع، المهمل، موضوع النحو.	
۱۰۰	الكلمة وما يتعلق بها	
	الكلمة، الاسم، التصغير، النسبة، الفعل، الحرف.	
۱۰۱	المركب وأنواعه	
	المركب، الإضافي، البياني، العطف، المزجي، العددي، المركب المفيد، المركب الناقص.	
۱۰۲	الجملة والكلام	
	الكلام، الإسناد، المسند إليه، المسند، الجملة الخبرية، الاسمية، الفعلية، الإنشائية، المعارضة، التفسيرية.	
۱۰۳	بحث الاسم المعرب	
	المعرب، الأعراب، العامل، محل الأعراب، المفرد المنصرف الصحيح، الشبيه بالصحيح، المنصرف، غير المنصرف، الاسم المقصور، المنقوص.	
۱۰۵	الأسباب التسعة	
	العدل، الصفة الممنوعة، التأنيث، المعرفة، العلمية، العجمة، صيغة منتهى الجموع، التركيب، وزن الفعل، الألف والنون زائدتان.	

۱۰۷	المرفوعات وما يتعلق بها	
	الفاعل، المؤنث الحقيقي، اللفظي، الممدود، القرينة، التنازع، مفعول مالم يسم فاعله، المبتدأ والخبر، المبتدأ الذي لا يحتاج إلى الخبر، الحروف المشبهة بالفعل، الأفعال الناقصة، ما ولا المشبهتان بليس.	
۱۰۹	المنصوبات وما يتعلق بها	
	المفعول المطلق، المفعول به، التحذير، الإغراء، الاختصاص، المشبه بالمفعول به، ما أضر عامله على شريطة التفسير، المنادى، الندبة، المفرد، الشبيه بالمضاف، الاستغاثة، ترخيم المنادى .	
	المفعول فيه، الظرف المبهم، الظرف المحدود، المفعول له، المفعول معه.	
	الحال، التمييز، الاسم التام، المستثنى، المستثنى المتصل، المنقطع، الموجب، غير الموجب، المفرغ، غير المفرغ.	
۱۱۳	المجرورات وما يتعلق بها	
	المجورور، المنصوب بنزع الخافض، الإضافة، المضاف، المضاف إليه، الشبيه بالمضاف، الإضافة اللفظية، المعنوية، التعريف، التخصيص، الظرف اللغو، المستقر، المجورور للمجاورة.	
۱۱۵	بحث التوابع	
	التابع، النعت، الموصوف، التوضيح، العطف بالحروف، التأكيد، التأكيد اللفظي، البدل، بدل الكل من الكل، بدل البعض من الكل، بدل الاشتمال، بدل الغلط أو النسيان، عطف البيان.	

۱۱۷	المبني وأقسامه	
	الاسم المبني، المبني الأصلي، المضمرة، المتصل، المنفصل، الضمير البارز، المستتر، الشأن، أسماء الإشارة، الموصول، الصلة، اسم الفعل، الأصوات، المركبات، الكنايات، الظروف، الغايات.	
۱۲۰	بقية أنواع الاسم. المعرفة والنكرة	
	المعرفة، الاسم المبهمة، العلم، العلم الشخصي، الجنسي، المعرف باللام، بالإضافة، بالنداء، النكرة، أسماء العدد، العدد الأصلي، الترتيبي.	
۱۲۱	المذكر والمؤنث	
	المؤنث، المذكر	
۱۲۲	المفرد والمثنى والمجموع	
	المفرد، المثنى، المجموع، اسم الجمع، الجنس، الجمع، المصحح، المكسر، المذكر الصحيح، المؤنث الصحيح، جمع القلة، الكثرة.	
۱۲۴	الجامد، المصدر المشتق	
	الاسم الجامد، المصدر، المصدر الميمي، الاسم المشتق، الفاعل، المفعول، الصفة المشبهة، اسم التفضيل، الآلة، المبالغة، الزمان، المكان.	
۱۲۷	الفعل وأقسامه	
	الفعل الماضي، المضارع، الأمر، فعل مالم يسم فاعله، اللازم، المتعدي، المعروف، المجهول، المجزوم، الجامد.	
	الحرف الأصلي، الزائد، الفعل المزيد، الصحيح في الصرف، المهموز، المعتل، اللفيف، الإدغام، الإعلال، إلحاق	

۱۳۰	بقية أنواع الفعل	
	أفعال القلوب، الناقصة، المقاربة، التعجب، فعلا التعجب، المدح والذم.	
۱۳۱	الحروف وأنواعه	
	الحرف العامل، المعاني، العاطل، الأداة، الجر، المشبهة بالفعل، العطف، أم المتصلة، المنقطعة.	
	حروف التنبيه، النداء، حروف النداء، الإيجاب، حروف الإيجاب، زيادة الحرف، حروف الزيادة، التفسير، الجملة التفسيرية، الجملة الإنشائية.	
	حروف المصدر، العرض، التحضيض، حروف التحضيض، التوقع، حرف التوقع، الاستفهام، حرفا الاستفهام.	
	الصدارة، الشرط، أدوات الشرط، الجزم، أدوات غير الجازمة، حروف العلة، الحروف الأصلية، حرف الردع، تاء التانيث الساكنة، التنوين، نون التأكيد، نون الوقاية.	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، أَمَّا بَعْدُ!
فَهَذِهِ الرَّسَالَةُ جَمَعَتْ فِيهَا مُصْطَلِحَاتِ النَّحْوِ عَلَى تَرْتِيبِ
هُدَايَةِ النَّحْوِ.

المبادي

التعريف: في الاصطلاح تحديد المفهوم الكلي للشيء
بذكر خصائصه ومميزاته، والتعريف الكامل ما يساوي المعروف تمام
المساواة، ويسمى جامعاً مانعاً. موسوعة النحو والصرف الاعراب ٢٦٠
النحو: علم بأصول يعرف بها أحوال أو آخر الكلم الثلث من
حيث الإعراب والبناء، وكيفية تركيب بعضها مع بعض.
أو النحو: قواعد يعرف بها صيغ الكلمات العربية وأحوالها
حين إفرادها وحين تركيبها. قواعد اللغة العربية ١

الغرض: صيانة الذهن عن الخطأ اللفظي في كلام العرب.
اللفظ: ما يتلفظ به الإنسان حقيقة كان أو حكماً (كتلفظ
المنوي والمحذوف)، مهنلاً كان أو موضوعاً، مفرداً كان أو مركباً،
نحو: "ديز" (مقلوب زيد)، زيد قائم.

أو اللفظ: صوت مشتمل على بعض الحروف تحقيقاً، نحو:

عِلْمٌ، أَوْ تَقْدِيرًا، كَالضَّمِيرِ الْمُسْتَرِّ فِي قَوْلِكَ "اجْتَهَدُ". موسوعة ۵۷۹

اللفظ الموضوع: هُوَ مَا وُضِعَ لِمَعْنَى، وَهُوَ عَلَى قِسْمَيْنِ:

مُفْرَدٌ (كَلِمَةٌ)، وَمُرَكَّبٌ، نَحْوُ: زَيْدٌ، وَزَيْدٌ قَائِمٌ.

المهمَل: هُوَ مَا لَمْ يُوَضَّعْ مِنَ اللَّفْظِ لِمَعْنَى، نَحْوُ: "دَيْز"

مَقْلُوبٌ زَيْدٌ.

مَوْضُوعُ النَّحْوِ: الْكَلِمَةُ وَالْكَلامُ.

الكلمة وما يتعلق بها

الكلمة: لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنَى مُفْرَدٍ، وَهِيَ إِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ.

الاسم: كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي نَفْسِهَا غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِأَحَدِ

الْأَرْزَمَةِ الثَّلَاثَةِ؛ أَعْنِي الْمَاضِيَّ وَالْحَالَّ وَالْإِسْتِقْبَالَ، نَحْوُ: زَيْدٌ.

التصغير: هُوَ تَغْيِيرٌ فِي بِنَاءِ الْكَلِمَةِ (أَيِ الْاسْمِ)، نَحْوُ: رُجَيْلٌ.

وَلَهُ ثَلَاثَةٌ أَوْزَانٍ: فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ، فُعَيْعِيلٌ. موسوعة

وفائدته: الدَّلَالَةُ عَلَى التَّقْلِيلِ أَوْ التَّحْقِيرِ أَوْ التَّحَبُّبِ.

النسبة: هِيَ الْإِحَاقُ بِإِئْ مُشَدَّدَةٍ بِأَخْرِ الْاسْمِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى

انْتِسَابِ شَيْءٍ إِلَيْهِ. (معجم القواعد)، نَحْوُ: مَدَنِيٌّ.

الفعل: كَلِمَةٌ تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي نَفْسِهَا دَلَالَةً مُقْتَرِنَةً بِزَمَانٍ

ذَلِكَ الْمَعْنَى، نَحْوُ: ضَرَبَ، يَضْرِبُ.

الحرف: كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي نَفْسِهَا؛ بَلْ تَدُلُّ عَلَى

مَعْنَى فِي غَيْرِهَا (أَيِ بغيرِهَا)، نَحْوُ: مِنْ، إِلَى.

المُرَكَّبُ وَأَنْوَاعُهُ

المُرَكَّبُ: قَوْلُ مُؤَلَّفٍ مِنْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ لِفَائِدَةٍ.

وَهُوَ سِتَّةٌ أَنْوَاعٍ: إِسْنَادِيٌّ، إِضَافِيٌّ، بَيَانِيٌّ، عَطْفِيٌّ، مَزْجِيٌّ، عَدَدِيٌّ.

المركب الإضافي: هُوَ الْمُرَكَّبُ مِنَ الْمُضَافِ وَالْمُضَافِ

إِلَيْهِ، نَحْوُ: صَوْمُ رَمَضَانَ. موسوعة ٦٢٢

المركب البياني: كُلُّ كَلِمَتَيْنِ ثَانِيَتُهُمَا تُوضِحُ مَعْنَى

الْأُولَى، وَهُوَ ثَلَاثَةٌ أَقْسَامٍ: مُرَكَّبٌ بَدَلِيٌّ، مُرَكَّبٌ تَوْكِيدِيٌّ، وَمُرَكَّبٌ

وَصْفِيٌّ. موسوعة ٦٢٢

أَوْ: كُلُّ كَلِمَةٍ كَانَتْ ثَانِيَتُهُمَا مُوضِحَةً مَعْنَى الْأُولَى. وَهُوَ ثَلَاثَةٌ

أَقْسَامٍ: مُرَكَّبٌ وَصْفِيٌّ، تَوْكِيدِيٌّ، بَدَلِيٌّ. جامع الدروس العربية: ١٢

المركب العطفِي: هُوَ مَا تَأَلَّفَ مِنَ الْمَعْطُوفِ وَالْمَعْطُوفِ

عَلَيْهِ، بِتَوْسُطِ حَرْفِ الْعَطْفِ بَيْنَهُمَا، نَحْوُ: سَالِمٌ وَخَلِيلٌ نَاجِحَانِ.

المركب المَزْجِيُّ: مَا تَأَلَّفَ مِنْ كَلِمَتَيْنِ رُكِّبَتَا فَجُعِلَتَا

كَلِمَةً وَاحِدَةً، نَحْوُ: بَعْلَبَكُّ، سَيْبُويهِ، صَبَاحَ مَسَاءٍ، بَيْتَ بَيْتِ.

المركب العددي: هُوَ كُلُّ عَدَدَيْنِ كَانَ بَيْنَهُمَا حَرْفٌ

عَطْفِيٌّ مُقَدَّرٌ، وَهُوَ مِنْ أَحَدٍ عَشَرَ إِلَى تِسْعَةِ عَشَرَ. موسوعة ٦٢٢

المركب المفيد: هِيَ مَا تَرَكَبَ مِنْ كَلِمَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ

وَلَهَا مَعْنَى مُفِيدٌ مُسْتَقِلٌّ، نَحْوُ: الصِّدْقُ مُنْجَاةٌ. موسوعة ٣٢٦، ومثلُ: زَيْدٌ

قائِمٌ، قامَ زَيْدٌ.

المُرَكَّبُ الناقِصُ: مُرَكَّبٌ لا يفيِدُ المُخاطَبَ فائدةً تامَّةً

يصحُّ السُّكُوتُ عليها، نحو: غُلامٌ زَيْدٌ.

الجُملةُ والكلامُ

الكلامُ: لَفْظٌ تَضَمَّنَ كَلِمَتَيْنِ بِالِإِسْنادِ.

الإِسْنادُ: هُوَ إِثْبَاتُ شَيْءٍ لِشَيْءٍ، أَوْ نَفْيُهُ عَنْهُ، أَوْ طَلْبُهُ مِنْهُ. موسوعة.

أو: هُوَ نِسْبَةُ إِحْدَى الْكَلِمَتَيْنِ إِلَى الْأُخْرَى، بِحَيْثُ تُفِيدُ

المُخاطَبَ فائدةً تامَّةً، يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهَا، نحو: زَيْدٌ قائِمٌ، قامَ زَيْدٌ،

وَيُسَمَّى جُمْلَةً. (هدايت النحو)

المُسْنَدُ إِلَيْهِ: إِسْمٌ نُسِبَ إِلَيْهِ شَيْءٌ نِسْبَةً تامَّةً،

نحو: ”زَيْدٌ“ في قولك زَيْدٌ قائِمٌ.

المُسْنَدُ: إِسْمٌ أَوْ فِعْلٌ نُسِبَ إِلَى شَيْءٍ نِسْبَةً تامَّةً،

نحو: ”قائِمٌ“ في قولك زَيْدٌ قائِمٌ.

الجُملةُ الخَبَرِيَّةُ: هِيَ مَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ لِذاتِهِ،

وهي على قسمين: اسميَّةٌ وفعليةٌ، نحو: الغُلامُ مسافرٌ، سافرَ الغُلامُ.

الجُملةُ الاسميَّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الْإِسْمُ رُكْنُهَا

الأوَّلُ، نحو: زَيْدٌ نَجَحَ. موسوعة ٣٢٧

الجُملةُ الفعليَّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الْفِعْلُ رُكْنُهَا

الأوّل، نحو: نَجَحَ زَيْدٌ. موسوعة ۳۲۷

الجملة الانشائية: هُوَ مَا لَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذْبَ

لِذَاتِهِ، نحو: لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ.

وهي تشمّل الأمر، والنهي، والاستفهام، والتّمني، والترجّي، والنداء،

والعقود، والعرض، والقسم، والتّعجب.

الجملة الابتدائية: هِيَ الْوَاقِعَةُ فِي افْتِتَاحِ الْكَلَامِ،

نحو: أَقْبَلَ الرَّبِيعُ. موسوعة ۳۲۳

الجملة الاستئنافية: هِيَ الْوَاقِعَةُ فِي أَثْنَاءِ النُّطْقِ،

وَالْمَقْطُوعَةُ عَمَّا قَبْلَهَا، نحو الآية: ﴿وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ، إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ

جَمِيعًا﴾. موسوعة ۳۲۳

الجملة المُعْتَرِضَةُ: هِيَ الَّتِي تَعْتَرِضُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ لِإِفَادَةِ

الْكَلَامِ تَقْوِيَةً وَتَسْهِيدًا أَوْ تَحْسِينًا، نحو: ﴿وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ

— وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ — قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ﴾. النحو القرآني: ۵۱۲

بحث الاسم المُعْرَبِ

المُعْرَبُ: وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ رُكِبَ مَعَ غَيْرِهِ، وَلَا يَشْبَهُ مَبْنِيَّ

الأصل، أعني: الحرف، والأمر الحاضر، والماضي، نحو: زيدٌ.

الإعرابُ: حَرَكَةٌ أَوْ حَرْفٌ يَخْتَلِفُ بِهِ آخِرُ الْمُعْرَبِ، كَالضَّمَّةِ

وَالفَتْحَةِ وَالْكَسْرَةِ؛ وَالْوَاوِ وَالْأَلِفِ وَالْيَاءِ نحو: جاء زيدٌ، وأبوك؛ رأيتُ

زیداً وأبیك؛ مررتُ بزیدٍ وأبیك.

العامِلُ: مَا بِهِ رَفَعٌ أَوْ نَصَبٌ أَوْ جَرٌّ أَوْ جَزْمٌ.

مَحَلُّ الإِعْرَابِ: هُوَ الْحَرْفُ الْأَخِيرُ مِنَ الْكَلِمَةِ.

الصَّحِيحُ: (عِنْدَ النُّحَاةِ) هُوَ مَا لَا يَكُونُ فِي آخِرِهِ حَرْفٌ عَلَّةٌ،

كَزَيْدٍ.

الشَّبِيهُ بِالصَّحِيحِ (جَارِي مَجْرَى الصَّحِيحِ): هُوَ مَا

يَكُونُ فِي آخِرِهِ وَآوٌ أَوْ يَاءٌ مَقْبَلَهُمَا سَاكِنٌ، كَدَلُوٍ وَظَبِيٍّ.

الْمُنْصَرَفُ: هُوَ مَا لَيْسَ فِيهِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ يَقُومُ مَقَامَهُمَا

مِنَ الْأَسْبَابِ التَّسْعَةِ الْمَانِعَةِ نَحْوُ: زَيْدٌ.

غَيْرُ مُنْصَرَفٍ: هُوَ مَا فِيهِ سَبَبَانِ أَوْ وَاحِدٌ مِّنْهَا يَقُومُ مَقَامَهُمَا.

وَحُكْمُهُ: أَنْ يَدْخُلَهُ الْحَرَكَاتُ الثَّلَاثُ مَعَ التَّنْوِينِ، نَحْوُ: أَحْمَدُ،

بَشْرِيٌّ.

الاسْمُ الْمَقْصُورُ: هُوَ الْاسْمُ الْمُعْرَبُ الَّذِي فِي آخِرِهِ

أَلِفٌ لَازِمَةٌ: مُوسَى. شرح ابن عقيل ٧٥٢

الاسْمُ الْمَنْقُوصُ: هُوَ الْاسْمُ الْمُعْرَبُ الَّذِي فِي آخِرِهِ يَاءٌ

لَازِمَةٌ قَبْلَهَا كَسْرَةٌ، نَحْوُ: الْمُرْتَقَى. ايضاً

الأسباب التسعة

الأسباب التسعة: هي العَدْلُ، الوَصْفُ، التَّأْنِيثُ، المعرفةُ،

العجْمَةُ، الجمعُ، التركيبُ، وزنُ الفعلِ، الألفُ والنونُ الزائدتانِ.

العَدْلُ: هُوَ تَغْيِيرُ اللَّفْظِ مِنْ صِيغَتِهِ الْأَصْلِيَّةِ إِلَى صِيغَةٍ أُخْرَى

تَحْقِيقًا - كَثَلَاتٍ وَمَثَلَتْ - أَوْ تَقْدِيرًا، كَعُمَرَ وَرُفِرَ.

الْوَصْفُ: تَمْنَعُ الصِّفَةُ مِنَ الصَّرْفِ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ:

(١) أَنْ تَكُونَ صِفَةً أَصْلِيَّةً عَلَى وَرْنِ أَفْعَلَ، كَأَحْمَرَ.

(٢) أَنْ تَكُونَ صِفَةً عَلَى وَرْنِ فَعْلَانِ، كَعَطَّشَانَ.

(٣) أَنْ تَكُونَ صِفَةً مَعْدُولَةً عَنِ وَرْنِ آخَرَ، مِثْلُ أَحَادٍ وَمَوْحَدٍ

وَأُخَرَ. ملخص جامع الدروس ١٥٣/٢

التَّأْنِيثُ: هُوَ كَوْنُ الْإِسْمِ مَوْثَثًا، وَالْمَوْثَثُ مَا فِيهِ عِلْمَةٌ

التَّأْنِيثِ، لَفْظًا - كَطَلْحَةَ، - أَوْ تَقْدِيرًا أَي مَعْنَوِيًّا، كَزَيْنَبَ.

الْمَعْرِفَةُ: إِسْمٌ وُضِعَ لشيءٍ مُعَيَّنٍ: كَعُمَرَ، وَلَا يُعْتَبَرُ فِي مَنَعِ

الصَّرْفِ مِنَ الْمَعَارِفِ إِلَّا الْعَلَمِيَّةُ.

الْعِلْمِيَّةُ: هُوَ كَوْنُ اللَّفْظِ عَلَمًا عَلَى إِنْسَانٍ أَوْ حَيَوَانٍ أَوْ

شيءٍ مُعَيَّنٍ. موسوعة: ٤٦٥، نحو: أَحْمَدُ، مَكَّةُ، زَمْرَمُ.

العُجْمَةُ: هُوَ كَوْنُ الْكَلِمَةِ مِنْ غَيْرِ أَوْزَانِ الْعَرَبِ. كتاب التعريفات ٢٧٨،

نحو: ابراهيمُ.

صيغة منتهى الجموع: هُوَ الْجَمْعُ الَّذِي لَا نَظِيرَ لَهُ

فِي الْآحَادِ، أَيْ لَا مُفْرَدَ عَلَى وَزْنِهِ، كَمَسَاجِدَ وَ مَنَابِرَ. النحوالقرآني ١٧٣
 وَشَرْطُهُ: أَنْ يَكُونَ بَعْدَ أَلْفِ الْجَمْعِ حَرْفَانِ، كَمَسَاجِدَ، أَوْ
 حَرْفٌ مُشَدَّدٌ، مِثْلُ دَوَابٍّ، أَوْ ثَلَاثَةُ أَحْرَفٍ أَوْسَطُهَا سَاكِنٌ غَيْرَ قَابِلٍ
 لِلهَاءِ: كَمَصَابِيحٍ.

التَّرْكِيبُ: كُلُّ كَلِمَتَيْنِ رُكِّبَتَا وَجُعِلَتَا كَلِمَةً وَاحِدَةً، مِثْلُ
 بَعْلَبِكَ وَحَضَرَ مَوْتَ.

وَزْنُ الْفِعْلِ: هُوَ كَوْنُ الْإِسْمِ عَلَى وَزْنٍ يُعَدُّ مِنْ أَوْزَانِ الْفِعْلِ
 وَهُوَ قِسْمَانِ:

(١) الْوَزْنُ الَّذِي يَخْتَصُّ بِالْفِعْلِ: هُوَ أَنْ يَكُونَ لَانْظِيرَ لَهُ فِي
 الْأَسْمَاءِ الْعَرَبِيَّةِ، وَإِنْ وُجِدَ فَهُوَ نَادِرٌ لَا يُعْبَأُ بِهِ، كَدُئِلَ.
 (٢) الْوَزْنُ الَّذِي يَغْلِبُ فِي الْفِعْلِ: هُوَ أَنْ يَكُونَ فِي الْأَفْعَالِ أَكْثَرَ
 مِنْهُ فِي الْأَسْمَاءِ، وَيَنْدَرُجُ فِيهِ:

[١] مَا جَاءَ عَلَى صِيغَةِ الْأَمْرِ مِنَ الثَّلَاثِي الْمُجَرَّدِ، كِائْتِمِدَ.
 [٢] مَا كَانَ عَلَى صِيغَةِ الْمَضَارِعِ الْمَعْلُومِ مِنَ الثَّلَاثِي الْمُجَرَّدِ، كَأَحْمَدَ.
 [٣] مَا فِي أَوَّلِهِ حَرْفٌ زَائِدٌ مِنْ أَحْرَفِ الْمَضَارِعِ، كَتَغْلَبَ.

(جامع الدروس ١٥١/٢)

الألفُ والنونُ الزائدتان: المرادُ بهما الألفُ والنونُ
 اللَّتانِ تَلْحَقَانِ بِكَلِمَةٍ زَائِدَتَيْنِ عَنِ الْحُرُوفِ الْأَصْلِيَّةِ فِي الْكَلِمَةِ، نَحْوُ:
 عَمْرَانُ، سَكَرَانُ.

المرفوعات وما يتعلّق بها

الفاعلُ: كُلُّ اسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ أَوْ صِفَةٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ

قَامَ بِهِ (أَوْ وَقَعَ مِنْهُ)، لَا وَقَعَ عَلَيْهِ، نَحْوُ: قَامَ زَيْدٌ، وَزَيْدٌ ضَارِبٌ أَبِيهِ عَمَرًا، وَمَا ضَرَبَ زَيْدٌ عَمَرًا.

المؤنثُ الحَقِيقِيُّ: هُوَ مَا بِإِزَائِهِ ذَكَرٌ مِنَ الْحَيَوَانِ:

كَامْرَأَةٍ وَنَاقَةٍ.

المؤنثُ اللَّفْظِيُّ: هُوَ مَا بِخِلَافِ الْمُؤنثِ الْحَقِيقِيِّ، أَيُّ

هُوَ اسْمٌ لَا يَكُونُ بِإِزَائِهِ ذَكَرٌ مِنَ الْحَيَوَانِ، كَظُلْمَةٍ وَصَحْرَاءَ.

الممدودُ: اسْمٌ مُعْرَبٌ آخِرُهُ هَمْزَةٌ قَبْلَهَا أَلِفٌ زَائِدَةٌ،

كَحَمْرَاءَ، صَفْرَاءَ. موسوعة ٦٤٩

القرينةُ: أَمْرٌ يُشِيرُ إِلَى الْمَطْلُوبِ (بِلاَوْضَحٍ). كتاب التعريفات ١٧٦،

نَحْوُ: قَوْلِكَ: "نَعَمْ"، فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ: أَصَلَّيْتَ؟ أَي نَعَمْ صَلَّيْتُ.

التنارعُ: هُوَ أَنْ يَتَوَجَّهَ عَامِلَانِ إِلَى مَعْمُولٍ وَاحِدٍ مُتَأَخِّرٍ

عَنْهُمَا، نَحْوُ: ضَرَبَنِي وَأَكْرَمْتُ زَيْدًا. معجم القواعد اللغة العربية.

مفعولٌ مالم يُسم فاعلهُ: هُوَ كُلُّ مَفْعُولٍ حُذِفَ

فَاعِلُهُ وَأُقِيمَ هُوَ مَقَامَهُ، نَحْوُ: ضَرَبَ زَيْدٌ.

المبتدأُ: هُوَ الْإِسْمُ الْمُجَرَّدُ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ، مُسْنَدًا

إِلَيْهِ؛ أَوْ الصِّفَةُ الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ، أَوْ الْإِسْتِفْهَامِ، رَافِعَةً

لِظَاهِرٍ، مِثْلُ: زَيْدٌ قَائِمٌ، وَمَا قَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ، وَأَقَائِمٌ نِ الزَّيْدَانِ.

الْخَبَرُ: هُوَ الْمُجَرَّدُ الْمُسْنَدُ بِهِ، الْمُغَايِرُ لِلصِّفَةِ الْمَذْكُورَةِ.

(وافيه شرح كافيهِ: ٣٧)

الْمُبْتَدَأُ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْخَبَرِ: هُوَ الْمُبْتَدَأُ الَّذِي

لَيْسَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ، وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ، -نَحْوَ: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ-،
أَوْ بَعْدَ حَرْفِ الاسْتِفْهَامِ، -نَحْوَ: أَقَائِمٌ زَيْدٌ- بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ
اسْمًا ظَاهِرًا، نَحْوَ: مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ بِخِلَافِ مَا قَائِمَانِ الزَّيْدَانِ.

الْحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ: سُمِّيَتْ مُشَبَّهَةً بِالْفِعْلِ

لِأَنَّهَا تَعْمَلُ النَّصْبَ وَالرَّفْعَ مَعًا كَالْفِعْلِ الْمُتَعَدِّي، نَحْوُ: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ.
وَلِأَنَّ مَعَانِيهَا مَعَانِي الْأَفْعَالِ.

وَهِيَ سِتَّةٌ: إِنَّ، أَنْ، كَأَنَّ، لَكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ.

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ: هِيَ أَفْعَالٌ وُضِعَتْ لِتَقْرِيرِ الْفَاعِلِ عَلَى

صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةِ مَصْدَرِهَا، وَتَدْخُلُ عَلَى الْجُمْلَةِ الْأَسْمِيَّةِ لِإِفَادَةِ نِسْبَتِهَا
حُكْمَ مَعْنَاهَا، نَحْوُ: كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا.

مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ: مِنْ أَخَوَاتِ كَانَ الَّتِي تَعْمَلُ

عَمَلَهَا فِي رَفْعِ الْأَسْمِ وَنَصْبِ الْخَبَرِ، بَعْضُ الْحُرُوفِ النَّافِيَةِ الْمُشَبَّهَةِ
بِلَيْسَ فِي الْعَمَلِ وَالْمَعْنَى، وَهِيَ: مَا، لَا، لَاتَ، إِنَّ. النحو القرآني ٢٣٨، نَحْوُ
قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾.

لَا النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ: هِيَ الَّتِي قُصِدَ بِهَا التَّنْصِيصُ عَلَى

اسْتِعْرَاقِ النَّفْيِ لِلْجِنْسِ كُلِّهِ. شرح ابن عقيل.، نَحْوُ: لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ.

المنصوبات وما يتعلق بها

المفعول المطلق: وهو مصدرٌ بمعنى فعلٍ مذكورٍ.

ويذكر للتأكيد - كضربت ضرباً -، أو لبيان النوع - نحو
جلست جلسة القاري -، أو لبيان العدد كجلست جلسة، أو
جلستين، أو جلسات.

المفعول به: وهو اسمٌ ما وقع عليه فعل الفاعل: كضرب

زيد عمراً.

التحذير: هو اسمٌ منصوبٌ يقع مفعولاً به لِعَامِلٍ محذوفٍ،

تقديره: اتق واحذر، نحو: إياك من الأسد أي اتق.

الإغراء: هو اسمٌ منصوبٌ يقع مفعولاً به لِعَامِلٍ محذوفٍ

تقديره الزم مثلاً، نحو: الاجتهاد، أي الزم الاجتهاد.

الاختصاص: هو أن يذكر اسمٌ ظاهرٌ بعد ضميرٍ لبيان

المقصود منه، نحو: نحن معاشر الأنبياء [أي أخص معاشر الانبياء]، لا
نورث، ما تركنا صدقة.

المشبه بالمفعول به: هو المنصوب بالصفة المشبهة

باسم الفاعل المتعدي إلى واحدٍ، زيدٌ حسنٌ وجهه. شرح شذور الذهب ٣١٥

ما أضمر عامله على شريطة التفسير: هو كلُّ

اسمٍ بعده فعلٌ أو شبهه يشتغل ذلك الفعل عن ذلك الاسم بضميره أو بمتعلقه،

بِحَيْثُ لَوْ سُلِّطَ عَلَيْهِ هُوَ أَوْ مُنَاسِبُهُ لَنَصَبَهُ، نَحْوُ: زَيْدًا ضَرْبُتَهُ. هِدَايَةُ النُّحُو.

الْمُنَادَى: هُوَ الْمَطْلُوبُ إِقْبَالَهُ بِحَرْفِ نَائِبِ مَنْابٍ أَدْعُو،
(كافيه)؛ او: هُوَ الْمُخَاطَبُ بِأَحَدِ أَحْرَفِ النَّدَاءِ. موسوعة ٦٥٨، نحو: يَا زَيْدُ،
يَا عَبْدَ اللَّهِ: أَيُّ أَدْعُو عَبْدَ اللَّهِ.

النَّدْبَةُ: هِيَ نِدَاءُ الْمُتَفَجِّعِ عَلَيْهِ، أَوِ الْمُتَفَجِّعِ مِنْهُ، أَوِ الْمُتَفَجِّعِ
لَهُ، نَحْوُ: وَاسَيِّدَاهُ! وَآكِبِدَاهُ! وَاسْلَامَاهُ!. تيسير النحو

المُفْرَدُ: يُسْتَعْمَلُ الْمُفْرَدُ فِي خَمْسَةِ مَعَانٍ: مُقَابِلًا لِلْمُفْرَدِ،
أَوِ الْمُرَكَّبِ، أَوِ الْجُمْلَةِ، أَوِ الْمُضَافِ وَشِبْهِ الْمُضَافِ، أَوِ التَّشْبِيهِ
وَالجَمْعِ. ملخص من أشباه.

التَّشْبِيهُ بِالْمُضَافِ: هُوَ كُلُّ إِسْمٍ تَعَلَّقَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ تَمَامِ
مَعْنَاهُ عَلَى جِهَةٍ غَيْرِ الصَّلَةِ أَوِ الْإِضَافَةِ، وَهَذَا الْمُتَعَلِّقُ قَدْ يَكُونُ بِالْعَمَلِ فِي
الْفَاعِلِ: يَا حَسَنًا وَجِهَهُ، أَوْ فِي الْمَفْعُولِ بِهِ: يَا مُحْرَزًا مَجْدًا، أَوْ فِي الْمَجْرُورِ:
يَا رَاغِبًا فِي الْعِلْمِ، أَوْ فِي الْعَطْفِ: يَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا. معجم القواعد: ١٨٦

الاسْتِغَاثَةُ: هِيَ نِدَاءُ شَخْصٍ لِإِغَاثَةِ غَيْرِهِ، نَحْوُ: يَا لِلنَّاسِ
لِلْغَرِيقِ. موسوعة النحو

تَرْخِيمُ الْمُنَادَى: وَهُوَ حَذْفٌ فِي الْخِرِ الْمُنَادَى لِلتَّخْفِيفِ
كَمَا تَقُولُ فِي "مَالِكٍ" يَا مَالُ وَفِي "مَنْصُورٍ" يَا مَنْصُ وَفِي "عُثْمَانَ" يَا عُثْمُ.
الْمَفْعُولُ فِيهِ: هُوَ اسْمٌ مَآوَقَعَ فِعْلُ الْفَاعِلِ فِيهِ مِنَ الزَّمَانِ

وَالْمَكَانِ، وَيُسَمَّى ظَرْفًا: كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأذْكُرْ رَبَّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾.

الظرف المبهم: هُوَ مَا (مِنَ الزَّمَانِ وَالْمَكَانِ) لَا يَكُونُ لَهُ

حَدٌّ مُعَيَّنٌ، كَدَهْرٍ وَحَيْنٍ، وَيَمِينٍ وَشِمَالٍ.

الظرف المحدود: هُوَ مَا يَكُونُ لَهُ حَدٌّ مُعَيَّنٌ، كَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ

وَبَيْتٍ وَمَسْجِدٍ.

المفعول له: هُوَ مَا فَعَلَ لِأَجْلِهِ فِعْلٌ مَذْكُورٌ، نَحْوُ: قَعَدْتُ

عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا (كافيه) أَي لِلْجُبْنِ.

المفعول معه: هُوَ مَا يُذَكَّرُ بَعْدَ الْوَاوِ بِمَعْنَى "مَعَ"

لِمُصَاحَبَةِ مَعْمُولِ الْفِعْلِ، نَحْوُ: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ، وَجِئْتُ أَنَا وَزَيْدًا،
(أَي مَعَ الْجُبَّاتِ وَمَعَ زَيْدٍ).

الحال: لَفْظٌ يَدُلُّ عَلَى بَيَانِ هَيْأَةِ الْفَاعِلِ، أَوِ الْمَفْعُولِ بِهِ، أَوْ كِلَيْهِمَا،

نَحْوُ: جَاءَ نَبِيٌّ زَيْدٌ رَاكِبًا، وَضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا، وَلَقِيتُ عَمْرًا رَاكِبِينَ.

التمييز: هُوَ نَكْرَةٌ تُذَكَّرُ بَعْدَ مِقْدَارٍ - مِنْ عَدَدٍ أَوْ كَيْلٍ أَوْ وَزْنٍ أَوْ

مَسَاحَةٍ - أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا فِيهِ إِبْهَامٌ، تَرْفَعُ ذَلِكَ الْإِبْهَامَ، نَحْوُ: عِنْدِي عِشْرُونَ
دِرْهَمًا، وَقَفِيزَانِ بُرًّا، وَمَنَوَانَ سَمْنًا، وَجَرِيَّانِ قُطْنًا، وَعَلَى التَّمْرَةِ مِثْلَهَا زُبْدًا.

الاسم التام: تَمَامِيَّةُ الْإِسْمِ أَنْ يَكُونَ فِي آخِرِ الْإِسْمِ

مَا يُوجِبُ امْتِنَاعَ إِضَافَتِهِ مِنَ التَّنْوِينِ - ظَاهِرَةً أَوْ مُقَدَّرَةً -، وَنُونِي التَّشْيِيعِ،

وَالْجَمْعِ، وَالْإِضَافَةِ، وَالْأَمِ التَّعْرِيفِ. ملخص من الدراية ١٢٤

المُسْتَثْنَى: لَفْظٌ يُذَكَّرُ بَعْدَ إِلَّا وَأَخْوَاتِهَا، لِيُعْلَمَ أَنَّهُ لَا يُنْسَبُ

إِلَيْهِ مَا نُسِبَ إِلَى مَا قَبْلَهَا.

المُسْتَثْنَى المتصل: وَهُوَ مَا أُخْرِجَ عَنْ مُتَعَدِّدٍ بِإِلَّا

وَأَخْوَاتِهَا، نَحْوُ: جَاءَ نِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا.

المُسْتَثْنَى المُنْقَطِعُ: هُوَ الْمَذْكُورُ بَعْدَ إِلَّا وَأَخْوَاتِهَا غَيْرِ

مُخْرَجٍ عَنْ مُتَعَدِّدٍ، لِعَدَمِ دُخُولِهِ فِي الْمُسْتَثْنَى مِنْهُ، نَحْوُ: جَاءَ نِي الْقَوْمِ إِلَّا حِمَارًا.

الاستثناء الموجب: كُلُّ كَلَامٍ لَا يَشْتَمِلُ عَلَى نَفِي

وَلَا نَهْيٍ وَلَا اسْتِفْهَامٍ. شرح شذور ۳۴۱، نحو: جَاءَ نِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا.

غير الموجب: كُلُّ كَلَامٍ يَشْتَمِلُ عَلَى نَفِيٍّ أَوْ نَهْيٍ أَوْ

اسْتِفْهَامٍ. شرح شذور، نحو: مَا جَاءَ نِي الْقَوْمِ إِلَّا زَيْدًا.

الاستثناء المفرغ: هُوَ مَا حُذِفَ مِنْهُ الْمُسْتَثْنَى مِنْهُ. موسوعة ۴۳،

نحو: مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَيْدٌ.

غير المفرغ: مَا كَانَ الْمُسْتَثْنَى مِنْهُ مَذْكُورًا.

المجرورات وما يتعلّق بها

المَجْرُورُ: هُوَ كُلُّ اسْمٍ نُسِبَ إِلَيْهِ شَيْءٌ بِوَسِطَةِ حَرْفِ الْجَرِّ،

لَفْظًا، نَحْوُ: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، أَوْ تَقْدِيرًا، نَحْوُ: غُلَامٌ زَيْدٍ، تَقْدِيرُهُ غُلَامٌ لَزَيْدٍ.

الْمَنْصُوبُ بِنَزْعِ الْخَافِضِ: قَدْ يُحذفُ حَرْفُ الْجَرِّ بَعْدَ

الْفِعْلِ الْمُتَعَدِّي بِوَسِطَةِ حَرْفِ الْجَرِّ، وَيُنصَبُ الْاسْمُ الْمَجْرُورُ بَعْدَهُ، نَحْوُ:

﴿وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾، أَي مِنْ قَوْمِهِ (١). موسوعة.

الإِضَافَةُ: نِسْبَةُ تَقْيِيدِيَّةٌ بَيْنَ اسْمَيْنِ، تُوجِبُ لِثَانِيهِمَا الْجَرَّ

مُطْلَقًا. (موسوعة ٩٦) وَيُفِيدُ تَعْرِيفًا أَوْ تَخْصِيصًا أَوْ تَخْفِيفًا.

المُضَافُ: اسْمٌ أَضِيفَ إِلَى اسْمٍ بَعْدَهُ، كَغُلَامٌ زَيْدٍ.

ملحوظة: يُعْرَبُ الْمُضَافُ عَلَى حَسَبِ مَوْقِعِهِ فِي الْجُمْلَةِ. معجم القواعد ٣٣

المُضَافُ إِلَيْهِ: كَلِمَةٌ تَأْتِي بَعْدَ الْمُضَافِ.

الشَّبِيهُ بِالْمُضَافِ: هُوَ الْاسْمُ الَّذِي تَعَلَّقَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ

تَمَامِ مَعْنَاهُ، وَهَذَا التَّعَلُّقُ يَكُونُ بِالْعَمَلِ فِي الْفَاعِلِ أَوْ فِي النَّائِبِ أَوْ فِي

الْمَفْعُولِ بِهِ أَوْ فِي الْمَجْرُورِ أَوْ فِي الْعَطْفِ. ملخص من موسوعة ٤٠٧ ، نحو: يَا

طَالِعًا جَبَلًا، يَا طَالِبًا مَجْدًا.

(١) وَلَا يُنْقَاسُ حَذْفُ حَرْفِ الْجَرِّ مَعَ غَيْرِ أَنْ وَأَنْ، بَلْ يُقْتَصَرُ فِيهِ عَلَى السَّمَاعِ،

وَذَهَبَ الْأَخْفَشُ الصَّغِيرُ إِلَى أَنَّهُ يَجُوزُ الْحَذْفُ مَعَ غَيْرِهِمَا قِيَاسًا (١) بِشَرَطِ تَعْيِينِ الْحَرْفِ (٢)

وَمَكَانِ الْحَذْفِ، نَحْوُ: بَرِيْتُ الْقَلَمَ بِالسَّكِينِ وَبَرِيْتُ الْقَلَمَ السَّكِينِ. ابن عقيل ٢/٣٧٤ بحذف وزيادة

الإضافة المعنوية: هي أن يكون المضاف غير صفة مضافة إلى معمولها؛ إما بمعنى "اللام" -، نحو: غلام زيد، أي غلام لزيد-، أو بمعنى "من" -، نحو: خاتم فضة أي خاتم من فضة-، أو بمعنى "في" -، نحو: صلاة الليل أي صلاة في الليل-.

التعريف: هو جعل الاسم معرفة. موسوعة ٢٦٠، نحو: "غلام" في غلام زيد.

التخصيص: هو تقليل شيوع الاسم دون أن يبلغ درجة التعريف. موسوعة ٩٧، نحو: غلام رجل.

الظرف اللغو: هو ما كان العامل (المتعلق) فيه مذكوراً.

الظرف المستقر: هو ما كان العامل فيه مقدراً.

المجرور للمجاورة (جرّ جوار): وهو ما جرّ لمجاورة المجرور، وهو شاذ^(١).

الإضافة اللفظية: هي أن يكون المضاف صفة مضافة إلى معمولها، نحو: ضارب زيد، حسن الوجه.

(١) وذلك في بابي النعت والتأكيد-وقيل في باب عطف النسق-، نحو: هذا جحر ضب خرب، (رؤي بخفض "خرب" لمجاورته "الضب"، وإنما كان حقه الرفع؛ لأنه صفة للمرفوع، وهو: "الجحر").

وأما التوكيد: نحو: يا صاح! بلغ ذوي الزوجات كلهم الخ ("فكلهم" توكيد "لذوي" -لا "للزوجات" وإلا يقال "كلهن"-، و"ذوي" منصوب على المفعولية، فكان حتى "كلهم" نصب، ولكنه خفض لمجاورة المخفوض. شذور: ١٥٨

بحث التّوابع

التّابِعُ: هُوَ كُلُّ ثَانٍ مُّعْرَبٍ بِإِعْرَابِ سَابِقِهِ مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ.
وَالتّوابعُ خَمْسَةٌ: النَّعْتُ، وَالعَطْفُ، وَالتّأَكِيدُ، وَالبَدَلُ وَعَطْفُ البَيَانِ.
النَّعْتُ: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلَى مَعْنَى فِي مَتْبُوعِهِ، -نحو: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ-،
رَجُلٌ عَالِمٌ-، أَوْ فِي مُتَعَلِّقِ مَتْبُوعِهِ، -نحو: جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ-،
وَيُسَمَّى صِفَةً أَيْضًا.

المُوصُوفُ: هُوَ الاسْمُ الَّذِي يَدُلُّ عَلَى ذَاتٍ مُّتَقَبَّلَةٍ
لِلصِّفَاتِ، نحو: رَجُلٌ؛ أَوْ هُوَ الاسْمُ الَّذِي وُصِفَ، نحو: "طِفْلًا" فِي
قَوْلِكَ "شَاهَدْتُ طِفْلًا جَمِيلًا". موسوعة النحو والصرف

التّوَضِيحُ: رَفْعُ الإِضْمَارِ وَالإِبْهَامِ الحَاصِلِ فِي المَعَارِفِ
(كتاب التعريفات: ٧٠) نحو: جَاءَنِي زَيْدٌ الفاضلُ.

العَطْفُ بِالحُرُوفِ: تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَا نُسِبَ إِلَى مَتْبُوعِهِ
بِوَاسِطَةِ حَرْفِ العَطْفِ، وَكِلَاهُمَا مَقْصُودَانِ بِتِلْكَ النِّسْبَةِ، وَيُسَمَّى عَطْفَ
النِّسْقِ، نَحْو: قَامَ زَيْدٌ وَعَمْرٌ.

التّأَكِيدُ: تَابِعٌ يَدُلُّ عَلَى تَقْرِيرِ المَتْبُوعِ فِي مَا نُسِبَ إِلَيْهِ،
-نحو: ضَرَبَ زَيْدٌ زَيْدًا-، أَوْ عَلَى شُمُولِ الحُكْمِ لِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ أَفْرَادِ
المَتْبُوعِ، -نحو: جَاءَ القَوْمُ كُلُّهُمْ-.

التَّكْيِيدُ اللَّفْظِيُّ: هُوَ تَكَرُّرُ اللَّفْظِ الْأَوَّلِ، بِعَيْنِهِ أَوْ

بِمُرَادِفِهِ سَوَاءً كَانَ فِعْلاً، أَوْ إِسْمًا، أَوْ حَرْفًا، أَوْ جُمْلَةً. (تيسير النحو ۱۸۱)
نحو: جَاءَ نِي زَيْدٌ زَيْدٌ، وَجَاءَ جَاءَ زَيْدٌ.

التَّكْيِيدُ الْمَعْنَوِيُّ: هُوَ مَا يَكُونُ بِالْفَاطِ مَعْدُودَةً وَهِيَ:

نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلُّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْصَعُ، أَبْتَعُ، نحو: جَاءَ نِي زَيْدٌ نَفْسُهُ.

الْبَدَلُ: تَابِعٌ يُنْسَبُ إِلَيْهِ مَا نَسِبَ إِلَى مَتْبُوعِهِ، وَهُوَ الْمَقْصُودُ

بِالنِّسْبَةِ دُونَ مَتْبُوعِهِ، وَهُوَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ.

بَدَلُ الْكُلِّ مِنَ الْكُلِّ: هُوَ مَا مَدْلُولُهُ مَدْلُولُ الْمَتْبُوعِ،

نحو: جَاءَ نِي زَيْدٌ أَخُوكَ.

بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْكُلِّ: هُوَ مَا مَدْلُولُهُ جُزْءٌ مَدْلُولِ

الْمَتْبُوعِ، نحو: ضَرَبْتُ زَيْدًا رَأْسَهُ.

بَدَلُ الْإِشْتِمَالِ: هُوَ مَا مَدْلُولُهُ مُتَعَلِّقُ الْمَتْبُوعِ، كَسَلِبِ

زَيْدٌ ثَوْبُهُ.

بَدَلُ الْغَلَطِ أَوْ النَّسْيَانِ: هُوَ مَا يُذَكَّرُ بَعْدَ الْغَلَطِ أَوْ

النَّسْيَانِ، نحو: جَاءَ نِي زَيْدٌ جَعْفَرٌ.

عَطْفُ الْبَيَانِ: تَابِعٌ غَيْرُ صِفَةٍ يُوضِحُ مَتْبُوعَهُ - وَهُوَ أَشْهُرُ

إِسْمِي شَيْءٌ -، نحو: قَامَ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ.

المبني وأقسامه

الاسم المبني: وهو اسم وقع غير مُرَكَّبٍ مع غيره،

مثل: "أ، ب، ت، ث"؛ ومثل "واحد واثان، وثلاثة"؛ وكلفظة "زيد" وحده، -فإنه مبني بالفعل على السكون ومُعَرَّبٌ بالقوة-.

أوشابه مبني الأصل: بأن (١) يكون في الدلالة على معناه محتاجاً إلى قرينة، كالإشارة، (٢) أو يكون على أقل من ثلاثة أحرف، (٣) أو تضمن معنى الحرف، نحو: "ذا" و"من" و"أحد عشر" إلى "تسعة عشر".

المبني الأصلي: ما كان مبنيًا في أصل وضعه، وهو

الحرف والماضي والأمر بغير اللام.

المضمر: اسمٌ وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مُتَكَلِّمٍ أَوْ مُخَاطَبٍ -نحو:

أنا، أنت-، أو غائبٍ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ لَفْظًا، أو معنى، أو حُكْمًا، -نحو: نصرَ زيدٌ غلامه، ﴿اعِدُّوا لَهُ أَقْرَبَ لِلتَّقْوَى﴾، ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾-.

المُتَّصِلُ: هُوَ مَا لَا يُسْتَعْمَلُ وَحْدَهُ. وَهُوَ: إِمَّا مَرْفُوعٌ، أَوْ

مَنْصُوبٌ، أَوْ مَجْرُورٌ.

أو هو الذي لا يُبْتَدَأُ بِهِ وَلَا يَقَعُ بَعْدَ إِلَّا: كَ "الكاف" فِي "أَكْرَمَكَ".

المُنْفَصِلُ: هُوَ مَا يُسْتَعْمَلُ وَحْدَهُ وَهُوَ: إِمَّا مَرْفُوعٌ أَوْ

مَنْصُوبٌ فَقَطْ، نَحْوُ: أَنْتَ، أَيَّاكَ.

الضمير البارز: هُوَ مَا لَهُ صُورَةٌ فِي اللَّفْظِ، نَحْوُ: ضَرَبْتُ.

الضمير المستتر: هُوَ مَا لَيْسَ لَهُ صُورَةٌ فِي اللَّفْظِ،

نَحْوُ: ﴿أَنْزَلَ (أَنْتَ) عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ﴾.

ضمير الشأن: الشَّأْنُ هُوَ مَضْمُونُ الْكَلَامِ، وَيُنْسَبُ إِلَيْهِ

ضَمِيرٌ يُسَمَّى "ضَمِيرَ الشَّأْنِ". موسوعة ٤٠٥، نَحْوُ: إِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ.

أسماء الإشارة: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى مُشَارِكِ إِلَيْهِ، أَوْ مَا يَدُلُّ

عَلَى مُعَيَّنٍ بِوَاسِطَةِ إِشَارَةٍ حَسِّيَّةٍ بِالْيَدِ وَنَحْوِهَا، نَحْوُ: ذَا كِتَابٍ، وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿فَذَالِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ﴾.

الموصول: اسْمٌ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ جُزْءًا أَتَمًّا مِنْ جُمْلَةٍ إِلَّا

بِصِلَةٍ بَعْدَهُ، أَوْ هُوَ مَا وُضِعَ لِمُعَيَّنٍ بِوَاسِطَةِ جُمْلَةٍ تُذَكِّرُ بَعْدَهُ، تُسَمَّى صِلَةً.

الصلة: هِيَ جُمْلَةٌ خَبَرِيَّةٌ (تَقَعُ بَعْدَ الْمَوْصُولِ)، وَلَا بُدَّ مِنْ عَائِدٍ

فِيهَا يَعُودُ إِلَى الْمَوْصُولِ، نَحْوُ: "أَبُوهُ قَائِمٌ" فِي قَوْلِنَا: جَاءَ الَّذِي أَبُوهُ قَائِمٌ.

اسم الفعل: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلَى فِعْلِ مُعَيَّنٍ، وَيَتَضَمَّنُ مَعْنَاهُ

وَزَمَنَهُ وَعَمَلَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْبَلَ عَلَامَتَهُ أَوْ يَتَأَثَّرَ بِالْعَوَامِلِ، (موسوعة ٧٠)

نَحْوُ: رُوِيَ زَيْدًا، أَيِ أَمْهَلَهُ.

الأصوات: كُلُّ لَفْظٍ حُكِيَ بِهِ صَوْتٌ، كَ "غَاقٍ" - لِصَوْتِ

الْغُرَابِ -، أَوْ صَوْتٌ بِهِ الْبَهَائِمُ، - كَنَخٍ: لِإِنَاخَةِ الْبَعِيرِ -.

المركبات: كُلُّ اسْمٍ رُكِّبَ مِنْ كَلِمَتَيْنِ لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا

نِسْبَةً، فَإِنْ تَضَمَّنَ الثَّانِي حَرْفًا يَجِبُ بِنَاؤُهُمَا عَلَى الْفَتْحِ، كَ "أَحَدَ عَشَرَ" إِلَى تِسْعَةِ عَشَرَ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ، فَإِنَّهَا مُعْرَبَةٌ كَالْمُثَنَّى.

الْكِنَايَاتُ: هِيَ أَسْمَاءٌ تَدُلُّ عَلَى عَدَدٍ مُبْتَهَمٍ، وَهِيَ: كَمَّ

وَكَذًا؛ أَوْ حَدِيثٍ مُبْتَهَمٍ، وَهُوَ: كَيْتَ وَذَيْتَ.

الظُرُوفُ: هِيَ أَسْمَاءٌ مَنْصُوبَةٌ تَدُلُّ عَلَى زَمَانِ الْفِعْلِ أَوْ

مَكَانِهِ، وَتَتَضَمَّنُ مَعْنَى "فِي" بِاطِّرَادٍ.

الغَايَاتُ: مَا قُطِعَ عَنِ الْإِضَافَةِ أَيْ حُذِفَ الْمُضَافُ إِلَيْهِ

لَفْظًا، كَقَبْلُ، وَبَعْدُ، وَفَوْقُ، وَتَحْتُ.

بقية أنواع الاسم

المعرفة والنكرة

المعرفة: اسمٌ وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ .

وَهِيَ سِتَّةُ أَقْسَامٍ: الْمُضْمَرَاتُ، وَالْأَعْلَامُ، وَالْمُبْهَمَاتُ (أَعْنِي
أَسْمَاءَ الْإِشَارَاتِ وَالْمَوْصُولَاتِ)، وَالْمُعْرَفُ بِاللَّامِ، وَالْمُضَافُ إِلَى
أَحَدِهَا إِضَافَةً مَعْنَوِيَّةً، وَالْمُعْرَفُ بِالِنِدَاءِ.

الاسم المبهم: هو الذي لا يتضح المراد منه، ولا يتحد

معناه إلا بشيءٍ آخر، وهي: أسماءُ الإشارةِ، والموصولِ، وضمائرِ
الغيبيةِ. موسوعة: ٧٢

العلم: ما وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ لَا يَتَنَاوَلُ غَيْرَهُ بِوَضْعٍ وَاحِدٍ،

نحو: زيدٌ.

العلم الشخصي: ما خَصَّصَ فِي أَصْلِ الْوَضْعِ بِفَرْدٍ

وَاحِدٍ، فَلَا يَتَنَاوَلُ غَيْرَهُ مِنْ أَفْرَادِ جِنْسِهِ، نَحْوُ: خَالِدٌ.

العلم الجنسي: ما تَنَاوَلَ الْجِنْسَ كُلَّهُ غَيْرَ مُخْتَصِّ

بِوَاحِدٍ بَعِيْنِهِ، نَحْوُ: أُسَامَةُ، عُلَمَاءُ عَلَى الْأَسَدِ (١). دروس ١٦١/١

(١) **ملحوظة:** عِلْمُ الْجِنْسِ كَعِلْمِ الشَّخْصِ فِي حُكْمِهِ اللَّفْظِيِّ، فَتَقُولُ: "هَذَا

أُسَامَةُ مُقْبِلًا"، (١) فَتَمْنَعُهُ مِنَ الصَّرْفِ (٢) وَتَأْتِي بِالْحَالِ بَعْدَهُ، (٣) وَلَا تُدْخِلُ عَلَيْهِ الْأَلِفَ

وَاللَّامَ، فَلَا تَقُولُ: "الْأُسَامَةُ". ابن عقيل ١١٢/١

المُعَرَّفُ بِاللَّامِ: إِسْمٌ مُعَرَّفٌ بِـ ”أَل“ الْعَهْدِيَّةِ، مُعَرَّفٌ

لَفْظًا لِاقْتِرَانِهِ بِهَا، وَمَعْنَى لِدَلَالَتِهِ عَلَى مُعَيَّنٍ. موسوعة ۱۳۲

المُعَرَّفُ بِالْإِضَافَةِ: إِسْمٌ نَكْرَةٌ أُضِيفُ إِلَى مَعْرِفَةٍ مِنَ الْمَعَارِفِ

الْخَمْسَةِ إِضَافَةً مَعْنَوِيَّةً، فَكَتَسَبَ التَّعْرِيفَ بِإِضَافَتِهِ، نَحْوُ: غَلَامٌ زَيْدٌ.

المعرفة بالنداء: مُنَادَى قُصِدَ تَعْيِينُهُ بِحُرُوفِ النِّدَاءِ،

نَحْوُ: يَا رَجُلٌ.

النَّكْرَةُ: مَا وُضِعَ لِشَيْءٍ غَيْرِ مُعَيَّنٍ، كَرَجُلٍ وَفَرَسٍ.

الاعداد

أَسْمَاءُ الْعَدَدِ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلَى كَمِّيَّةِ الْحَادِ الْأَشْيَاءِ.

ملحوظة: أَصُولُ الْعَدَدِ اثْنَا عَشْرَةَ كَلِمَةً ”وَاحِدَةٌ إِلَى

عَشْرَةٌ“ وَ ”مِائَةٌ وَأَلْفٌ“.

العَدَدُ الْأَصْلِيُّ: مَا دَلَّ عَلَى رَقْمِ الْمَعْدُودِ، نَحْوُ: ثَلَاثَةٌ

رَجَالٍ، ثَلَاثُ فَتَيَاتٍ. موسوعة

العَدَدُ التَّرْتِيبِيُّ: مَا دَلَّ عَلَى رُتَبِ الْأَشْيَاءِ، نَحْوُ:

الْفَصْلُ الثَّانِي، الرَّسَالَةُ الثَّانِيَّةُ.

المذكر والمؤنث

المؤنث: مَا فِيهِ عَلامَةُ التَّانِيثِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا أَوْ مَعْنَوِيًّا،

نَحْوُ: فَاطِمَةٌ، أَرْضٌ، زَيْنَبُ.

المذكر: مَا بِخِلَافِهِ، أَي مَا لَا يُوجَدُ فِيهِ عِلَامَةُ التَّانِيثِ، لَفْظًا وَلَا تَقْدِيرًا وَلَا حُكْمًا (١).

الفرد، المثنى، الجمع

المفرد: هُوَ مَا دَلَّ عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْأَشْخَاصِ أَوْ الْحَيَوَانَاتِ أَوْ الْأَشْيَاءِ وَيُقَابِلُهُ الْمُثْنَى وَالْجَمْعُ. موسوعة ٦٣٨

المثنى: اسْمٌ الْحَقُّ بِأَخْرِهِ أَلْفٌ أَوْ يَاءٌ مَفْتُوحٌ مَاقْبَلَهَا وَنُونٌ مَكْسُورَةٌ، لِيَدُلَّ عَلَى أَنَّ مَعَهُ الْآخَرَ مِثْلَهُ، نَحْوُ: رَجُلَانِ وَرَجُلَيْنِ.

المجموع: اسْمٌ دَلَّ عَلَى أَحَادٍ مَقْصُودَةٍ بِحُرُوفٍ مُفْرَدَةٍ بَتَغْيِيرٍ مَا، إِمَّا لَفْظِيًّا: كَرَجَالٍ فِي رَجُلٍ، أَوْ تَقْدِيرِيًّا: كَفُلْكَ عَلَى وَزْنِ أُسْدٍ، فَإِنَّ مُفْرَدَهُ أَيْضًا فُلْكَ؛ لَكِنَّهُ عَلَى وَزْنِ قُفْلٍ.

اسم الجمع: هُوَ مَا تَضَمَّنَ مَعْنَى الْجَمْعِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا وَاحِدَ لَهُ مِنْ لَفْظِهِ، وَإِنَّمَا وَاحِدُهُ مِنْ مَعْنَاهُ، نَحْوُ: جَيْشٌ - وَاحِدُهُ جُنْدِيٌّ -، نِسَاءٌ - وَاحِدُهَا امْرَأَةٌ - (٢).

(١) **ملحوظة:** عِلَامَةُ التَّانِيثِ ثَلَاثَةٌ: التَّاءُ: كَطَلْحَةَ، وَالْأَلِفُ الْمَقْصُورَةُ:

كحُبْلَى، وَالْأَلِفُ الْمَمْدُودَةُ: كَحَمْرَاءَ. وَالْمُقَدَّرَةُ إِنَّمَا هُوَ التَّاءُ فَقَطْ، كَأَرْضٍ وَدَارٍ، بِدَلِيلِ أَرِيضَةٍ وَدُوَيْرَةٍ.

(٢) **ملاحظة:** لَكَ أَنْ تُعَامِلَهُ مُعَامَلَةَ الْمُفْرَدِ بِاعْتِبَارِ لَفْظِهِ، وَمُعَامَلَةَ الْجَمْعِ

بِاعْتِبَارِ مَعْنَاهُ، فَتَقُولُ: الْقَوْمُ سَارَ، الْقَوْمُ سَارُوا. جامع ٢/٤٥

اسْمُ الْجِنْسِ: هُوَ الَّذِي لَا يَخْتَصُّ بِوَاحِدٍ دُونَ آخَرَ مِنْ

أَفْرَادٍ جِنْسِهِ: كَرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ (۱).

الْجَمْعُ الْمَصَحَّحُ: وَهُوَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ بِنَاءٍ وَاحِدِهِ، نَحْوُ:

مُسْلِمُونَ. هداية النحو.

الْجَمْعُ الْمَكْسَرُ: وَهُوَ مَا يَتَغَيَّرُ فِيهِ بِنَاءً وَاحِدِهِ، كـ”رَجَالٍ“.

الْجَمْعُ الْمَذْكُورُ الْمَصَحَّحُ: وَهُوَ مَا أَلْحَقَ بِآخِرِهِ ”وَأُو“

مَضْمُومٌ مَاقْبَلَهَا وَ”نُونٌ“ مَفْتُوحَةٌ، كَمُسْلِمُونَ أَوْ ”يَاءٌ“ مَكْسُورٌ مَاقْبَلَهَا
وَ”نُونٌ“ كَذَلِكَ، كَمُسْلِمِينَ.

الْجَمْعُ الْمُؤَنَّثُ الْمَصَحَّحُ: وَهُوَ مَا أَلْحَقَ بِآخِرِهِ

”أَلِفٌ“ وَ”تَاءٌ مُسْتَطِيلَةٌ“، نَحْوُ: مُسْلِمَاتٌ.

جَمْعُ الْقَلَّةِ: وَهُوَ مَا يُطْلَقُ عَلَى الْعَشْرَةِ فَمَا دُونَهَا.

وَأَبْنِيَّتُهُ: أَفْعُلٌ، أَفْعَالٌ، أَفْعَلَةٌ، فِعْلَةٌ وَجَمْعًا الصَّحِيحَ بِدُونِ اللَّامِ،

كَزَيْدُونَ وَمُسْلِمَاتٌ.

جَمْعُ الْكَثْرَةِ: وَهُوَ مَا يُطْلَقُ عَلَى مَا فَوْقَ الْعَشْرَةِ، وَأَبْنِيَّتُهُ مَا

عَدَا هَذِهِ (أَبْنِيَّةُ جَمْعِ الْقَلَّةِ) الْأَبْنِيَّةُ.

(۱) **فَائِدَةٌ:** وَمِنْهُ الضَّمَاثِرُ وَأَسْمَاءُ الْمَوْصُولَةِ وَالشَّرْطِ وَالْإِسْتِفْهَامِ، فَهِيَ أَسْمَاءُ

أَجْنَاسٍ لَا تَخْتَصُّ بِفَرْدٍ دُونَ فَرْدٍ آخَرَ. جامع ۱/۸۳

الجامد، المصدر، المستوف

الاسم الجامد: هُوَ مَا لَا يَكُونُ مَأْخُوذًا مِنَ الْفِعْلِ، نَحْوُ:

دِرْهَمٌ، سِكِّينٌ. موسوعة ۶۲.

المصدر: هُوَ اللَّفْظُ الدَّالُّ عَلَى حَدْثٍ مُجَرَّدًا عَنِ الزَّمَانِ، مُتَضَمِّنًا أَحْرَفَ فِعْلِهِ لَفْظًا -نَحْوَ: عِلْمٌ عِلْمًا-، أَوْ تَقْدِيرًا -نَحْوَ: قَاتَلَ قِتَالًا (وَقِيْتَالًا)-، أَوْ مَعْوَضًا مِمَّا حُذِفَ بَغَيْرِهِ -نَحْوَ: عِدَّةٌ (وَعُدًّا)-.

اسم المصدر: مَا دَلَّ عَلَى الْحَدْثِ، وَلَمْ يَتَضَمَّنْ كُلَّ

أَحْرَفَ الْفِعْلِ؛ بَلْ نَقَصَ عَنْهُ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا مِنْ دُونِ عَوْضٍ، كـ ”تَوَضَّأَ

وَضُوءًا“ . جامع الدروس ۱/۱۹۳

المصدر الميبي: هُوَ اسْمٌ مَبْدُوءٌ بِمِيمٍ زَائِدَةٍ مَفْتُوحَةٍ

لِغَيْرِ الْمُفَاعَلَةِ، لِلدَّلَالَةِ عَلَى مُجَرَّدِ الْحَدْثِ.

وَيُصَاغُ مِنَ الْفِعْلِ الثَّلَاثِيِّ عَلَى وَزْنِ ”مَفْعَلٌ“ أَوْ ”مَفْعِلٌ“، وَمِنْ

غَيْرِ الثَّلَاثِيِّ عَلَى زِنَةِ اسْمِ الْمَفْعُولِ. موسوعة بتغيير ۶۳۰

المصدر المبني للفاعل: إِنْ أُضِيفَ الْمَصْدَرُ إِلَى

الْفَاعِلِ كَانَ مَبْنِيًّا لِلْفَاعِلِ، نَحْوُ: نَصَرَ يُنْصِرُ نَصْرًا (كَوْنُ الشَّيْءِ نَاصِرًا

شے کا مدد کرنے والا ہونا)۔

المصدر المبني للمفعول: إِنْ أُضِيفَ الْمَصْدَرُ إِلَى

الْمَفْعُولِ كَانَ مَبْنِيًّا لِلْمَفْعُولِ، نَحْوُ: نَصَرَ يُنْصِرُ نَصْرًا (كَوْنُ الشَّيْءِ

مَنْصُوراً شَيْءٌ كَمَا دَكِيَّا هُوَ هُونَا)۔

مَلْحُوظَةٌ: اِنْ لَمْ يُذَكَّرْ مَعَهُ شَيْءٌ مِنْهُمَا كَانَ مُحْتَمَلًا لِلْمَعْنِيَيْنِ .

الاسم المشتق: هُوَ مَا كَانَ مَأْخُودًا مِنْ غَيْرِهِ (الْمَصْدَرِ

حَسَبَ الْبَصَرِيِّينَ، وَالْفِعْلِ حَسَبَ الْكُوفِيِّينَ).

وَالْأَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ عَشْرَةٌ أَنْوَاعٍ، وَهِيَ: اِسْمُ الْفَاعِلِ، اِسْمُ الْمَفْعُولِ،

الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ، صِيغَةُ الْمُبَالَغَةِ، اِسْمُ التَّفْضِيلِ، اِسْمُ الزَّمَانِ، اِسْمُ الْمَكَانِ،

اِسْمُ الْآلَةِ، الْمَصْدَرُ الْمِيمِيُّ، مَصْدَرٌ فَوْقَ الثَّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ. موسوعة: ۷۳

اسم الفاعل: اسم مشتق من فعلٍ ليدل على من قام به

الفعل بمعنى الحدوث.

وَصِيغَتُهُ مِنَ الثَّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ: عَلَى وَزْنِ فَاعِلٍ، كَ "ضَارِبٍ"؛

وَمِنْ غَيْرِهِ عَلَى صِيغَةِ الْمُضَارِعِ مِنْ ذَلِكَ الْفِعْلِ بِمِيمٍ مَضْمُومٍ مَكَانَ

حَرْفِ الْمُضَارِعَةِ وَكَسْرٍ مَا قَبْلَ الْآخِرِ، كَ "مُدْخِلٍ".

اسم المفعول: اسم مشتق من فعلٍ متعدّد ليدل على من

وَقَعَ عَلَيْهِ الْفِعْلُ.

وَصِيغَتُهُ مِنَ مُجَرَّدِ الثَّلَاثِيِّ: عَلَى وَزْنِ "مَفْعُولٍ" لَفْظًا:

كَمَضْرُوبٍ، أَوْ تَقْدِيرًا: كَمَقُولٍ وَمَرْمِيٍّ؛ وَمِنْ غَيْرِهِ كَاسْمِ الْفَاعِلِ بِفَتْحِ

مَا قَبْلَ الْآخِرِ، كَمُدْخَلٍ وَمُسْتَخْرَجٍ.

الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ: اسم مشتق من فعلٍ لازم ليدل على

مَنْ قَامَ بِهِ الْفِعْلُ بِمَعْنَى الثُّبُوتِ: حَسَنٌ، ظَرِيفٌ.

وَصِيغَتُهَا عَلَى خِلَافِ صِيغَةِ اسْمِ الْفَاعِلِ وَالْمَفْعُولِ، إِنَّمَا

تُعْرَفُ بِالسَّمَاعِ: كَحَسَنِ، وَصَعْبٍ، وَظَرِيفٍ.

اسْمُ التَّفْضِيلِ: اسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ فِعْلِ لِيُدُلَّ عَلَى الْمَوْصُوفِ

بِزِيَادَةِ عَلَى غَيْرِهِ وَصِيغَتُهُ: لِلْمَذْكَرِ أَفْعَلٌ، وَلِلْمُؤَنَّثِ فُعْلَى.

اسْمُ الْآلَةِ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلَى آلَةِ صُدُورِ الْفِعْلِ،

وَأَوْزَانُهُ ثَلَاثَةٌ: مِفْعَلٌ، مِفْعَلَةٌ، مِفْعَالٌ.

اسْمُ الْمُبَالَغَةِ: صِيغَةٌ بِمَعْنَى اسْمِ الْفَاعِلِ تَدُلُّ عَلَى زِيَادَةِ

الْوَصْفِ فِي الْمَوْصُوفِ، كَ "عَلَّامَةٌ".

اسْمُ الزَّمَانِ: هُوَ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الْفِعْلِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى زَمَنِ

الْحَدَثِ، نَحْوُ: وَافِنِي مَطْلَعِ الشَّمْسِ، أَي وَقْتَ طُلُوعِهَا. الدروس ۱۵۱/۱

اسْمُ الْمَكَانِ: هُوَ مَا يُؤْخَذُ مِنَ الْفِعْلِ لِلدَّلَالَةِ عَلَى مَكَانِ الْحَدَثِ،

كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ﴾ أَي مَكَانَ غُرُوبِهَا. جامع الدروس ۱۵۱/۱

الفعل وأقسامه

الفعل الماضي: هُوَ فِعْلٌ دَلَّ عَلَى زَمَانٍ قَبْلَ زَمَانِكَ،

نَحْوُ: نَصَرَ.

الفعل المضارع: وَهُوَ فِعْلٌ يَشْبَهُ الْاسْمَ بِأَحَدِي حُرُوفِ

”أَتَيْنَ“ فِي أَوَّلِهِ لَفْظًا، نَحْوُ: يَنْصُرُ.

الأمر: هُوَ صِيغَةٌ يُطَلَبُ بِهَا الْفِعْلُ مِنَ الْفَاعِلِ الْمُخَاطَبِ، كِ”أَنْصُرُ“.

فِعْلٌ مَالِمٌ يُسَمَّى فَاعِلُهُ: هُوَ فِعْلٌ حُذِفَ فَاعِلُهُ وَأُقِيمَ

الْمَفْعُولُ مَقَامَهُ وَيَخْتَصُّ بِالْمُتَعَدِّي.

الفعل اللازم: هُوَ مَا لَا يُتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلَى مُتَعَلِّقٍ غَيْرِ

الْفَاعِلِ، نَحْوُ: صَعِدَ زَيْدٌ.

الفعل المتعدي: وَهُوَ مَا يُتَوَقَّفُ فَهْمُ مَعْنَاهُ عَلَى مُتَعَلِّقٍ

غَيْرِ الْفَاعِلِ: كَنَصَرَ عَمْرٌ.

الفعل المعروف: هُوَ الَّذِي ذُكِرَ فَاعِلُهُ فِي الْكَلَامِ لَفْظًا

أَوْ تَقْدِيرًا. مَوْسُوعَةٌ ٤٩٧، نَحْوُ: نَصَرَ زَيْدٌ.

الفعل المجهول: هُوَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ فَاعِلُهُ فِي الْكَلَامِ.

مَوْسُوعَةٌ: ٤٩٧، نَحْوُ: نَصِرَ زَيْدٌ.

المجزوم: هُوَ الْفِعْلُ الَّذِي سَبَقَهُ أَحَدُ أَحْرَفِ الْجَزْمِ أَوْ

الَّذِي يَكُونُ جَوَابًا، نَحْوُ: لَمْ يَنْصُرْ.

الفعل الجامد: هُوَ الْفِعْلُ الَّذِي يُلَازِمُ صِيغَةً وَاحِدَةً

لَا يُفَارِقُهَا، وَهُوَ ثَلَاثَةٌ أَنْوَاعٍ: الْمُلَازِمُ لِلْمَاضِي، نَحْوُ: أَفْعَالَ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ وَغَيْرِهِمَا؛ وَالْمُلَازِمُ لِلْأَمْرِ، نَحْوُ: هَبْ تَعَلَّمْ؛ وَالْمُلَازِمُ لِلْمُضَارِعِ، نَحْوُ: يَهَيْطُ بِمَعْنَى يَصِيحُ. موسوعة بحذف ٤٩٢

الحرف الأصلي: هُوَ الَّذِي يَبْقَى فِي كُلِّ التَّصَارِيفِ، قَوَاعِدُ

اللُّغَةِ ٩٣ نَحْوُ: نَ، صَ، رَ فِي قَوْلِكَ "مُسْتَنْصِرٌ".

الحرف الزائد: هُوَ الَّذِي يُحذفُ مِنْ بَعْضِ التَّصَارِيفِ.

(ايضاً)، نَحْوُ: مَ، سَ، تَ فِي قَوْلِكَ "مُسْتَنْصِرٌ".

الفعل المزيد: هُوَ مَا زِيدَ فِيهِ حَرْفٌ أَوْ حَرَفَانِ أَوْ ثَلَاثَةً

أَحْرُفٍ (١). قَوَاعِدُ / ١٠٥ بتغيير

الميزان الصرفي: هُوَ مِقْيَاسٌ وَضَعَهُ الْعُلَمَاءُ لِمَعْرِفَةِ أَحْوَالِ

بِنِيَّةِ الْكَلِمَةِ، وَقَدْ جَعَلُوهُ مُكَوَّنًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ، هِيَ: فَ، عَ، لَ. موسوعة ٦٦٢

الصحيح في الصرف: كَلِمَةٌ لَا تَكُونُ فِي حُرُوفِهِ

الْأَصْلِيَّةِ هَمْزَةً، وَلَا حَرْفٌ مِنْ أَحْرُفِ الْعِلَّةِ، وَلَا حَرَفَانِ مِنْ جِنْسٍ

وَاحِدٍ، نَحْوُ: نَصَرَ.

المهموز: فِعْلٌ تَكُونُ فِي حُرُوفِهِ الْأَصْلِيَّةِ هَمْزَةً، نَحْوُ: سَأَلَ.

(١) **الملاحظة:** إِذَا لَمْ يَكُنِ الْفِعْلُ مَاضِيًا، وَجَبَ رُدُّهُ إِلَى الْمَاضِي لِيُعْرَفَ أ

مَجْرَدٌ هُوَ؟ أَمْ مَزِيدٌ؟ وَمَا أَحْرُفُ الزِّيَادَةِ فِيهِ؟ قَوَاعِدُ ١٠٥

المُعْتَلُّ: مَا كَانَ أَحَدُ حُرُوفِهِ الْأَصْلِيَّةِ حَرْفِ عِلَّةٍ.

فَإِنْ كَانَ حَرْفًا وَاحِدًا فَهُوَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ:
مُعْتَلُّ الْفَاءِ (الْمِثَالُ)، نَحْوُ: وَعَدَّ، وَرَدُّ؛ مُعْتَلُّ الْعَيْنِ (الْأَجْوَفُ)،
نَحْوُ: قَالَ بَيْعٌ؛ مُعْتَلُّ اللَّامِ (النَّاقِصُ)، نَحْوُ: دَعَى، دَلُّو.

اللَّفِيْفُ: مَا كَانَ فِيهِ حَرْفَانِ أَصْلِيَّانِ مِنْ حُرُوفِ الْعِلَّةِ، سِوَاهُ كَانَا

مُجْتَمِعَيْنِ - نَحْوُ: شَوَى، يَوْمٌ-؛ أَوْ مُتَفَرِّقَيْنِ، نَحْوُ: وَلِي، وَحِي. موسوعة بتغيير ٤٩٥

الإِدْغَامُ: إِدْخَالُ حَرْفٍ فِي حَرْفٍ آخَرَ مِنْ جِنْسِهِ بِحَيْثُ

يَصِيرَانِ حَرْفًا وَاحِدًا مُشَدَّدًا، مِثْلُ: مَدَّ يَمُدُّ مَدًّا، وَأَصْلُهَا: مَدَدَ يَمُدُّ

مَدْدًا. جامع الدروس ٦٦/٢

الإِعْلَالُ: حَذْفُ حَرْفِ الْعِلَّةِ أَوْ قَلْبُهُ أَوْ تَسْكِينُهُ، مِثْلُ: يَرِثُ

قَالَ، يَمْشِي، أَصْلُهَا: يَوْرِثُ، قَوْلَ، يَمْشِي. جامع الدروس ٧١/٢

الإِلْحَاقُ: أَنْ يُزَادَ عَلَى أَحْرَفِ كَلِمَةٍ، لِتُؤَازِنَ كَلِمَةً أُخْرَى، وَشَرْطُ

الإِلْحَاقِ فِي الْأَفْعَالِ اتِّحَادُ مَصْدَرِي الْمُلْحَقِ وَالْمُلْحَقِ بِهِ. جامع الدروس ١٦٥/١

بقية أنواع الفعل

أفعال القلوب: هي التي معانيها قائمة بالقلب ومقصودنا

من أفعال القلوب هنا ما يتعدى لاثنتين . موسوعة ٤٣٦

وهي سبعة: عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خَلْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ، زَعَمْتُ.

وهي أفعال تدخل على المبتدأ والخبر فتنبههما على

المفعوليَّة، نحو: عَلِمْتُ زَيْدًا عَالِمًا.

الأفعال الناقصة: هي أفعال وُضِعَتْ لِتَقْرِيرِ الْفَاعِلِ عَلَى

صِفَةٍ غَيْرِ صِفَةٍ مَصْدَرِهَا، نحو: ﴿كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾.

أفعال المقاربة: هي أفعال وُضِعَتْ لِلدَّلَالَةِ عَلَى دُنُوِّ

الْخَبَرِ لِفَاعِلِهَا.

وهي ثلاثة أقسام: الأَوَّلُ لِلرَّجَاءِ، نحو: عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ،

والثَّانِي لِلْحُصُولِ، نحو: كَادَ زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ، والثَّالِثُ لِلْأَخْذِ وَالشُّرُوعِ

فِي الْفِعْلِ، نحو: طَفِقَ زَيْدٌ يَكْتُبُ.

التعجب: هو انفعال النفس عما خفي سببه.

فِعْلَا التَّعْجُبِ: مَا وُضِعَ لِإِنْشَاءِ التَّعْجُبِ، وَلَهُ صِيغَتَانِ:

”مَا أَفْعَلَهُ“، نحو: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا - أَيُّ شَيْءٍ أَحْسَنَ زَيْدًا -، و”أَفْعَلُ

بِهِ“ - نحو: أَحْسَنَ بَزِيدٍ -.

أفعال المدح والذم: ما وُضِعَ لِإِنْشَاءِ مَدْحٍ أَوْ ذَمٍّ.

أَمَّا الْمَدْحُ، فَلَهُ فِعْلَانِ: نِعَمَ حَبَدًا، وَأَمَّا الذَّمُّ، فَلَهُ فِعْلَانِ: بُسَّ، سَاءَ.

الحروف وأنواعه

الحرفُ العاملُ: ما يحدثُ أعراباً (أي تغييراً) في آخر الكلمات،

نحو: "إِنَّ" في قولك إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ.

الحروفُ المعاني: كل حرف أو شبه حرف له وظيفة نحوية

أو صرفية أو صوتية ذات دلالة. معجم حروف المعاني

أو: هُوَ الَّذِي يُفِيدُ مَعْنَى جَدِيداً تَجَلِبُهُ مَعَهَا. موسوعة ٦٣٣

الحرفُ العاطلُ: ما لا يحدثُ أعراباً في آخر غيره من

الكلمات، كـ "هَلْ، وهَلَّا" وغيرهما. (دروس: ١٩١/٣) ويسمى غير العامل أيضاً.

الأداة: كَلِمَةٌ تَرْبِطُ بَيْنَ الْمُسْنَدِ وَالْمُسْنَدِ إِلَيْهِ، أَوْ بَيْنَهُمَا وَيَبَيِّنُ

الْفُضْلَةَ، أَوْ يَبَيِّنُ جُمْلَةً وَأُخْرِي

وَالْأَدْوَاتُ إِمَّا حُرُوفٌ، نَحْوُ: حُرُوفِ الْجَرِّ، وَالْعَطْفِ، وَالْجَوَابِ،

وَالْتَنْبِيهِ؛ وَإِمَّا أَسْمَاءٌ، نَحْوُ: الْأَسْمَاءِ الْإِسْتِفْهَامِ؛ وَإِمَّا أَفْعَالٌ، نَحْوُ: أَدْوَاتِ

الِاسْتِثْنَاءِ: عَدَاءٌ، حَاشَاءٌ، خَلَا الْمَسْبُوقَةَ بِـ "مَا" الْمَصْدَرِيَّةُ. موسوعة ٣٢

حُرُوفُ الْجَرِّ: حُرُوفٌ وُضِعَتْ لِإِفْضَاءِ (١) الْفِعْلِ وَ

(٢) شِبْهِهِ أَوْ (٣) مَعْنَى الْفِعْلِ إِلَى مَا تَلِيهِ، نَحْوُ: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، وَأَنَا مَارٌّ

بِزَيْدٍ، وَهَذَا فِي الدَّارِ أَبُوكَ، أَيْ أَشِيرُ إِلَيْهِ فِيهَا.

الْحُرُوفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ: سِتَّةٌ إِنَّ، أَنْ، كَأَنَّ، لَكِنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ.

وهذه الحروف تدخل على الجملة الاسمية، تنصب الاسم

وَتَرَفَعُ الْخَبَرَ، نَحْوَ: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (۱).

حُرُوفُ الْعَطْفِ: عَشْرَةٌ: الْوَاوُ، الْفَاءُ، ثُمَّ، حَتَّى، أَوْ، إِمَّا،

أَمْ، لَا، بَلْ، لَكِنْ.

[۱] فَلَا زُبْعَةَ الْأَوَّلِ (الْوَاوُ، الْفَاءُ، ثُمَّ، حَتَّى) لِلْجَمْعِ.

[۲] وَثَلَاثَتُهَا الْمُتَوَسِّطَةُ (أَوْ، إِمَّا، أَمْ)، لِثُبُوتِ الْحُكْمِ لِأَحَدِ

الْأَمْرَيْنِ مُبْهَمًا لَا بَعِيْنَهُ، نَحْوَ: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَوْ إِمْرَأَةٍ.

و"إِمَّا" إِنَّمَا تَكُونُ حَرْفَ الْعَطْفِ إِذَا تَقَدَّمَ تَهَا "إِمَّا" أُخْرَى،

نَحْوَ: الْعَدْدُ إِمَّا زَوْجٌ وَإِمَّا فَرْدٌ.

وَأَمَّا "أَمْ" فَلَهُ قِسْمَانِ:

أَمُّ الْمُتَّصِلَةِ: وَهِيَ مَا يُسْأَلُ بِهَا عَنْ تَعْيِينِ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ

وَالسَّائِلُ بِهَا يَعْلَمُ ثُبُوتَ أَحَدِهِمَا مُبْهَمًا بِخِلَافِ "أَوْ".

أَمُّ الْمُنْقَطِعَةِ: وَهِيَ مَا تَكُونُ بِمَعْنَى بَلْ مَعَ الْهَمْزَةِ، كَمَا

رَأَيْتَ شَبْحًا مِنْ بَعِيدٍ، قُلْتَ إِنَّهَا "لِإِبْلِ" عَلَى سَبِيلِ الْقَطْعِ، ثُمَّ حَصَلَ

لَكَ شَكٌّ أَنَّهَا "شَاةٌ" فَقُلْتَ أَمْ هِيَ شَاةٌ.

[۳] وَثَلَاثَتُهَا الْأَخِيرَةُ (لَا، بَلْ، لَكِنْ) جَمِيعُهَا لِثُبُوتِ الْحُكْمِ

لِأَحَدِ الْأَمْرَيْنِ مُعَيَّنًا.

(۱) **مُلاحِظَة:** سُمِّيَتْ هَذِهِ الْأَحْرُفُ "الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ"؛ لِأَنَّهَا تَشَبَّهُ الْفِعْلَ فِي

خَمْسَةِ أُمُورٍ: أَوَّلُهَا، تَضَمُّنُهَا مَعْنَى الْفِعْلِ؛ وَثَانِيهَا، بِنَاوُهَا عَلَى الْفَتْحِ كَالْفِعْلِ الْمَاضِي؛

ثَالِثُهَا، قُبُولُهَا نُونِ الْوَقَايَةِ كَالْفِعْلِ، نَحْوُ: إِنِّي؛ وَرَابِعُهَا، عَمَلُهَا الرَّفْعَ وَالنَّصْبَ كَالْفِعْلِ؛

وَخَامِسُهَا، تَأْلِيفُهَا مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ فَمَا فَوْقَ. حَاشِيَةٌ مُوسَّعَةٌ ۱۵۵

حُرُوفُ التَّنْبِيهِ: أَلَا، أَمَا، هَا: وَضِعَتْ لِتَنْبِيهِ الْمُخَاطَبِ؛ لِئَلَّا

يُفُوتَهُ شَيْءٌ مِّنَ الْكَلَامِ، نَحْوَ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾.

النداء: هُوَ طَلَبُ إِقْبَالِ الْمُخَاطَبِ بِالْحَرْفِ: "يَا" وَإِخْوَتُهُ. موسوعة ٦٧٤

حُرُوفُ النَّدَاءِ: خَمْسَةٌ: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيُّ، الْهَمْزَةُ الْمَفْتُوحَةُ.

الإيجاب: هُوَ الرَّدُّ عَلَى اسْتِفْهَامٍ أَوْ نَحْوِهِ. موسوعة

حُرُوفُ الْإِجَابِ: سِتَّةٌ: نَعَمْ، بَلَى، أَجَلٌ، جَيْرٌ، إِنَّ، إِي.

زيادة الحرف: هِيَ زِيَادَةُ حَرْفٍ مِّنْ أَحْرَفِ الْمَعَانِي لِلتَّكْثِيرِ

أَوْ لِلْحَصْرِ أَوْ لِلْمُبَالَغَةِ. موسوعة ٣٩٤

حُرُوفُ الزِّيَادَةِ: سَبْعَةٌ: إِنَّ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، الْبَاءُ، اللَّامُ.

التفسير: هُوَ الْإِبَانَةُ وَالْإِيضَاحُ وَالشَّرْحُ. موسوعة ٢٦٦

حَرْفَا التَّفْسِيرِ: أَيُّ، أَنْ.

الْجُمْلَةُ التَّفْسِيرِيَّةُ: وَهِيَ الْفَضْلَةُ الْكَاشِفَةُ لِحَقِيقَةِ مَا

تَلِيهِ وَهِيَ ثَلَاثَةٌ: الْمُجَرَّدَةُ مِّنْ حَرْفِ التَّفْسِيرِ، الْمَقْرُونُ بِأَيُّ، الْمَقْرُونُ

بِأَنْ. النحو القرآني ٥١٦

حُرُوفُ الْمَصْدَرِ: هِيَ الَّتِي يُؤَوَّلُ مَا بَعْدَهَا بِمَصْدَرٍ يُعْرَبُ

حَسَبَ مَوْقِعِهِ فِي الْجُمْلَةِ. موسوعة ٦٣١ وَهِيَ ثَلَاثَةٌ: مَا، أَنْ، أَنْ.

الْعَرَضُ: هُوَ طَلَبُ بَلِيْنٍ، نَحْوُ: أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ. القرآني ٥٢٩

التَّخْضِيضُ: هُوَ التَّرْغِيبُ الْقَوِيُّ فِي فِعْلِ شَيْءٍ أَوْ تَرْكِهِ.

(موسوعة ٢١٩) نَحْوُ: أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا.

حُرُوفُ التَّخْضِيضِ: وَهِيَ أَرْبَعَةٌ هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا، لَوْمًا. لَهَا

صَدْرُ الْكَلَامِ وَمَعْنَاهَا حَضُّ عَلَى الْفِعْلِ، إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمُضَارِعِ، -نَحْوَ: هَلَّا تَأْكُلُ وَلَوْمْ-، إِنْ دَخَلَتْ عَلَى الْمَاضِي، -نَحْوَ: هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْدًا-.

التوقع: هُوَ اِنْتِظَارُ الْحُدُوثِ. موسوعة ۲۷۷

حَرْفُ التَّوَقُّعِ: "قَدْ" وَهِيَ فِي الْمَاضِي لِتَقْرِيْبِ الْمَاضِي

إِلَى الْحَالِ، نَحْوَ: قَدْ رَكِبَ الْأَمِيرُ أَيُّ قَبِيلٍ هَذَا.

الاستفهام: طَلَبُ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ مَعْلُومًا مِنْ قَبْلُ. قواعد ۶۲

أَوْ: هُوَ طَلَبُ مَعْرِفَةِ اسْمِ الشَّيْءِ، أَوْ حَقِيقَتِهِ، أَوْ عَدَدِهِ، أَوْ صِفَةِ

لَا حِقَّةَ بِهِ. موسوعة ۵۱

حَرَفَا الْاِسْتِفْهَامِ: الهمزة وهَلْ، لهُمَا صَدْرُ الْكَلَامِ.

الصدارة: هِيَ فِي النُّحُوِّ اخْتِصَاصُ الْكَلِمَةِ بِوُقُوعِهَا فِي أَوَّلِ

الْكَلَامِ، وَالْأَسْمَاءِ الَّتِي لَهَا حَقُّ الصَّدَارَةِ بِنَفْسِهَا، هِيَ: أَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ،

وَأَسْمَاءُ الشَّرْطِ، وَ"مَا" التَّعْجِيبِيَّةُ، وَ"كَمْ" الْخَبْرِيَّةُ، وَضَمِيرُ الشَّانِ، وَمَا اقْتَرَنَ

بِلَامِ الْاِبْتِدَاءِ، وَالْمُضَافُ إِلَى مَالِهِ حَقُّ الصَّدَارَةِ يَكْتَسِبُ التَّصْدِيرَ. موسوعة ۴۱۶

الشَّرْطُ: هُوَ قَرْنُ أَمْرٍ بِآخَرَ مَعَ وُجُودِ أَدَاةِ شَرْطٍ، بِحَيْثُ

لَا يَتَحَقَّقُ الثَّانِي إِلَّا بِتَحَقُّقِ الْأَوَّلِ. موسوعة ۴۰۸

أَدَوَاتُ الشَّرْطِ: وَهِيَ مَا وُضِعَتْ لِتَعْلِيْقِ جُمْلَةٍ بِجُمْلَةٍ،

تَكُونُ الْأَوَّلَى سَبَبًا وَالثَّانِيَّةُ مُسَبَّبًا، وَيَتَعَلَّقُ وُجُودُ الثَّانِيَّةِ عَلَى وُجُودِ الْأَوَّلَى.

الجزم: (فِي النُّحُوِّ) حَالَةُ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ الْمَسْبُوقِ بِجَازِمٍ،

أَوْ الْوَاقِعِ جَوَابًا لِلطَّلَبِ بِشَرْطٍ أَنْ يَكُونَ مَاقْبَلُهُ سَبَبًا لِمَا بَعْدَهُ، مُجَرَّدًا مِنْ

الْوَاوِ وَالْفَاءِ النَّاصِبَتَيْنِ. موسوعة ۲۹۷

الأدوات الجازمة: إِنْ، إِذْمَا، مَنْ، مَا، مَهْمَا، مَتَى، أَيْنَ،
أَيَّانَ، حَيْثُمَا، أَيُّ.

أدوات غير جازمة: وهي: لَوْ، لَوْلَا، لَوْمًا، لَمَّا، أَمَّا،
كُلَّمَا، إِذَا. النحو القرآني ٤٩

حروف العلة: وهي: الألف، الواو، الياء، سُمِّيَتْ "مُعْتَلَّةً"؛
لأنَّهَا عُرِضَتْ لِلتَّغْيِيرِ، وَتُقَابَلُهَا "الْحُرُوفُ الصَّحِيحَةُ". معجم حروف المعاني

الحروف الأصلية: وهي الحروف التي تثبت في تصريف
الكلمة لفظاً أو تقديراً، وتقابلها الحروف الزائدة. معجم حروف المعاني

حرف الردع: "كَلَّا" وَوُضِعَتْ لِزَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ وَرَدْعِهِ عَمَّا
يَتَكَلَّمُ بِهِ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي
أَهَانَنِّي كَلَّا﴾ أَي لَا يَتَكَلَّمُ بِهَذَا.

تاء التانيث الساكنة: تَلْحَقُ الْمَاضِي لِتَدُلَّ عَلَى
تَأْنِيثِ مَا أُسْنِدَ إِلَيْهِ الْفِعْلُ، نَحْوُ: ضَرَبْتُ هِنْدُ.

التنوين: نُونٌ سَاكِنَةٌ تَتَّبِعُ حَرَكَةَ الْخِرِ الْكَلِمَةِ لَا لِتَأْكِيدِ الْفِعْلِ.
وَهِيَ خَمْسَةٌ أَقْسَامٍ: تَنْوِينُ التَّمَكُّنِ، التَّنْكِيرِ، الْعِوَضِ، الْمُقَابَلَةِ، التَّرْنِيمِ.

نون التأكيد: وَهِيَ وَضِعَتْ لِتَأْكِيدِ الْأَمْرِ وَالْمُضَارِعِ إِذَا
كَانَ فِيهِ طَلَبٌ بِإِزَاءِ قَدْ لِتَأْكِيدِ الْمَاضِي.

نون الوقاية: إِنَّ يَاءَ الْمُتَكَلِّمِ مِنَ الضَّمَائِرِ الْمُشْتَرِكَةِ بَيْنَ
مَحَلِّيِ النَّصْبِ وَالْجَرِّ، فَإِنْ نَصَبَهَا فِعْلٌ مَاضِيًّا أَوْ مُضَارِعًا، أَوْ أَمْرًا أَوْ
إِسْمًا فِعْلًا أَوْ لَيْتَ، دَخَلَ قَبْلَهَا نُونُ الْوَقَايَةِ. القرآني ٩٢

اهم مراجع

مأخذ	مؤلف	مكتبة
معجم القواعد اللغة العربية	الدكتور جورج متری عبد المسيح	مكتبة لبنان
النحو القرآنی قواعد وشواهد	الدكتور جميل أحمد ظفر	مكتبة المكرمة
شرح ابن عقيل	قاضی القضاة بهاء الدين	مكتبة طيبة
الأشباه والنظائر في النحو	للإمام جلال الدين السيوطی	مكتبة عجمان (احمد البار)
موسوعة النحو والصرف والاعراب	أمیل بدیع یعقوب	دار العلم للملايين بيروت
تيسير النحو	سعد كريم الفقي	دار البقي
المعجم المفصل في الأعراب	الأستاذ طاهر يوسف الخطيب	دار الكتب العلمية
التعريفات الفقهية	المفتي سيد محمد عميم الإحسان	دار الكتب العلمية
كافيه	علامه ابن حاجب	مكتبة حجاز
جامع الدروس العربية	الدكتور عبد المنعم خليل ابراهيم	مكتبة كتب خزانة كرام
قواعد اللغة العربية	السيد محسن احمد باروم	مكتبة وزارة المعارف
شرح شذور الذهب	جمال الدين ابن هشام الأنصاري	مكتبة مؤسسه الرساله
كتاب التعريفات مع الإضافات	للجرجاني	مكتبة فقيه الامم وبنو بنو
سفينة البلغاء	لفيف من الأساتذہ	جامع عربيه
هداية النحو	سراج الدين الأودهي	اتحاد وبنو بنو وبنو بنو
دستور العلماء	عبد النبي بن عبد الرسول	مجلس دائرة المعارف

مرحلہ اولیٰ

اسم کے اہم سوالات

- (۱) اگر اسم ہے تو علامت اسم کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا بئنی؟ (۳) معرب ہے تو منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟ (۴) اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ کونسی قسم میں سے ہے؟ (۵) معرفہ ہے یا نکرہ؟ اگر معرفہ ہے تو معرفہ کی کون سی قسم؟ (۶) مذکر ہے یا مؤنث؟ (۷) واحد، ثنئیہ، جمع میں سے کیا ہے؟ (۸) اگر جمع ہے، تو جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ سالم ہے یا مکسر؟ (۹) اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اعراب کیا ہے؟ (۱۰) اسمائے عاملہ کتنے ہیں اور یہ کونسی قسم ہے؟ (۱۱) توابع کتنے ہیں، اور یہ کونسی قسم ہے؟

فعل کے اہم سوالات

- (۱) اگر فعل ہے تو علامت فعل کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا بئنی؟ بئنی ہے تو کیوں؟ (۳) معروف ہے یا مجہول؟ اگر معروف ہے تو لازم ہے یا متعدی؟ (۴) اگر متعدی ہے تو متعدی کی چار قسموں میں سے کونسی قسم؟ (۵) اگر مضارع ہے تو مرفوع، منصوب و مجزوم میں سے کیا ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟ (۶) کیا افعالِ ناسخہ (ناقضہ، مقاربہ، قلوب)، افعالِ مدح و ذم اور تعجب، میں سے ہے؟ اگر ہے تو کونسی قسم؟ (۷) ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں، اور یہ فعل کون سے باب سے ہے؟ (۸) اگر ملحق ہے تو ملحق رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں؟ اور یہ کون سے باب سے ہے؟ (۹) ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ (۱۰) اگر مہموز، معتل و مضاعف میں سے ہے، تو کیا تعلیل، تخفیف یا ادغام ہوا ہے؟ (۱۱) اس فعل کی صرف صغیر کرنے کے بعد صرف کبیر کرتے ہوئے صیغہ، بحث و ترجمہ بتاؤ۔

حرف کے اہم سوالات

- (۱) اگر حرف ہے تو علامت حرف کیا ہے؟ (۲) بئنی ہے یا معرب؟ (۳) حروفِ عاملہ میں سے ہے یا غیر عاملہ میں سے ہے؟ اگر عاملہ میں سے ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ اور غیر عاملہ میں سے ہے تو حروفِ معانی کی کونسی قسم سے تعلق رکھتا ہے؟ (۴) اگر حروفِ عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے؟ عاملہ در اسم ہے یا در فعل؟ (۵) اگر عاملہ در اسم ہے، تو در اسم کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ (۶) اگر مضارع پر داخل ہے تو حرفِ ناصب ہے یا جازم۔ (۷) حروفِ معانی کتنے ہیں اور یہ کس معنی میں ہے؟

مرحلہ ثانیہ

یہ لفظ اگر معرب ہے تو مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کتنے ہیں اور یہ ان میں سے کیا ہے؟

مرحلہ ثالثہ

اس لفظ کا پہلے والے اور بعد والے کلمے سے (فعلِ فاعل، مبتداء، خبر، موصوف، صفت، مضاف، مضاف الیہ، حال، ذوالحال، ممیز، تمیز، عامل معمول میں سے) کیا تعلق ہے؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

مرحلہ رابعہ

(۱) یہ عبارت مرکب مفید ہے یا غیر مفید؟ (۲) اگر مفید ہے تو جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، اور ظرفیہ میں سے کیا ہے؟ (۳) بہر صورت جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ؟ (۴) اگر مرکب غیر مفید ہے تو اس کی تین قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

مرحلہ اولیٰ

اسم کے اہم سوالات

- (۱) اگر اسم ہے تو علامت اسم کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا مبنی؟ (۳) معرب ہے تو منصرف ہے یا غیر منصرف؟ اگر غیر منصرف ہے تو کون سے دو سبب ہیں؟ (۴) اسم غیر متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور یہ کونسی قسم میں سے ہے؟ (۵) معرف ہے یا نکرہ؟ اگر معرف ہے تو معرف کی کون سی قسم؟ (۶) مذکر ہے یا مؤنث؟ (۷) واحد، شنیہ، جمع میں سے کیا ہے؟ (۸) اگر جمع ہے تو جمع قلت ہے یا جمع کثرت؟ سالم ہے یا مکسر؟ (۹) اسم متمکن کی سولہ قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ اور اعراب کیا ہے؟ (۱۰) اسمائے عاملہ کتنے ہیں اور یہ کونسی قسم ہے؟ (۱۱) توابع کتنے ہیں، اور یہ کونسی قسم ہے؟

فعل کے اہم سوالات

- (۱) اگر فعل ہے تو علامت فعل کیا ہے؟ (۲) معرب ہے یا مبنی؟ مبنی ہے تو کیوں؟ (۳) معروف ہے یا مجہول؟ اگر معروف ہے تو لازم ہے یا متعدی؟ (۴) اگر متعدی ہے تو متعدی کی چار قسموں میں سے کونسی قسم؟ (۵) اگر مضارع ہے تو مرفوع، منصوب و مجزوم میں سے کیا ہے؟ اور اس کا اعراب کیا ہے؟ (۶) کیا افعال ناسخہ (ناقصہ، مقاربہ، قلوب)، افعال مدح و ذم اور تعجب، میں سے ہے؟ اگر ہے تو کونسی قسم؟ (۷) ثلاثی و رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں، اور یہ فعل کون سے باب سے ہے؟ (۸) اگر ملحق ہے تو ملحق بر رباعی مجرد و مزید فیہ کے کتنے ابواب ہیں؟ اور یہ کون سے باب سے ہے؟ (۹) ہفت اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ (۱۰) اگر موز، مقل و مضاعف میں سے ہے تو کیا تحلیل، تخفیف یا ادغام ہوا ہے؟ (۱۱) اس فعل کی صرف صغیر کرنے کے بعد صرف کبیر کرتے ہوئے صیغہ، بحث و ترجمہ بتاؤ۔

حرف کے اہم سوالات

- (۱) اگر حرف ہے تو علامت حرف کیا ہے؟ (۲) مبنی ہے یا معرب؟ (۳) حروف عاملہ میں سے ہے یا غیر عاملہ میں سے ہے؟ اگر عاملہ میں سے ہے تو کیا عمل کرتا ہے؟ اور غیر عاملہ میں سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم سے تعلق رکھتا ہے؟ (۴) اگر حرف عاملہ میں سے ہے تو کونسی قسم ہے؟ عاملہ در اسم ہے یا در فعل؟ (۵) اگر عاملہ در اسم ہے تو در اسم کی سات قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟ (۶) اگر مضارع پر داخل ہے تو حرف ناصب ہے یا جازم۔ (۷) حروف معانی کتنے ہیں اور یہ کس معنی میں ہے؟

مرحلہ ثانیہ

یہ لفظ اگر معرب ہے تو مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کتنے ہیں اور یہ ان میں سے کیا ہے؟

مرحلہ ثالثہ

اس لفظ کا پہلے والے اور بعد والے کلمے سے (فعل فاعل، مبتداء، خبر، موصوف صفت، مضاف مضاف الیہ، حال ذوالحال، مجیز تیز، عامل معمول میں سے) کیا تعلق ہے؟ اور اس کا حکم کیا ہے؟

مرحلہ رابعہ

- (۱) یہ عبارت مرکب مفید ہے یا غیر مفید؟ (۲) اگر مفید ہے تو جملہ اسمیہ، فعلیہ، شرطیہ، اور ظرفیہ میں سے کیا ہے؟ (۳) بہر صورت جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ؟ (۴) اگر مرکب غیر مفید ہے تو اس کی تین قسموں میں سے کونسی قسم ہے؟

IDARATUSSIDDEEQ

DABHEL, DIST. NAVSARI GUJARAT, INDIA

CELL. +919913319190, 9904886188